ISSN 2977-3555
روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.
Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun
Volume No.04, Issue No.92, Tuesday, 06 October 2026, 8 Pages
جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۹۲)، بروز منگل، ۶/ اکتوبر، ۲۰۲۶ء، ۲۳/ ربیع الثانی، ۱۴۴۸، ۸ صفحات

پانچ سو سابق یورپی عہدیداروں کا اسرائیل کے خلاف ٹھوس اقدامات اور یہودی آبادکاروں کو سزا دینے کا مطالبہ ص: 08

ایران کا پڑوسی ممالک کو پھر سخت انتباہ

خطے کے ممالک کو اپنے اقدامات پر نظر ثانی کرنی چاہیے، آئندہ حملے کیلئے سرزمین استعمال ہوئی تو جواب مختلف ہوگا

تہران، (ایجنسیاں): ایران نے ایک بار پھر پڑوسی اور علاقائی ممالک کو خبردار کیا ہے کہ اگر مستقبل میں امریکہ یا اسرائیل کی جانب سے ایران کے خلاف کسی حملے کے لیے ان کی سرزمین یا فوجی تنصیبات استعمال کی گئیں تو تہران کا ردعمل پہلے سے مختلف ہوگا۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے تہران میں پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ خطے کے ممالک کو اپنے اقدامات پر نظر ثانی کرنی چاہیے، خاص طور پر ان ممالک کو جنہوں نے حالیہ جنگ کے دوران اپنی تنصیبات امریکہ اور اسرائیل کے استعمال کیلئے فراہم کیں۔ اسماعیل بقائی نے کہا کہ اگر مستقبل میں امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران کے خلاف دوبارہ جارحیت کی گئی اور کسی علاقائی ملک کی سرزمین اس مقصد کے لیے استعمال ہوئی تو ایران کا ردعمل مختلف ہوگا۔ انہوں نے واضح کیا کہ تہران اپنے پڑوسی ممالک کے ساتھ تعلقات کو اہم سمجھتا ہے، تاہم اپنی سرزمین کے خلاف کارروائی کیلئے دوسرے ممالک کی سہولت کاری کو قبول نہیں کرے گا۔ ایرانی ترجمان نے خطے کے ممالک پر زور دیا کہ وہ اپنی سرزمین اور تنصیبات کو ایسے فریقوں کے استعمال سے روکیں جو ایران کے مطابق خطے میں فوجی کارروائیوں کا حصہ بن رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ایران نے حالیہ عرصے میں اپنے علاقائی ہمسایوں تک اپنے تحفظات واضح طور پر پہنچائے ہیں۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ایران اور امریکہ کے درمیان کشیدگی برقرار ہے اور تہران نے حالیہ دنوں میں یہ مؤقف بھی دہرایا ہے کہ کسی نئی امریکی فوجی کارروائی کی صورت میں اس کا ردعمل پہلے سے زیادہ سخت ہوسکتا ہے۔ رائٹرز کے مطابق ایرانی حکام نے ممکنہ جوابی کارروائی کے دائرے کو امریکی تنصیبات سے آگے ان ممالک تک بڑھانے پر بھی غور کیا ہے جو امریکی فوجی کارروائیوں کی حمایت کرتے ہیں۔ دوسری جانب ایران اور امریکہ کے درمیان سفارتی رابطے بھی جاری ہیں۔ تہران آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے اور دیگر معاملات پر اپنی شرائط پیش کرچکا ہے، جبکہ دونوں ممالک کے درمیان مذاکرات میں اہم اختلافات برقرار ہیں۔

امریکی جواب موصول، آبنائے ہرمز پر ایرانی موقف اٹل ہے، رکن پارلیمنٹ

ایران کی قومی سلامتی کمیٹی کے رکن نے کہا ہے کہ قطر کے ذریعے امریکی تجویز ایران تک پہنچا دی گئی ہے، تاہم تہران ہرمز کے حوالے سے اپنی پالیسی پر مضبوطی سے قائم ہے اور ممکنہ فوجی اقدام کا جواب دینے کے لیے تیار ہے۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق ایرانی پارلیمنٹ کی قومی سلامتی کمیٹی کے رکن علاء الدین بروجردی نے کہا ہے کہ امریکہ کی جانب سے ایک تجویز قطری ثالث کے ذریعے تہران تک پہنچائی گئی ہے۔ علاء الدین بروجردی نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ آبنائے ہرمز کے حوالے سے ایران اپنی پالیسی پر مضبوطی سے قائم ہے اور یہ پالیسی تبدیل نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ڈونالڈ ٹرمپ ہمیشہ اس طرح کے بیانات دیتے رہتے ہیں اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔ ہم ٹرمپ کے بیانات اور امریکی صدر کی زبان میں پائی جانے والی غیر معمولی باتوں کے عادی ہو چکے ہیں۔

فلائی دبئی معاملے میں سکیورٹی سے متعلق کئی بڑی خامیوں کی نشاندہی

نیتن یاہو نے اسرائیل آنے والے مسافر طیاروں کی کڑی اسکروٹنی کی ہدایات جاری کردیں

ابوظبی، (ایجنسیاں) علاقائی حکام نے کہا ہے کہ متحدہ عرب امارات نے فلائی دبئی کی اس پرواز کے مسافروں اور عملے کی فہرست اسرائیل کے ساتھ شیئر کی تھیں جس کو ایک پائلٹ نے تباہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ امریکی خبر رساں ادارے اے پی کے مطابق اس انکشاف کے بعد سکیورٹی کے نظام میں پائی جانے والی خامیوں پر مزید سوالات اٹھ کھڑے ہوئے ہیں کہ حملہ آور اس کے باوجود جہاز تک کیسے پہنچا۔ اسرائیلی وزیراعظم بنیامین نیتن یاہو نے بعدازاں قومی سلامتی کونسل کے سربراہ کو ہدایات جاری کیں کہ 'اسرائیل کیلئے غیر ملکی شہری ہوابازی سے متعلق تمام حفاظتی پہلوؤں' کا جائزہ لینے کیلئے افسر مقرر کیا جائے۔ فلائی دبئی کے واقعے کی تحقیقات جاری ہیں اور ابتدائی طور پر سکیورٹی سے متعلق کئی بڑی خامیوں کی نشاندہی ہوئی ہے۔ حکام کی جانب سے پہلے ہی بتایا جاچکا ہے کہ عمان سے تعلق رکھنے والے پائلٹ کو اس لیے اپنے ملک میں پرواز کرنے سے روک دیا گیا تھا کیونکہ اس کے انتہاپسندانہ خیالات پر تشویش ظاہر کی گئی تھی۔ تاہم یہ ابھی تک یہ واضح نہیں ہوسکا ہے کہ عمان جیسے ملک جس کے اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات نہیں ہیں، کے شہری کو اسرائیلی مسافروں سے بھرے جہاز کو تل ابیب لے جانے کی اجازت کیسے دی گئی۔ اس واقعے کی یو اے ای کی سربراہی میں تحقیقات ہو رہی ہیں، اماراتی حکام کا کہنا ہے کہ کو پائلٹ نے بدھ کو ساتھی کپتان پر حملہ کیا اور طیارے کا کنٹرول سنبھالنے کی کوشش کی۔ حکام کی جانب سے واقعے کو ایک 'دہشت گردانہ حملہ' قرار دیا گیا ہے۔ طیارے پر 182 افراد سوار تھے اور وہ تباہ ہونے کے قریب پہنچ گیا تھا تاہم ہندوستانی کپتان زخمی ہونے کے باوجود کاک پٹ کا دروازہ کھولنے میں کامیاب رہے جس کے بعد مسافروں اور عملے کے ارکان نے اندر جا کر حملہ آور کو قابو کرلیا۔ رپورٹ میں ایسے حکام کا حوالہ دیا گیا ہے جنہوں نے نام ظاہر نہیں کیا مگر بتایا کہ امارات کے حکام نے مسافروں اور عملے سے متعلق معلومات جن میں ان کی قومیت بھی شامل تھی، اسرائیل کے ساتھ شیئر کی تھیں اور اسرائیل کی جانب سے کسی مسافر یا عملے کے رکن کے بارے میں خطرے کی کوئی نشاندہی نہیں کی گئی تھی۔ اسرائیل داخلی سکیورٹی ایجنسی شن بیت کا کہنا ہے کہ غیر ملکی پرواز کے مسافروں کی فہرست کی جانچ کی ذمہ دار وزارت ٹرانسپورٹ ہے۔ وزیر ٹرانسپورٹ میری ریگو نے ایک بیان میں کہا کہ پرواز کی سکیورٹی کی ذمہ داری سکیورٹی ادارے کی ہے اور وزارت کو مسافروں کی فہرست یا کسی ممکنہ خطرے سے متعلق کوئی وارننگ نہیں دی گئی۔ مسافروں کی فہرست شیئر کرنا ہوابازی کے عمل کا معمول کا طریقہ کار ہے تاہم وزارت ٹرانسپورٹ کے ایوی ایشن کے سربراہ ڈویر روبن سٹین نے آرمی ریڈیو سے بات کرتے ہوئے کہا کہ وزارت مقامی سکیورٹی اداروں کی جانب سے ہونے والی جانچ پر انحصار کرتی ہے اور اس کے پاس ہر پرواز کے ہر مسافر کی مکمل جانچ کیلئے ضروری وسائل اور صلاحت موجود نہیں ہے۔

نیوزی لینڈ کا نیٹو کے دفاعی بینک میں شمولیت سے انکار

ویلنگٹن، (ایجنسیاں) نیوزی لینڈ کی وزارت خارجہ نے باضابطہ طور پر اعلان کیا ہے کہ راجدھانی ویلنگٹن نے نیٹو کے دفاع اور سلامتی کے بینک میں شمولیت کی پیشکش کو مسترد کر دیا ہے۔ کینیڈا کی حمایت کے ساتھ شروع کیے گئے اس بینک کا مقصد نیٹو کے رکن ممالک کے ساتھ ساتھ اتحاد کے شراکت دار ممالک کو مسلح کرنے کے لیے مالی اعانت فراہم کرنا ہے۔ اس فیصلے کی وجوہات کی وضاحت کرتے ہوئے، مقامی نشریاتی ادارے نے نیوزی لینڈ کی وزارت دفاع کا حوالہ دیتے ہوئے رپورٹ کیا کہ دستیاب اعداد و شمار اور جائزوں سے واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ ملک کی دفاعی صنعت کو ایسے اقدامات اور پالیسیوں سے کہیں زیادہ فائدہ حاصل ہوگا۔ یہ فیصلہ آزاد منڈیوں تک رسائی کو بہتر بنانے کے لیے ایک وقف، دفاعی فنانسنگ میکانزم کے قیام کے ممکنہ فوائد سے کہیں زیادہ فائدہ اٹھانے کا حامل ہوگا۔

اسرائیلی ٹارگٹ کلنگ غزہ معاہدے کیلئے خطرہ: حماس

غزہ، (ایجنسی): حماس کے رہنما غازی حمد نے انکشاف کیا کہ مزاحمتی تنظیم کے رہنما علی العمودی اسرائیلی قاتلانہ حملے کی کوشش میں محفوظ رہے ہیں۔ حمد نے کہا کہ اسرائیل نے قاتلانہ کارروائیاں جاری رکھ کر غزہ معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے، ان کے بقول یہ اقدامات معاہدے کے خاتمے کا خطرہ پیدا کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ غزہ معاہدے کو بچانے کی ذمہ داری امریکہ پر عائد ہوتی ہے اور اسے اسرائیل پر دباؤ ڈالنا چاہیے کہ وہ قاتلانہ کارروائیاں روک دے۔ اس دوران جمعہ اور ہفتے کی درمیانی شب نصف شب کے کچھ دیر بعد غزہ شہر کے مغربی علاقے میں ایک فلیٹ پر اسرائیلی فضائی حملے میں 5 فلسطینی جاں بحق ہوگئے، جن میں 4 خواتین شامل ہیں۔ سول ڈیفنس اور اسپتال نے اس کی تصدیق کی، جبکہ اسرائیلی فوج نے کہا کہ اس حملے میں حماس کے ایک رہنما کو نشانہ بنایا گیا۔ غزہ کے الشفا میڈیکل کمپلیکس کے ایک عہدیدار نے اے ایف پی کو بتایا کہ الرمال کے علاقے میں العمارت الاصالہ کے ایک فلیٹ کو نشانہ بنانے والے اسرائیلی فضائی حملے کے بعد 5 جاں بحق افراد اور مختلف نوعیت کے زخموں سے متاثرہ متعدد زخمیوں کو اسپتال منتقل کیا گیا۔

امریکہ نے برطانوی اڈے سے بوریا بستر لپیٹ لیا

دہشت گردی کا خدشہ ظاہر کرکے تمام بمبار طیارے واپس بلالیے، مشرق وسطیٰ میں امریکی فوجی موجودگی برقرار

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکہ نے برطانیہ کے رائل ایئرفورس فیئر فورڈ بیس سے اپنے تمام بمبار طیارے واپس امریکہ منتقل کردیے ہیں جہاں ایران کے خلاف کارروائیوں کے لیے امریکی بی-52 اور بی-1 بمبار طیارے تعینات تھے۔ عرب میڈیا کے مطابق یہ فیصلہ اڈے پر مبینہ دہشت گردانہ حملے کی منصوبہ بندی کے معاملے کی تحقیقات کے دوران سامنے آیا ہے۔ پینٹاگون کے ایک عہدیدار کے مطابق فیئر فورڈ سے بمبار طیاروں کو امریکہ میں ان کے متعلقہ ہوم بیسز پر واپس بھیج دیا گیا ہے۔ عہدیدار نے حساس فوجی نقل و حرکت پر بات کرنے کی اجازت نہ ہونے کے باعث نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر معلومات فراہم کیں۔ ایوی ایشن مانیٹرز کے مطابق ایران جنگ کے ابتدائی دنوں سے درجنوں بی-52 اور بی-1 بمبار طیارے آر اے ایف فیئر فورڈ سے آپریٹ کر رہے تھے، تاہم اتوار کو متعدد بی-1 بمبار طیاروں کو اڈے سے روانہ ہوتے دیکھا گیا۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں ہوئی ہے جب امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ ایران کے خلاف جنگ کے حوالے سے آئندہ اقدامات، جن میں مزید حملے بھی شامل ہیں پر غور کررہے ہیں۔ ٹرمپ نے ہفتے کو کہا کہ ایران کو شدید نقصان پہنچایا جاچکا ہے اور اب فیصلہ ہوگا کہ معاملہ آسان طریقے سے حل ہوتا ہے یا مشکل طریقے سے۔ دوسری جانب برطانوی حکام نے گزشتہ ہفتے وسطی لندن سے ایک دوہری برطانوی و ایرانی شہریت رکھنے والے شخص کو مبینہ دہشت گرد حملے کی منصوبہ بندی کے شبہے میں گرفتار کیا۔ یہ گرفتاری ستمبر کے آخر میں آر اے ایف فیئر فورڈ میں پیش آنے والے سکیورٹی واقعے کے بعد عمل میں آئی۔ تحقیقات کے دوران مجموعی طور پر 6 افراد کو حراست میں لے کر ضمانت پر رہا کیا جاچکا ہے۔ برطانوی حکام نے واقعے کے ممکنہ تعلق کو ایران سے جوڑا ہے، تاہم ایران نے کسی بھی قسم کے ملوث ہونے کی تردید کی ہے۔ لندن سے تقریباً 160 کلومیٹر مغرب میں واقع آر اے ایف فیئر فورڈ کئی دہائیوں سے مشرق وسطیٰ میں امریکی فوجی کارروائیوں کے دوران امریکی بمبار طیاروں کیلئے اہم اڈے کے طور پر استعمال ہوتا رہا ہے۔ ادھر امریکہ نے مشرق وسطیٰ میں اپنی فوجی موجودگی برقرار رکھی ہوئی ہے۔ امریکی حکام کے مطابق طیارہ بردار بحری بیڑا یو ایس ایس تھیوڈر روزویلٹ اور یو ایس ایس میلکن آئی لینڈ پر مشتمل ایمفی بیئس ریڈی نیس گروپ بھی خطے کی جانب روانہ ہے۔ ان بحری یونٹس پر مجموعی طور پر 7 ہزار سے زائد ملاح اور 2 ہزار میرینز موجود ہیں جس کے نتیجے میں اکتوبر کے اختتام تک خطے میں امریکی طیارہ بردار بحری بیڑوں کی تعداد تین تک پہنچ سکتی ہے۔

روسی فوجی اڈے پر یوکرینی ڈرون حملہ

2 لڑاکا طیارے تباہ، اسلحہ ڈپو کو بھی نقصان

کیف، (ایجنسیاں) یوکرین کی سکیورٹی سروس کے مطابق، یوکرینی ڈرونز نے روس کے جنوبی علاقے اڈیگیا میں واقع خان سکایا فوجی ایئر فیلڈ کو نشانہ بنایا۔ حملے میں ایک Su-35 لڑاکا طیارہ اور ایک Su-34 فائٹر بمبار تباہ ہوگئے، جبکہ ایئربیس کے ایک اسلحہ ڈپو کو بھی نقصان پہنچا۔ یوکرینی حکام کے مطابق یہ کارروائی روسی سرزمین کے اندر تقریباً 500 کلومیٹر دور کی گئی۔ دونوں طیارے گائیڈڈ بم لے جانے اور یوکرین میں روسی فضائی حملوں کے لیے استعمال ہونے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ سیٹلائٹ تصاویر میں ایئر فیلڈ پر حملے کے بعد نقصان کے آثار بھی سامنے آئے ہیں، تاہم طیاروں کی مکمل تباہی کی آزادانہ تصدیق ابھی محدود ہے اور اس دعوے کی بنیادی تصدیق یوکرینی سکیورٹی سروس کی جانب سے ہوئی ہے۔ یہ حملہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب یوکرین روس کے اندر فوجی اڈوں، فضائی اڈوں اور اسلحہ ذخائر کو طویل فاصلے کے ڈرونز سے نشانہ بنانے کی مہم جاری رکھے ہوئے ہے۔

تین آہنی دروازے، قابض اسرائیل نے الخلیل کے پرانے شہر پر شکنجہ مزید کُس دیا

قابض اسرائیلی فوج نے مقبوضہ مغربی کنارے کے جنوبی شہر الخلیل کے وسط میں تین نئے لوہے کے دروازے نصب کر دیے ہیں، جنہیں پرانے شہر کے گردونواح میں فلسطینیوں پر عائد کردہ درجنوں چوکیوں اور پابندیوں میں مزید شامل کر دیا گیا ہے، اس سے رہائشیوں اور تاجروں کی نقل و حرکت مزید دشوار ہوگئی ہے۔ الخلیل میں پرانے شہر کی کمیٹی کے ذمہ دار بدر الداعور نے کہا کہ قابض فوج نے پرانے شہر کے مرکزی دروازے یعنی باب البلدیہ کے گردونواح میں تین نئے دروازے قائم کر دیے ہیں، جن کے ساتھ اسی مقام پر پہلے سے ایک چوتھا دروازہ بھی موجود تھا۔ داعور نے میڈیا کے بیانات میں واضح کیا کہ یہ چاروں دروازے دو سو مربع میٹر سے زیادہ رقبے پر قائم نہیں کیے گئے، جو کہ ایسے چوراہوں کے سنگم پر واقع ہیں جن کی گلیاں پرانے شہر کی رگیں ہیں، اور یہ سب پرانے شہر کے مغربی سمت سے اس کے حیاتیاتی دروازے پر ملتی ہیں۔ انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ یہ نئے اقدامات سیکڑوں خاندانوں اور تاجروں کے سامنے ایک اضافی رکاوٹ بن جائیں گے، جو اپنی ضرورتیں اور سامان منتقل کرنے کے لیے گاڑیوں کا استعمال نہیں کر پائیں گے، جو انہیں مجبور کرے گا کہ وہ چھوٹی گاڑیوں پر انحصار کریں یا مشرق کی طرف مسجدِ ابراہیمی کی طرف تقریباً 800 میٹر کے فاصلے پر پیدل یا ہاتھ کے ذریعے سامان منتقل کریں۔

داعور نے خبردار کیا کہ قابض فوج کے اقدامات میں تیزی نے تمام تصورات کو پیچھے چھوڑ دیا ہے، یہ خیال ظاہر کیا کہ یہ پابندیاں آبادکاروں کے اس علاقے میں دھاووں کو آسان بنانے اور ایسے حالات پیدا کرنے کے منصوبے کا حصہ ہیں جو فلسطینی رہائشیوں اور تاجروں کو وہاں سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیں۔ انہوں نے اس بات کی طرف توجہ مبذول کرائی کہ پرانے شہر میں گردے کے فیل اور کینسر کے 14 مریض موجود ہیں، جنہیں گاڑیوں کے ذریعے نقل و حرکت کی ضرورت ہوتی ہے، جو انہیں نئی پابندیوں سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے طبقات میں شامل کرتا فلسطینی اتھارٹی کے وال اینڈ سیٹلمنٹ ریزسٹنس کمیشن کے اعداد و شمار سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ الخلیل گورنری اسرائیلی رکاوٹوں کی تعداد کے لحاظ سے غربِ اردن کے گورنروں میں سرفہرست ہے، جہاں مغربی کنارے کے حصے بخرے کرنے والے 942 چوکیوں اور دروازوں میں سے 221 مستقل چوکیاں اور بندش کے پوائنٹس موجود ہیں۔ اور "نوجوانوں کی صیہونیت مخالف تحریک" کے سابقہ اعداد و شمار کے مطابق، قابض فوج اکیلے پرانے شہر کی گلیوں اور سڑکوں میں 120 سے زائد چوکیاں اور مادی یا فوجیوں سے گھری ہوئی رکاوٹیں تعینات کرتی ہے۔ الخلیل کا وہ معاہدہ جو سنہ 1997ء میں پی ایل او اور قابض اسرائیلی ریاست کے درمیان طے پایا تھا، شہر کو دو خطوں میں تقسیم کرتا ہے: "ایچ 1" جو کہ فلسطینی کنٹرول کے تحت ہے، اور "ایچ 2" جو کہ اسرائیلی کنٹرول کے تحت ہے، اور مؤخر الذکر شہر کے رقبے کا تقریباً 20 فیصد حصہ تشکیل دیتا ہے، اور اس میں پرانے شہر اور مسجدِ ابراہیمی کے ساتھ ساتھ کرفیو کے احاطے میں آنے والے محلے بھی شامل ہیں۔

غزہ میں 11900 خواتین شہید، حملے روکنے اور مجرموں کو کٹہرے میں لانے کے مطالبات میں تیزی

غزہ: غزہ کی پٹی میں وزارتِ سماجی ترقی نے فلسطینی خواتین کو نشانہ بنانے کا سلسلہ بند کرنے اور ان کے خلاف کیے جانے والے جرائم کے ذمہ داروں کا محاسبہ کرنے کے لیے فوری بین الاقوامی اقدام کا مطالبہ کیا ہے۔

وزارت نے اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ جنگ کے دوران 11900 خواتین شہید ہو چکی ہیں، جبکہ بچ جانے والی خواتین اپنوں کے بچھڑنے کے بوجھ، خاندان کی دیکھ بھال اور ابتر ہوتی ہوئی صحت اور زندگی کی حالتوں کا سامنا کر رہی ہیں۔

وزارت سماجی بہبود میں خاندانی اور خواتین کی جنرل ایڈمنسٹریشن نے پیر کے روز جاری کردہ ایک بیان میں خواتین کو نشانہ بنائے جانے میں اضافے کی شدید مذمت کی ہے، اور 'اصالہ بلڈنگ' نامی عمارت پر بمباری میں متعدد خواتین کی شہادت کو اس تازہ ترین جرم کے طور پر اجاگر کیا ہے جو پٹی میں جاری المیے کی گہرائی کو بے نقاب کرتا ہے۔ وزارت سماجی بہبود نے شہداء کی تعداد کے حوالے سے وزارتِ صحت کے اعداد و شمار پر انحصار کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ خواتین کو زندگی اور سلامتی سے محروم کرنا، انسانی وقار اور بین الاقوامی انسانی قانون کے اصولوں کی صریح خلاف ورزی ہے، جو جنگ کے اوقات میں شہریوں کے تحفظ کو لازمی قرار دیتے ہیں۔

وزارت نے اس بات پر زور دیا کہ فلسطینی خواتین شکار کے اعداد و شمار میں محض ہندسے نہیں ہیں، بلکہ وہ مائیں، بیٹیاں اور بہنیں ہیں جنہیں زندگی، وقار اور سلامتی کا حق حاصل ہے۔ اس نے عالمی برادری، انسانی حقوق کے اداروں، اقوام متحدہ کے اداروں اور خواتین و بچوں کے تحفظ سے وابستہ تنظیموں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنی خاموشی توڑیں اور پٹی میں خواتین کو درپیش حالات کے پیشِ نظر اپنی اخلاقی اور قانونی ذمہ داریاں پوری کریں۔

وزارت نے مطالبہ کیا ہے کہ قابض اسرائیل پر دباؤ ڈالا جائے تاکہ وہ شہریوں اور خواتین کو نشانہ بنانا بند کرے، اور بین الاقوامی احتساب کے آلات کو فعال کیا جائے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ خلاف ورزیوں کے ذمہ داران سزا سے بچ نہ سکیں۔

جنگ کے دوران خواتین کی مصیبتیں شہادت اور زخمی ہونے کے خطرات سے آگے بڑھ کر شوہروں، بیٹوں اور رشتہ داروں کے بچھڑنے کے اثرات تک پھیل جاتی ہیں، جن کے نتیجے میں خاندانوں کی کفالت اور بچوں، بیماروں اور زخمیوں کی دیکھ بھال کی اضافی ذمہ داریاں ان کے کاندھوں پر آجاتی ہیں۔

جن خواتین نے اپنے خاندان کے ذرائع آمدنی کو کھو دیا ہے، وہ خوراک، دووا اور روزمرہ کی ضروریات کو یقینی بنانے میں بڑھتی ہوئی مشکلات کا سامنا کر رہی ہیں، جبکہ وسائل کی کمی اور خدمات کے زوال کے ساتھ خاندان کے افراد کی دیکھ بھال زیادہ ظالم بوجھ بن جاتی ہے۔ زخمی یا بیمار خاتون خود کو علاج کی ضرورتوں اور نہ رکنے والی خاندانی ذمہ داریوں کے درمیان پاتی ہے۔

ان بوجھ کا اثر ذہنی صحت تک پھیل جاتا ہے، مسلسل جدائی، بچوں کے خوف اور خاندانوں کے بکھرنے کے ساتھ، جو نفسیاتی اور سماجی مدد کو جنگ کے دوران خواتین کی بنیادی ضرورتوں کا ایک لازمی حصہ بنا دیتا ہے۔

غذا کی کمی اور صحت کی دیکھ بھال تک رسائی کی مشکلات کے تناظر میں حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین کی ضرورتیں نمایاں ہوتی ہیں، کیونکہ حمل، ولادت اور اس کے بعد کا دور باقاعدہ فالواپ، مناسب خوراک، ادویات اور ایسی خدمات کا متقاضی ہوتا ہے جن کا حصول جنگ کے درمیان مشکل ہوسکتا ہے۔

ذاتی صفائی کے سامان اور پانی کی قلت خواتین کی صحت اور ان کے وقار کو برقرار رکھنے کو مزید مشکل بنا دیتی ہے، اور بچوں بالخصوص شیر خوار بچوں کی دیکھ بھال سے جڑے بوجھ میں اضافہ کرتی ہے، ایسے حالات میں جہاں بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کی صلاحیت بھی کم ہوتی جا رہی ہے۔

یہ مصیبت خواتین کے تحفظ کو ایسے جڑے ہوئے تقاضوں کے سامنے لا کھڑا کرتی ہے جو ان کی زندگیوں کو خطرے میں ڈالنے والے حملوں کو روکنے سے شروع ہوتے ہیں، اور صحت کی دیکھ بھال، خوراک، نفسیاتی مدد اور مسکن کی فراہمی پر محیط ہیں۔ شہداء کی تعداد جنگ کی قیمت کے ایک پہلو کو بے نقاب کرتی ہے، جبکہ بچ جانے والی خواتین اپنے جسموں، صحت اور خاندانوں پر اس کے روزمرہ کے اثرات اٹھا رہی ہیں۔

اسرائیل، شام میں کارروائیاں کرنا بند کرے: ترکیہ کا ردعمل

انقرہ، (یو این آئی) ترکیہ نے کہا ہے کہ اسرائیل کی توسیع پسندانہ کارروائیاں خطے کی کشیدگی میں اضافہ کر رہی ہیں۔ ترک وزارت خارجہ نے بیان میں کہا کہ خطے میں اسرائیل کی توسیع پسندانہ پالیسیاں کشیدگی میں اضافہ کر رہی ہیں لہٰذا عالمی برادری اس صورتحال کے خلاف حرکت میں آئے۔ بیان میں مذکورہ علاقے میں اسرائیلی سرگرمیوں کو 1974 میں طے پانیوالے افواج کی علیحدگی کے معاہدے کو کمزور کرنے کا سبب قرار دیا گیا اور کہا گیا کہ ہم اسرائیل کے شام کے صوبہ قنیطرہ میں نام نہاد 'صوفا 53 لائن' پر دوبارہ سرگرمی شروع کرنے، 1974 کے افواج کی علیحدگی کے معاہدہ کو کمزور کرنے اور شام میں نئی زمینی صورتحال مسلط کرنے کی کوششوں کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ ہم عالمی برادری سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اسرائیل کیجانب سے خطے میں کشیدگی کو بڑھانے والی توسیع پسندانہ پالیسیوں کے خاتمے اور مقبوضہ شامی علاقوں سے اسرائیلی انخلا کے لیے فوری، مؤثر اور فیصلہ کن اقدامات کیے جائیں۔

لبنان میں اسرائیل کی بربریت کا ننگا ناچ جاری

صہیونی فوج نے پرائیوٹ اسکول کو دھماکے سے اڑا دیا، کئی گھر بھی نذر آتش کر ڈالے

بیروت، (ایجنسیاں): اسرائیلی فوج نے جنوبی لبنان میں بمباری کے علاوہ توپ خانے سے بھی گولہ باری کی ہے اور اس دوران ایک نجی اسکول کو لبنان میں بمباری کا نشانہ بنا کر خاکستر کر دیا ہے۔ ان کارروائیوں کے دوران اسرائیلی فوج نے جنوبی لبنان میں کئی گھروں کو بھی نشانہ بناتے ہوئے آگ لگا دی ہے۔ رپورٹس کے مطابق اسرائیل نے یہ کارروائیاں ہفتے کے روز کی ہیں۔ لبنانی میڈیا کے مطابق سرحدی قصبے حولہ میں ایک نجی اسکول کو اسرائیلی فوج نے بارودی مواد لگا کر دھماکے سے اڑا دیا ہے۔ حولہ کا یہ قصبہ سرحدی ضلع مرجائیون میں ہے۔ علاوہ ازیں اسرائیلی فوج نے اس قصبے میں کئی گھر بھی جلا دیے ہیں۔ میڈیا کے مطابق یہ نئے اسرائیلی حملے کے حالیہ دنوں کے دوران جنوبی لبنان کے لیے اسرائیلی کشیدگی بڑھانے کی حکمت عملی کا حصہ ہیں۔ اس نئی لہر کے دوران اسرائیلی بم بار بار طلوسہ اور بنی حیان کے علاقوں کو نشانہ بنا چکے ہیں۔ اسی طرح اسرائیلی جنگی جہازوں نے کفر تبنیت پر بھی دوبارہ حملے کیے ہیں۔ ادھر نبطیہ کے ضلع میں فضائی بمباری کے علاوہ توپ خانے سے بھی آبادیوں کو نشانہ بنایا ہے۔ میفدون اور زاوطر الشرقیہ میں زبردست بمباری کی گئی ہے۔ جہاں مسلسل فائرنگ کی جاتی رہی۔ اسرائیلی فوج نے طلوسہ میں بھاری بمباری سے قصبے کو نشانہ بنایا۔ علاوہ ازیں منصوری اور مجدال زون میں بمباری کی گئی ہے۔ یہ علاقہ ٹائر ضلع میں واقع ہے۔ منصوری میں اسرائیلی فورسز نے کئی دھماکے کیے۔ نیز اس علاقے میں سفید دھویں کے مصنوعی بادلوں جیسا دھواں اڑتا دکھائی دیتا رہا۔ دھماکوں نے قریبی آبادیوں کو بھی متاثر کیا اور پورا علاقہ لرز اٹھا۔ یہ دھماکے ٹائر اور اس کے دیہات میں بھی سنے جاتے رہے۔ لبنان کی نیشنل نیوز ایجنسی کے مطابق اسرائیلی فوج نے اس سے پہلے ہی منصوری کے زیادہ تر سرکاری اسکول تباہ کر دیے تھے۔ اب اس علاقے میں صرف چند اسکول باقی رہ گئے ہیں۔ تازہ ترین پھیلائی گئی تباہی کے بارے میں اسرائیلی فوج نے ابھی تک تبصرے سے گریز کیا ہے۔ یہ سب حملے اسرائیلی فوج اس کے باوجود کر رہی ہے کہ حال میں امریکہ کی مدد اسرائیل اور لبنان میں معاہدہ شروع ہوا ہے۔ یہ معاہدہ 26 جون کو طے پایا تھا۔ اسرائیلی فوج کے حملوں اور بمباری کے نتیجے میں اکتوبر 2023 سے اب تک 8920 لبنانی ہلاک اور 30595 شہری زخمی ہو چکے ہیں۔ ستمبر کے اواخر میں سامنے آنے والی رپورٹ کے مطابق اب تک اسرائیلی فوج نے 179 ایمبولینسوں کو نشانہ بنایا ہے۔ یہ حملے ماہ مارچ سے اب تک ہیں۔ ان میں وزارت صحت مطابق 135 افراد ہلاک ہوئے ہیں۔

سعودی انٹیلی جنس کو بڑا سائبر دھچکا

500 سے زائد افسران کی معلومات افشا کرنے کی دھمکی

ریاض، (ایجنسیاں): یمنی ہیکر گروپ اویس قرنی نے دعوی کیا ہے کہ وہ جلد سعودی انٹیلی جنس سروس سے وابستہ 500 سے زائد افسران کے نام، رابطہ نمبرز، پتے، عہدے اور دیگر معلومات جاری کرے گا۔ تفصیلات کے مطابق یمن کی مسلح افواج کی سائبر ڈیفنس تنظیم کی ایک شاخ سمجھے جانے والے ہیکر گروپ اویس قرنی نے اعلان کیا ہے کہ وہ جلد سعودی انٹیلی جنس سروس سے وابستہ 500 سے زائد اہلکاروں کی مکمل معلومات جاری کرے گا۔ اس گروپ نے اس کارروائی کو سعودی عرب کی بیرونی انٹیلی جنس سروس کے خلاف تاریخ کی سب سے بڑی معلوماتی افشا قرار دیا ہے۔ جاری کی جانے والی معلومات میں ان افسران کے حقیقی نام، موبائل فون نمبرز، گھروں کے پتے، دفاتر کے براہ راست فون نمبرز، گھریلو فون نمبرز، عہدے، زیر کارروائی فائلیں، تنظیمی تفصیلات، انتظامی ڈھانچہ اور خطے کے مختلف ممالک میں قائم آپریشنل اسٹیشنوں کی فہرست شامل ہوگی۔ اویس قرنی گروپ کے جاری کردہ بیان میں دعوی کیا گیا ہے کہ یہ سعودی حکومت کے قیام کے بعد سے اس کے خلاف سب سے بڑا انٹیلی جنس دھچکا ہے۔ بیان میں سوال اٹھایا گیا کہ جو حکومت اپنے سکیورٹی افسران کی معلومات تک محفوظ رکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتی، وہ خطے کی قیادت کا دعوی کیسے کر سکتی ہے۔ انصار اللہ کی سائبر ڈیفنس تنظیم اور اویس قرنی ہیکر گروپ نے ایک روز قبل بھی ایک پیغام میں دعوی کیا تھا کہ انہوں نے سعودی انٹیلی جنس سروس کے متعدد ملازمین اور افسران سے متعلق معلومات تک رسائی حاصل کر لی ہے۔ ان دونوں سائبر گروپوں نے مزید دعوی کیا کہ مذکورہ افسران نے حالیہ مہینوں میں اسرائیلی موساد اور اپنے اماراتی اتحادیوں کے ساتھ قریبی تعاون کیا ہے۔ ان کے مطابق ان افسران کے مشتبہ سفروں اور منظم آمد و رفت سے سعودی عرب کی جانب سے آنے والے ہفتوں میں نئی کارروائیوں اور منصوبوں کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ پیغام میں سعودی شہری فہد بن بلیل بن سبحان المطیری کے بلوچستان پاکستان کے حالیہ خفیہ سفر کا بھی حوالہ دیا گیا، جس کے بارے میں دعوی کیا گیا کہ وہ خطے میں موجود بعض دہشت گرد گروہوں کے سرکردہ افراد کے ساتھ ایک خفیہ اجلاس میں شرکت کیلئے بلوچستان گیا تھا۔ سائبر گروپوں نے دعوی کیا کہ انہوں نے اس اجلاس کو ابتدا سے اختتام تک ریکارڈ کیا ہے۔

فرانس میں طلباء کی احتجاجی تحریک جاری

مظاہروں کے باعث 500 ہائی اسکول بند

پیرس، (یو این آئی) فرانس میں آج طلبہ کے احتجاج کا سلسلہ جاری رہا، جس کے دوران تعلیمی حالات اور بڑھتے ہوئے پرتشدد واقعات کے خلاف مظاہروں کے باعث 400 سے 500 ہائی اسکولوں میں کلاسز مکمل یا جزوی طور پر معطل رہیں۔ وزیر تعلیم ایڈورڈ جیفرے نے متاثرہ اداروں میں حفاظتی خدشات کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ یہ تعداد فرانس کے مجموعی 3,700 ہائی اسکولوں کا تقریباً 10 سے 13 فیصد بنتی ہے۔ یہ احتجاج ستمبر کے وسط میں پیرس کے علاقے سے شروع ہوا تھا اور گزشتہ ہفتے اس میں اس وقت شدت آئی جب طلبہ نے مزید وسائل، اسکول کی عمارتوں کی بہتر دیکھ بھال، کلاسوں میں طلبہ کی کم تعداد اور عملے کی کمی کو دور کرنے کے لیے اقدامات کا مطالبہ کیا۔ علاقائی حکام کے مطابق پیرس کے اردگرد ال ڈی فرانس کے علاقے میں پیر کے روز 160 سے زائد ہائی اسکولوں کے بند رہنے کی توقع تھی۔ اس تحریک کے دوران پیرس میں کئی ناخوشگوار واقعات بھی پیش آئے۔ راجدھانی کے ووکلین ہائی اسکول میں حکام نے پیر کی صبح داخلی دروازے کے قریب آگ لگنے کے تین واقعات رپورٹ کیے۔ مقامی وقت کے مطابق صبح تقریباً 7:50 بجے آگ لگنے کے پہلے واقعہ کے بعد اسکول کے پرنسپل نے پولیس کو مطلع کیا، جس پر فائر فائٹرز نے مداخلت کی اور طلبہ و عملے کو عمارت کے اندر ہی محصور کر دیا گیا۔ واقعے کے بعد اسکول سے لگ بھگ 100 طلبہ کو نکالے جانے کی اطلاع ہے۔ دوسری طرف طلبہ نے پیر کی صبح سویرے پیرس کے ٹرگوٹ ہائی اسکول کی ناکہ بندی شروع کر دی اور راستوں کو مسدود کرنے کے لیے کچرے کے ڈبوں، باڑ اور سائن بورڈز کا استعمال کیا۔

شدید گرمی سے حاملہ خواتین اور نومولود بچوں کو خطرات لاحق: اقوام متحدہ

رہنماؤں کے پاس اس بارے میں ضروری شواہد اور حل موجود ہیں ان کو اب حرکت میں آنا ہوگا: آسٹریلیا کی سابق وزیراعظم

نیویارک، (ایجنسیاں): اقوام متحدہ کے موسمیاتی امور کے سربراہ سائمن اسٹیل نے کہا ہے کہ سخت گرمی حاملہ خواتین اور نومولودوں کیلئے خطرات میں اضافہ کر رہی ہے۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق وہ آج موسمیاتی تبدیلیوں کے حوالے سے فجی کے شہر نادی میں ہونے والی 'پری کوپ' کانفرنس سے خطاب میں ایک نئی تحقیق کا حوالہ دیں گے۔ اس تحقیق کے مطابق 5 براعظموں میں صحت کے شعبے سے وابستہ دو تہائی سے زائد افراد نے پچھلے 5 برس کے دوران خواتین اور بچوں میں پیدا ہونے والی ایسی طبی پیچیدگیوں کا مشاہدہ کیا ہے جس کی وجہ سخت گرمی ہے۔ موسمیاتی تبدیلی کے باعث حمل کے دوران شدید گرمی کی وجہ سے قبل از وقت پیدائش، مردہ بچے کی پیدائش، کم وزن والے بچے کی پیدائش اور ماں کی صحت کی پیچیدگیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ سائمن اسٹیل نے صورت حال کو تشویشناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ گرمی میں اضافے کے ساتھ زچہ بچہ کے لیے جنم لینے والے مسائل عالمی موسمیاتی بحران کا ایک نیا خطرناک پہلو بن چکے ہیں، جو جان لیوا بھی ہو سکتے ہیں۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ موسمیاتی تبدیلی موسم سے جڑے حالات کو خطرناک بنا رہی ہے اور گرمی کے ریکارڈ پہلے سے زیادہ تیزی سے ٹوٹ رہے ہیں۔ اے ایف پی کے اعداد و شمار کے مطابق کوپرنیکس کے اعداد و شمار کے تجزیے سے معلوم ہوا ہے کہ اس سال تقریباً 33 ممالک میں جولائی انتہائی گرم رہا۔ ان ممالک میں مغربی یورپ اور وسطی امریکہ کے ممالک شامل ہیں۔ اس تحقیق کا اہتمام فلاحی ادارے ویلکم کی جانب سے کیا گیا تھا جس میں برطانیہ، آسٹریلیا، برازیل اور زمبابوے کے ایک ہزار ڈاکٹروں اور میٹرنٹی کے شعبے سے وابستہ کارکنوں سے معلومات لی گئی ہیں۔ ویلکم کی چیئرپرسن اور آسٹریلیا کی سابق وزیراعظم جولیا گیلرڈ کا کہنا ہے کہ موسمیاتی تبدیلی کے باعث ماؤں اور بچوں کو بڑھتے ہوئے خطرات کا سامنا ہے۔ شدید گرمی ایک خاموش قاتل ہے اور اس معاملے میں حاملہ خواتین کو قطعی نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے، رہنماؤں کے پاس اس بارے میں ضروری شواہد اور حل موجود ہیں ان کو اب حرکت میں آنا ہوگا۔ تحقیق کے مطابق تقریباً تمام ڈاکٹروں اور میٹرنٹی شعبے سے وابستہ کارکنوں نے ایسی ماؤں یا بچوں کا علاج کیا جنہیں شدید گرمی کے اثرات کا سامنا تھا۔

ان میں سے تقریباً ایک تہائی کا کہنا تھا کہ انہوں نے شدید گرمی کے باعث کم وزن یا نشوونما میں کمی، بچوں کو دودھ پلانے میں مشکلات اور پانی کی کمی یا گرمی سے ہونے والی بیماریوں کے کیسز دیکھے۔ رپورٹ کے مطابق سائمن سٹیل کانفرنس کے شرکا کو یہ بھی بتائیں گے کہ حمل ایک امید کا لمحہ ہونا چاہیے لیکن یہ لاکھوں خواتین کے لیے پریشانی کا وقت بنتا جا رہا ہے کیونکہ موسمیاتی تبدیلیاں روزمرہ زندگی کے لیے خطرات بڑھا رہی ہیں۔

فجی اور بحرالکاہل کے دور دراز مرجانی جزیرے توالو میں ہونے والی پری کوپ 31 کانفرنس کو موسمیاتی تبدیلی سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے خطے کی مشکلات دنیا کے سامنے لانے کا ایک موقع سمجھا جا رہا ہے۔

دروغ گوئی اور نسل کشی کی سیاست پر پروان چڑھنے والی صہیونی ریاست

غزہ: صہیونی درندگی اور جانی نقصان کا المیہ کسی ایسے حسابی عدد سے جنم نہیں لیتا جسے قابض فوج خود اجازت دے کر ہوا کے سپرد کرے اور نہ ہی یہ ان چنے ہوئے ناموں پر دم توڑتا ہے جو اس کے رسمی بیانات کی زینت بنتے ہیں۔ میدانِ جنگ کی ہولناکیوں اور باہر کی دنیا کے مابین ایک ایسا آہنی حصار حائل ہے جو ہر سچائی کے انکشاف کے لمحے کو تولتا ہے، واقعات کی چیرہ دستیوں کو چھپاتا ہے اور بولنے کی اجازت پانے والے ذرائع کی گردن ناپتا ہے۔ غزہ پر مسلط کردہ اس اندھیری جنگ کی تیسری برسی کے قدم قریب آتے ہی قابض ریاست کے یہ نئے اعداد و شمار ایک بار پھر اس تاریک فائل کو کرچی کرچی کر کے کھول رہے ہیں۔ آخر یہ بے جان ہندسے کیا راز فاش کرتے ہیں؟ کون سا لہو ہے جو اس حساب کتاب سے باہر سسک رہا ہے؟ اور کس ہنرمندی کے ساتھ جنگ کے اخراجات اور جانی زیاں کو ایک سیاسی ہتھکنڈے میں بدل دیا گیا ہے؟

قابض اسرائیلی وزارتِ دفاع نے رواں اتوار کے روز یہ اندوہناک اعلان کیا ہے کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے لے کر اب تک عسکری اور سکیورٹی مشینری کے اس دلدل میں 1318 اموات کی سند جاری ہو چکی ہے۔ اگر اس میں قومی بیمہ ادارے کے شمار کردہ ایک ہزار انتیس اسرائیلیوں کو بھی پرو دیا جائے تو یہ ماتم زدہ مجموعہ دو ہزار تین سو چالیس تک جا پہنچتا ہے۔ یہ سراپا الم عدد کسی ایک عسکری ترجمان کا بیان نہیں بلکہ دو مجرم اداروں کی باہمی شراکت کا نتیجہ ہے۔

ان اعداد و شمار کو محض ایک سرکاری کاغذ سمجھ کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ دستیاب دستاویزات اور دبی دبی آواز میں آنے والی رپورٹس اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ سچ کی اشاعت میں کیسے کیسے زہریلے کانٹے بوئے گئے، طبی حلقوں کو گونگ کرنے کے لیے کیسی جبر کی آندھیاں چلائی گئیں، شکستوں کے غار کو مٹی سے بھرنے کی کیسی ناکام کوششیں کی گئیں۔ مگر محض ان بکھرے ہوئے ہندسوں کو جوڑ لینے سے اس جاری نسل کشی کا متبادل سچ خود بخود برآمد نہیں ہو جاتا، کیونکہ حتمی اعداد سے کسی لاش کو باہر نکالنے کے لیے خود اس کی قبر کے کتبے اور شہادت کی ضرورت ہوتی ہے۔

نیا عدد اپنے دامن میں کیا چھپائے بیٹھا ہے؟

قابض فوج کی وزارت کے رجسٹر میں درج اموات کا یہ باب جنگ کی دوسری برسی کے گیارہ سو باون سے بڑھ کر اب تیرہ سو اٹھارہ کی ہولناک منزل تک پہنچ چکا ہے۔ اس میں ایک سو چھیاسٹھ کا یہ اضافہ تقریباً چودہ اعشاریہ چار فیصد کی لرزہ خیز شرح کو چھوتا ہے۔ یہ اعداد صرف ایک جمع تفریق کا کھلواڑ ہیں، انہیں اندھا دھند پچھلے ایک سال کے معرکے کے حقیقی مقتولین قرار نہیں دیا جا سکتا، جب تک کہ زخم کھانے کی گھڑی، موت کے فرشتے کے اترنے کا لمحہ، اور اس کے اندراج کی تاریخ کا فرق صاف دکھائی نہ دے۔

اس خون آلود فہرست میں فوج کے گیارہ سو تریپن ہلاک شدگان شامل ہیں، جن میں مقامی غنڈہ گرد الرٹ ٹیموں کے 43 کارندے بھی موجود ہیں۔ اس کے علاوہ پولیس کے ایک سو سولہ، ظالم شاباک کے نو، تاریک زندانوں کے محکمے کے گیار ہزار، بمباری اور بربادی پھیلانے والے ریسکیو کے پانچ اور جنگ کے اس غبار میں گھٹ کر مرنے والے چوبیس افراد کا لہو بھی اس میں شامل ہے۔

اس کا سیدھا سا مطلب یہ ہے کہ ان تمام طبقوں کا یہ چھپن فیصد تناسب غزہ کے اندر خاک میں ملنے والے اصل جنگجوؤں کے برابر ہرگز نہیں ہے۔ یہاں حق و باطل اور فریب و حقیقت کے درمیان لکیر کھینچنا لازم ہے، کیونکہ قابض وزارتِ داخلہ، فوج اور ہسپتالوں کے اعداد میں تضاد صرف اعداد کا کھیل نہیں بلکہ ریاستی پردہ داری کی غمازی کرتا ہے۔ حقیقی بازپرس کا آغاز ان تمام جھوٹے دائروں کو ایک کرنے سے ہوتا ہے، بجائے اس کے کہ قابض عسکری ادارہ اپنے دامن کے دھبے چھپانے کے لیے اس پورے حساب کتاب کو کسی فریب کے پردے میں چھپا دے۔

سنہ 1973ء.. فوج کے سینے میں دفن رازوں کا اعتراف

تاریخ کے اس سیاہ ورق کو پلٹیے تو سنہ 1973ء کی اکتوبر جنگ کا وہ دور سامنے آتا ہے جو ہو بہو اس کہانی کی عکاسی کرتا ہے۔ قابض فوج کی ویب سائٹ پر تاریخ کے باب میں جولائی سنہ 2023ء میں شائع ہونے والی ایک تحقیق میں دو محققین ایفراہم لبید اور رون غبیان نے اس المناک حقیقت سے پردہ اٹھایا کہ جنگ کے پہلے بیانات سے سچے نقصانات سرے سے غائب تھے۔ سکیورٹی کے نام پر جھوٹ کا پردہ ڈالا گیا اور معنوی پستی کے خوف سے لاشوں کے شمار کو روکا گیا۔ چودہ اکتوبر کو فوج نے بغیر کسی کا نام لیے چھ سو چھپن فوجیوں کی موت کا اعلان کر ڈالا تھا۔

وہ تحقیق چیخ چیخ کر کہتی ہے کہ جنگ کے دوران اور اس کے فوراً بعد پیش کیا جانے والا عدد حقیقت کے مقابلے میں مٹی کے ذرے کے برابر بھی نہیں تھا۔ لاشوں کو سمیٹنے کی بے بسی اور رپورٹس کے راستے میں رکاوٹیں اس کی ڈھال بنائی گئیں تاکہ صرف وہی گنتی باہر آئے جو ان کے مفاد میں ہو۔ یہاں تک کہ جبل الشیخ کے سقوط کی شرمناک حقیقت کو بھی دنیا سے چھپایا گیا، کیونکہ ان کے نزدیک فوج کا گرتا ہوا حوصلہ کسی بھی سچائی سے زیادہ قیمتی تھا۔

اس پرانی داستان کی سب سے بڑی ستم ظریفی یہ ہے کہ اس کا اعتراف کرنے والا کوئی اور نہیں بلکہ خود وہ عسکری درندہ صفت ادارہ ہے جو جھوٹ کی بنیادوں پر کھڑا ہے۔ یہ اس بات کا غماز ہے کہ سیاسی مصلحتیں اور صحافتی غداری کس طرح مل کر سچ کا گلا گھونٹتی ہیں۔ لہٰذا ہر تاخیر کو صرف میدانِ جنگ کی ابتری کہہ کر ٹال دینا دھوکہ ہے، اور ہر مجرمانہ پردہ پوشی کو حالات کی مجبوری قرار دینا فسطائیت کی نری تائید ہے۔

سنہ 1982ء کی تصاویر.. دہائیوں بعد کھلنے والے عذاب کے در

لبنان کی دھرتی پر، گیارہ نومبر سنہ 1982ء کو صور کے مقام پر قابض غاصبوں کے صدر دفتر کا وہ تباہ کن دھماکہ ایک الگ ہی روپ پیش کرتا ہے۔ دہائیوں تک قابض ریاست کا جھوٹا بیانیہ دنیا کے کانوں میں یہ انڈیلتا رہا کہ وہ عمارت کسی گیس کے اخراج کی وجہ سے دھماکے سے اڑی تھی، لیکن ایک نئی تحقیقاتی کمیٹی نے جولائی سنہ 2024ء میں اس جھوٹ کی چولیں ہلا دیں اور یہ سچ سامنے لایا کہ وہ ایک خوفناک کار بم دھماکہ تھا۔ ٹائمز آف اسرائیل کے مطابق، اس راکھ کے ڈھیر میں کم از کم اکانوے انسانی جانیں لقمہ اجل بنیں، جن میں قابض درندوں کے پتر کارندوں کے علاوہ بے گناہ لبنانی اور فلسطینی اسیران بھی شامل تھے جو اس ظلم کی بھٹی میں جھونک دیے گئے تھے۔

حقائق، بیانات اور اس خونریز گنتی میں یہ تبدیلی 81 برسوں کے طویل انتظار، پرانی فائلوں کی خاک چھاننے اور شہداء کی گواہیوں کے بعد دنیا کے سامنے آئی۔ اخبار نے تحقیقات کے امینوں کے حوالے سے یہ راز فاش کیا کہ ابتدائی دور میں سچ کو دبانے کے لیے آدھی ادھوری کہانیاں گھڑی گئی تھیں اور اصل شواہد کو دبا دیا گیا تھا۔

یہ سانحہ اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ جب کسی نقصان کی اصلیت بدلتی ہے تو اس کا سیاسی اور عسکری وزن کس طرح پلٹ جاتا ہے۔ کسی عمارت کے اندر ہونے والا معمولی حادثہ کسی اور ذمے داری کی طرف اشارہ کرتا ہے اور ایک کامیاب مزاحمتی ضرب کسی اور انجام کو جنم دیتی ہے۔ اسی لیے خون کے ہر قطرے اور نقصان کے ہر بیانیے کی پرکھ صرف گنتی تک محدود نہیں رہتی، بلکہ اس روح کو بھی ٹٹولتی ہے جو اس سچائی کے پیچھے دفن ہوتی ہے۔

غزہ کے ہسپتال.. سچائی کے اس حصار میں پڑنے والی شگاف

غزہ کی اس جاری خونریزی میں، زخمیوں اور کٹے پھٹے جسموں کا یہ باب قابض فوج کی نام نہاد شفافیت کے منہ پر ایک زوردار طمانچہ بن کر ابھرا ہے۔ دس دسمبر سنہ 2023ء کو اسی فوج نے ایک ہزار پانچ سو ترانوے زخمیوں کا جھوٹا شمارہ جاری کیا، جن میں دو سو چھپن افراد کی حالت تشویشناک بتائی گئی۔ ہآرتس اخبار کی ایک کریدتی ہوئی تحقیق نے یہ بھانڈا پھوڑا کہ یہ اعداد بھی اس وقت باہر آئے جب اندر کی دنیا میں پردہ پوشی اور انکار کی ہر حد پار کی جا چکی تھی۔ اخبار کے ہاتھوں ہسپتالوں کے رجسٹروں سے نکالے گئے یہ اعداد عسکری ترجمان کے جھوٹے بیانات سے یکسر مختلف نکلے۔ اگرچہ مریضوں کی ایک ہسپتال سے دوسرے ہسپتال منتقلی یا جنگ سے ہٹ کر ہونے والے معمولی علاج کے کچھ جھمیلے اس میں شامل تھے، لیکن یہ تفاوت اتنا بڑا اور بھیانک تھا کہ اسے کسی صورت چھپایا نہیں جا سکتا تھا۔

اس کے اگلے ہی دن، بی بی سی کی ایک روح فرسا رپورٹ نے ہآرتس کے حوالے سے یہ حقیقت بے نقاب کی کہ کس طرح قابض ہسپتالوں نے فوجی ترجمان کے اس مکروہ دباؤ کو ٹھکرایا جس میں زخمی فوجیوں کی حقیقی تعداد باہر لانے سے سختی سے روکا گیا تھا۔ یہاں معاملہ محض اعداد کے ہیر پھیر کا نہیں تھا، بلکہ ایک آزاد سچائی کے گلے پر چھری پھیرنے کی منظم سازش کا تھا۔

وہ ظالم ادارہ جو خود اپنے ہی جھوٹے بیانات جاری کرنے کا مجاز تھا، ان تمام ذرائع کو بھی روند ڈالنا چاہتا تھا جو اس کی قلعی کھول سکتے تھے۔ یہ تاریک کڑی اس بات کا ناقابلِ تردید ثبوت ہے کہ قابض ریاست کے ہر دعوے کی بنیاد جھوٹ پر رکھی گئی ہے۔ یہ اس حقیقت کو بھی اجاگر کرتی ہے کہ جنگ کی قیمت کو صرف دفن ہونے والی لاشوں تک محدود کرنا ظلم کی انتہا ہے، جبکہ پل پل سسکتی معذوریاں، کٹے ہوئے اعضا اور تاحیات کا درد اس بربریت کے اصل گواہ ہیں۔

اعداد کے زندان.. سنسرشپ کا یہ گلا گھونٹنے والا نظام

عسکری سنسرشپ کے یہ سیاہ اعداد و شمار اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ جنگ کے دنوں میں سچائی کو زنجیروں میں جکڑنے کا کیا ہنرمند کھیل کھیلا گیا۔ انڈیکس آن سنسرشپ نامی ادارے کے دستاویزات بتاتے ہیں کہ سنہ 2023ء میں اس بزدل سنسر نے چھ سو تیرہ مواد کو مکمل طور پر دفن کر دیا، ستائیس سو تین دیگر تحریروں کے چیدہ چیدہ حصوں پر قینچی چلا دی۔ یہ وہ پابندیاں ہیں جو عمومی صحافت پر عائد کی گئیں، ان لاشوں کا تو ذکر ہی کیا جنہیں گنتی سے ہی خارج کر دیا گیا۔

ڈیٹا کی تلاش کرنے والے معروف میگزین +972 کے مطابق، سنہ 2024ء میں یہ سیاہ کارنامہ مزید بڑھ گیا اور مکمل پابندی کا نشانہ بننے والا مواد سولہ سو پینتیس تک جا پہنچا، جبکہ جزوی کانٹ چھانٹ باسٹھ سو پینسٹھ کو چھو گئی۔ یہ میگزین درد دل سے یہ واضح کرتی ہے کہ ذرائع ابلاغ کو یہ سنگین جرأت تک نہیں دی جاتی کہ وہ سنسر کے لگائے گئے زخموں کے نشانات کو بھی ظاہر کر سکیں، اور ہر حذف ہونے والے لفظ پر پردہ ڈال دیا جاتا ہے۔

اور جہاں تک سنہ 2025ء کے ان اعداد کا تعلق ہے جو جون سنہ 2026ء کی روشنی میں سامنے آئے، تو ان میں سات سو تریپن مواد کو مکمل طور پر نگل لیا گیا اور انچاس سو چوہتر تحریروں کی ہیئت بدل دی گئی، یعنی کل ملا کر ستاون سو ستائیس وحشیانہ مداخلتیں، جن کا اوسط روزانہ پندرہ سے متجاوز تھا۔ اگرچہ یہ طوفان سنہ 2024ء کی انتہائی ہولناکی سے کچھ کم تھا، تب بھی یہ تاریخ کا دوسرا بلند ترین سیاہ ترین سال قرار پایا جب سے اس میگزین نے اس ظلم کا حساب رکھنا شروع کیا۔

یہ تمام ہندسے اس تلخ حقیقت پر مہر ثبت کرتے ہیں کہ پردہ پوشی کا یہ کھیل وسیع، منظم اور گہرا ہے، لیکن یہ اس تمام تباہی کو ظاہر کرنے سے قاصر ہے جو خاموشی سے سلب کر لی گئی ہے۔ فکری المیہ یہ ہے کہ ایک عام قاری جب کسی تلے ہوئے اور بنے بنائے متن پر نگاہ ڈالتا ہے تو وہ یہ نہیں جان پاتا کہ اس کے کتنے ہی سچے ٹکڑے کاٹ کر پھینک دیے گئے ہیں، اور وہ اس تراشے ہوئے جھوٹ کو ہی کائنات کا کل سچ سمجھ بیٹھتا ہے۔ اور یہیں سے، خبر کی پیداوار کے ان غلیظ محرکات کی جانچ اتنی ہی لازمی ہو جاتی ہے جتنی خود خبر کی صداقت۔

غزہ سے لے کر ایران تک.. تباہی کے مناظر پر قابض کی گرفت

اس اندھیری پابندی کے سائے جون سنہ 2025ء کے تصادم کے دوران ایرانی حملوں کے بعد بننے والی تباہی کی تصویروں تک پھیل گئے۔ فرانسیسی اخبار لوموند نے اس بات کی خبر دی کہ کس طرح ظالم کے ان احکامات نے صحافیوں کو پابند کیا کہ وہ کسی بھی میدانِ جنگ یا ملبے کے ڈھیر سے براہ راست یا ریکارڈ شدہ نشریات سے پہلے ان سے تحریری بھیک مانگیں، جس میں ان کے مقام، پتے اور ہر چیز کی تفصیلات ان کی مٹھی میں ہونا لازم تھیں۔

یہ مناظر اس بات کو بے نقاب کرتے ہیں کہ نقصانات کے بگل کو بجانے یا دبانے کا یہ سارا ناٹک صرف انسانوں تک محدود نہیں بلکہ عمارتوں، کھنڈرات اور عسکری طاقت کے ملبے تک پھیلا ہوا ہے۔ فکری زاویے سے دیکھا جائے تو نقصان کے انکشاف پر یہ پہرہ عوام کو یہ باور کرانے کے لیے بچھایا جاتا ہے کہ ان کے دفاعی نظام کتنے مضبوط ہیں اور تصادم کی قیمت کتنی کم ہے۔

فلسطینی بیانیہ.. معلومات کے اس غاصبانہ اجارہ کو توڑنے کی جنگ

اس کے برعکس قابض دشمن کے اس مکروہ چہرے کو بے نقاب کرنا اور اس کے چھپائے ہوئے نقصانات کو دنیا کے سامنے لانا اس پوری جنگ کے دوران مزاحمتی دائروں کے فکری استعارے کا حصہ رہا ہے۔ نومبر سنہ 2023ء میں، پہلی عارضی سیز فائر سے ذرا پہلے، القسام بریگیڈز کے ترجمان ابو عبیدہ نے اس اٹل سچائی کا اعلان کیا کہ قابض درندے میدانِ جنگ میں اپنے اصل نقصانات کو دنیا کی نظروں سے اوجھل کر رہے ہیں۔

فلسطینی بیانیہ اسی وقت اپنی اصل تحلیلی قوت اور وزن حاصل کرتا ہے جب وہ اس صیہونی پروپیگنڈے کا پردہ چاک کرتا ہے، اور اسے تصویری شواہد، زمینی سچائیوں اور عینی شاہدین کی گواہیوں کے ترازو میں تولتا ہے، نہ کہ اس جھوٹ کو حتمی سچ مان کر تسلیم کر لے۔

یہی وجہ ہے کہ اسرائیلی گنتی پر فلسطینیوں کی یہ سخت بازپرس ہی وہ حقیقت ہے جو بکھرے ہوئے شواہد کو سمیٹتی ہے اور جھوٹ و سچ کے درمیان ایک دیوار کھڑی کرتی ہے۔ سنسرشپ کے یہ سیاہ ریکارڈ اور ہسپتالوں کی زبان بندی کی یہ تمام کوششیں اس بات کے لیے کافی ہیں کہ اس قابض کی کسی بھی شفافیت کے دعوے کو تالاب میں پھینک دیا جائے۔ اس کے لیے کسی فرضی عدد کی ضرورت نہیں، بلکہ حقیقت خود اس کے زوال کی کہانی کہہ رہی ہے۔

اس المیے کے پس منظر.. جنگ کی اصل ذمے داری کا بوجھ

پرانی اور نئی تاریخ تین ایسی گہرائیوں کو جنم دیتی ہے جنہیں الگ الگ دیکھنا وقت کا تقاضا ہے: نقصانات کے اعلان میں جان بوجھ کر تاخیر کرنا، اس کی اصل وجوہات اور تفصیلات پر کالا پردہ ڈالنا، اور حتمی ہندسوں سے لاشوں کے ناموں کو غائب کر دینا۔ پہلی اور دوسری حقیقتیں اس کرہ ارض پر دستاویزی شکل میں موجود ہیں، جبکہ تیسری حقیقت کے لیے آزاد ضمیر اور خود ساختہ ریکارڈوں کی ضرورت ہے۔ یہ امتیازی لکیر اس غاصب کو اس بات سے روکتی ہے کہ وہ کسی چھوٹے سے جھوٹ کی آڑ لے کر سچ کی پوری تاریخ کو ہی نگل جائے۔ سیاسی طبل پر دیکھا جائے تو یہ سچ کے سامنے لانے کا وقت ہی طے کرتا ہے کہ عوام اس اندھیری جنگ کو مزید پھیلانے کے فیصلوں پر کیا ردعمل دیں گے۔ مہینوں بعد آنے والا کوئی عدد اس عوامی بیداری کو جنم نہیں دے سکتا جو عین معرکے کے دوران سچ کے سامنے آنے سے جنم لیتی ہے۔ اور لاشوں کے سرٹیفکیٹ کو چھپا کر موت کا اعلان کرنا نقصان کا اعتراف تو ہو سکتا ہے۔

قابض صہیونی عقوبت خانوں سے غزہ کی پٹی کے پانچ اسیران رہائی کے بعد ناصر ہسپتال منتقل

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے غزہ کی پٹی سے تعلق رکھنے والے پانچ فلسطینی اسیران کو مختلف مدت تک حراست میں رکھنے کے بعد رہا کر دیا، جبکہ رہا ہونے والے افراد پٹی کے جنوب میں واقع شہر خان یونس میں ناصر ہسپتال پہنچ گئے۔ ہمارے نامہ نگار نے بتایا کہ ان پانچ اسیران میں غزہ سے تعلق رکھنے والے عصام ولید حسن ابو غلیون اور حازم حبیب نعمان حبیب، رفح سے تعلق رکھنے والے ساهر إبراهيم سالم أبو مر، خان یونس سے تعلق رکھنے والے احمد شحادہ عبد اللہ زعرب اور جبالیا سے تعلق رکھنے والے معاذ ناهد محمد غنیم شامل ہیں۔

اسیران کی یہ رہائی اکتوبر سنہ 2023ء میں جنگ شروع ہونے کے بعد سے قابض فوج کی طرف سے غزہ کی پٹی کے فلسطینیوں کی مسلسل گرفتاریوں کے تناظر میں عمل میں آئی ہے، جبکہ اس دوران اسیران اور نظر بندوں کے حوالے سے سخت حراستی حالات اور پاداشوں کی فلسطینی رپورٹس بھی سامنے آتی رہی ہیں۔ قابض فوج کی تحویل میں موجود فلسطینی اسیران کو انتہائی مشکل حالات کا سامنا ہے، خصوصاً وکلاء اور اہل خانہ کی ملاقاتوں پر مسلسل پابندیوں، غزہ کی پٹی سے تعلق رکھنے والے نظر بندوں کی تعداد اور ان کے حراستی مقامات کے بارے میں مکمل معلومات کی عدم دستیابی کے سائے میں، اس کے ساتھ ساتھ نظر بندوں کے انجام سے پردہ اٹھانے اور بین الاقوامی قانون کے مطابق ان کے حقوق کی ضمانت دینے کے لیے فلسطینی اور بین الاقوامی مطالبات بھی جاری ہیں۔

جنگ کے دوران غزہ کی پٹی میں ہونے والی گرفتاریوں کے ساتھ ساتھ رہائشی علاقوں اور پناہ گاہوں پر دھاوے اور چوکیاں بھی لگائی گئیں، جہاں قابض فوج نے پٹی کے مختلف علاقوں سے فلسطینیوں کو حراست میں لیا، جن میں سے کچھ کو بعد میں رہا کر دیا گیا جبکہ دیگر افراد اب بھی قید میں ہیں۔

ان پانچ اسیران کی رہائی ایسے وقت میں عمل میں آئی ہے جب فلسطینی اسیران اور نظر بندوں کا معاملہ غزہ کی پٹی پر جنگ کے مضمرات سے جڑے ہوئے اہم ترین فائلوں میں سے ایک کے طور پر جاری ہے، اور اس دوران نظر بندوں کے انجام کا انکشاف کرنے اور ان کی رہائی کو یقینی بنانے کے مطالبات زور پکڑ رہے ہیں۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ
صحافت

الیکشن کمیشن کی غلطی کی اصلاح؟

انتخابی فہرستوں کے اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) کے بارے میں وسیع تر تشویش اور سوالات کے درمیان، الیکشن کمیشن نے اب ان ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے چیف الیکٹورل افسران، ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسرز، اور الیکٹورل رجسٹریشن افسران کو ہدایت دی ہے کہ وہ SIR کے عمل میں رہ گئے اہل ووٹروں کے ناموں کو دوبارہ شامل کرنے کے لیے خصوصی مہم شروع کریں۔ یہ مہم ان لوگوں کی شناخت کرے گی جن کے نام SIR کے عمل سے پہلے ووٹر لسٹ میں تھے لیکن موجودہ فہرست میں نہیں ہیں۔ یہ نئے اہل ووٹروں کے اندراج میں بھی سہولت فراہم کرے گا۔ یہ ہدایت یکم اکتوبر کو تمام چیف الیکٹورل افسران کے ساتھ کمیشن کی میٹنگ اور 29 ستمبر کو فالو اپ بحث کے بعد سامنے آئی ہے۔ نئی ہدایات کے تحت، بوتھ لیول آفیسرز (BLOs) موجودہ ووٹر لسٹ کا پری SIR ووٹر لسٹ کے ساتھ موازنہ کریں گے اور ووٹرز کی بوتھ وار فہرست تیار کریں گے جن کے نام پچھلی فہرست میں تھے لیکن موجودہ فہرست میں نہیں ہیں۔ تمام BLOs کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ایسے افراد کی موجودہ حیثیت کا تعین کرنے کے لیے گھر گھر سروے کریں اور جہاں اہل ہوں، فارم 6 کے ذریعے ان کی رجسٹریشن میں مدد کریں۔ گھر گھر سروے کے دوران، BLOs کو یہ بھی ہدایت دی گئی ہے کہ وہ کسی دوسرے اہل ووٹرز کی شناخت کریں اور ان کی رجسٹریشن میں مدد کریں جو شاید رہ گئے ہوں۔ الیکشن کمیشن کے اس اقدام کو ایس آئی آر کے عمل کے حوالے سے ملک بھر میں بڑے پیمانے پر ہونے والے احتجاج اور اٹھنے والے سوالات کا جواب سمجھا جارہا ہے۔ وہی عمل، جس کا مقصد فہرست میں اہل ووٹرز کو شامل کرنا اور نااہلوں کو ہٹانا ہے، عوام کے لیے تشویش کا باعث بن گیا ہے۔ اگر عوام کی ایک بڑی تعداد کو ان کے حق رائے دہی سے محروم رکھا جائے تو الیکشن کمیشن کی کارکردگی پر سوال اٹھنا فطری امر ہے۔ کمیشن کے اندر اندرونی تنازعات کی حالیہ رپورٹس نے کمیشن کی غیر جانبداری، شفافیت اور ساکھ کو جانچ کے دائرے میں ڈال دیا ہے۔ الیکشن کمیشن سے سڑکوں سے عدالتوں تک باز پرس ہورہی ہے۔ اس تناظر میں، بامبے ہائی کورٹ کا حالیہ مشاہدہ اہم بنتا ہے: جب الیکشن کمیشن ووٹر کے طرز عمل پر سوال اٹھاتا ہے، تو شہریوں کو یہ پوچھنے کا حق بھی ہے کہ چوبیس سال بعد ایس آئی آر کیوں کرایا جارہا ہے۔ SIR کے عمل میں متعدد پیچیدگیاں شامل ہیں، بنیادی طور پر ماضی کے ووٹر کے ریکارڈ کی بنیاد پر شناخت اور اہلیت کو ثابت کرنے کا چیلنج۔ ملک بھر میں، ایسے لوگوں کی ایک بڑی تعداد ہوسکتی ہے جو ماضی کے دستاویزات تک رسائی سے محروم ہیں۔ دیہی علاقوں، غریب خاندانوں، بزرگوں اور تارکین وطن کارکنوں کے لیے اس طرح کے ضروری دستاویزات کا حصول مشکل ہے۔ بعض اوقات، ناموں، پتے اور تاریخ پیدائش میں معمولی تضاد بھی انہیں انتخابی فہرستوں سے نکالنے کا باعث بن سکتا ہے۔ صورتحال یہ ہے کہ 130 ملین سے زائد افراد کو انتخابی فہرستوں سے خارج کردیا گیا ہے۔ تاہم الیکشن کمیشن کے نئے اقدام کو غلطی کو درست کرنے کی کوشش کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ تاہم، سوال باقی ہے: کیا انتخابی فہرستوں سے خارج تمام اہل شہریوں کو دوبارہ بحال کیا جائے گا؟

جمہوری نظام کی شفافیت، ایک بڑا امتحان

ووٹر لسٹ، ڈیجیٹل نظام اور 2027ء کے اترپردیش انتخابات پر گہری نظر

سید شاہ واصف حسن واعظی

اترپردیش ملک کی سب سے بڑی ریاست ہے اور یہاں کروڑوں شہری آئندہ اسمبلی انتخابات میں اپنے حق رائے دہی کا استعمال کریں گے۔ اس لیے کسی بھی شہری کے لیے یہ سمجھ لینا مناسب نہیں کہ اس کا نام ہر حال میں ووٹر لسٹ میں موجود ہوگا۔ ہر اہل شہری کو وقتاً فوقتاً اپنا نام، پتہ، پولنگ اسٹیشن اور ووٹر کی تفصیلات خود بھی چیک کرنی چاہئیں۔ اگر کسی قسم کی غلطی سامنے آئے تو مقررہ قانونی طریقۂ کار کے تحت دعویٰ یا اعتراض درج کرانا چاہیے۔ سیاسی جماعتوں، سماجی تنظیموں اور عوامی نمائندوں کی ذمہ داری بھی یہاں اہم ہوجاتی ہے۔ اگر کسی علاقے میں بڑی تعداد میں اہل شہریوں کے نام ووٹر لسٹ سے غائب ہونے کی شکایات سامنے آتی ہیں تو محض سوشل میڈیا پر شور مچانے کے بجائے ان شکایات کا دستاویزی ریکارڈ تیار کیا جائے، متاثرہ شہریوں کو قانونی طریقۂ کار کی معلومات فراہم کی جائیں اور ضرورت پڑنے پر متعلقہ انتخابی افسران اور مجاز اداروں سے رجوع کیا جائے۔ جمہوریت میں مضبوط احتجاج بھی وہی ہے جو آئینی دائرے میں ہو۔

حالیہ دنوں میں الیکشن کمیشن کے طریقۂ کار اور خصوصی گہری نظر ثانی، یعنی ایس آئی آر، کے سلسلے میں جو سوالات سامنے آئے ہیں، انہوں نے اس معاملے کو مزید حساس بنادیا ہے۔ ایک تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے دور میں الیکشن کمشنروں سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی نے تقریباً دس ماہ کے دوران کم از کم 14 مواقع پر مختلف انتخابی فیصلوں اور طریقۂ کار کے سلسلے میں تحریری اعتراضات درج کیے۔ ان اعتراضات کے تعلق سے انتخابی فہرستوں، ناموں کے اندراج و اخراج اور ڈیجیٹل نظام سمیت متعدد امور کا ذکر سامنے آیا ہے۔

تاہم یہاں ایک بنیادی اصول کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ کسی سرکاری ریکارڈ میں درج اعتراض بذات خود کسی جرم کا ثبوت نہیں ہوتا، اسی طرح کسی اختلاف کو محض معمول کی انتظامی کارروائی قرار دے کر اس کی جانچ سے گریز بھی مناسب نہیں۔ خود الیکشن کمیشن کی جانب سے ان رپورٹوں کے بعض پہلوؤں کی تردید کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اہم فیصلے اتفاق رائے سے لیے گئے۔ ایسی صورت میں اصل ضرورت الزام عائد کرنے کی نہیں بلکہ ان دستاویزات اور سرکاری ریکارڈ کی جانچ کی ہے جن سے یہ معلوم ہوسکے کہ کس معاملے پر کیا اعتراض درج ہوا، اس کا قانونی پس منظر کیا تھا، فیصلہ کس طریقے سے لیا گیا اور حتمی فیصلہ کس مجاز اتھارٹی نے کیا۔

جمہوری اداروں کی ساکھ کا سب سے مضبوط ذریعہ بھی یہی ہے کہ ان کے فیصلوں کی جانچ دستاویزات کی بنیاد پر کی جاسکے۔ اگر کسی معاملے میں باقاعدہ تحریری اعتراض موجود ہے تو اس کی نوعیت اور قانونی حیثیت واضح ہونی چاہیے۔ اگر تحقیق سے یہ ثابت ہو کہ کسی افسر یا اہلکار نے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا، کسی غیر مجاز حکم پر عمل کیا یا انتخابی عمل کو متاثر کرنے والا کوئی غیر قانونی قدم اٹھایا تو قانون کے مطابق ذمہ داری متعین ہونی چاہیے۔ اور اگر ایسا کوئی ثبوت موجود نہ ہو تو متعلقہ افراد کو بے بنیاد الزامات سے محفوظ رکھنا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔

ایس آئی آر کے معاملے میں بھی اسی اصول کو سامنے رکھنا ہوگا۔ ملک کے مختلف حصوں میں ووٹر لسٹوں کی خصوصی نظر ثانی کے دوران بڑی تعداد میں نام ابتدائی فہرستوں میں شامل نہ ہونے کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ مردہ، منتقل ہوچکے یا دہری اندراج والی اور دیگر غیر اہل تفصیلات کو ووٹر لسٹ سے ہٹانا فہرست کو درست رکھنے کے عمل کا حصہ ہوسکتا ہے، لیکن اس کے ساتھ یہ ضمانت بھی ضروری ہے کہ کسی اہل شہری کا نام اگر کسی وجہ سے رہ جائے تو اسے اپنا دعویٰ پیش کرنے، اعتراض درج کرانے اور دوبارہ نام شامل کرانے کا آسان اور مؤثر قانونی موقع حاصل ہو۔

انتخابی نظام میں ٹیکنالوجی کا استعمال بلاشبہ انتظامی عمل کو تیز اور منظم بنا سکتا ہے، لیکن آئینی ذمہ داری کسی سافٹ ویئر کی نہیں بلکہ مجاز انسانی ادارے اور افسر کی ہوتی ہے۔ اسی لیے یہ سوال اہم ہے کہ کسی ووٹر کے بارے میں حتمی فیصلہ کرنے کا اختیار کس کے پاس ہے، ڈیجیٹل نظام اس فیصلے کو کس طرح ریکارڈ کرتا ہے اور اگر مجاز افسر کے فیصلے اور تکنیکی نظام کے درمیان کوئی تضاد پیدا ہوجائے تو اس کے حل کا قانونی طریقہ کیا ہے۔

گوا میں 97 ووٹروں سے متعلق معاملہ بھی اسی تناظر میں توجہ کا مستحق ہے۔ سامنے آنے والی رپورٹوں کے مطابق بعض ایسے ووٹروں کے معاملے میں جنہیں متعلقہ افسران نے اہل قرار دیا تھا، انہیں سافٹ ویئر میں درج کرنے کے سلسلے میں تکنیکی رکاوٹ کا مسئلہ سامنے آیا۔ اگر کسی مجاز انتخابی افسر کا قانونی فیصلہ محض کسی تکنیکی رکاوٹ کے باعث نظام میں درج نہ ہوسکے تو معاملہ صرف تکنیکی خرابی تک محدود نہیں رہتا، بلکہ اس سے انتظامی اختیار، ڈیجیٹل کنٹرول اور جواب دہی کے بنیادی سوالات بھی پیدا ہوتے ہیں۔

اسی طرح الیکشن کمیشن کے انتظامی اور تکنیکی ڈھانچے میں کام کرنے والے افسران کی ذمہ داریوں اور اختیارات کا تعین بھی متعلقہ سرکاری ریکارڈ اور قواعد کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔ محض کسی افسر کا نام کسی تنازع میں آجانا اس کے خلاف جرم کا ثبوت نہیں ہوسکتا۔ اصل سوال یہ ہونا چاہیے کہ کس افسر کو کیا اختیار حاصل تھا، کس نے کیا حکم دیا، کس نے اس پر عمل کیا اور ڈیجیٹل نظام میں اس کارروائی کا کیا ریکارڈ موجود ہے۔

یہ معاملہ اترپردیش کے آئندہ اسمبلی انتخابات کے تناظر میں مزید اہم ہوجاتا ہے۔ اترپردیش اسمبلی کی موجودہ مدت مئی 2027 میں مکمل ہونی ہے اور الیکشن کمیشن کی جانب سے کہا گیا ہے کہ ریاست میں اسمبلی انتخابات مقررہ آئینی مدت کے اندر، فروری یا مارچ 2027 کے دوران کرائے جائیں گے۔ ایسے وقت میں انتخابی فہرستوں کی درستگی، ووٹروں کے ناموں کی حفاظت اور دعووں و اعتراضات کے شفاف طریقۂ کار کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔

اترپردیش ملک کی سب سے بڑی ریاست ہے اور یہاں کروڑوں شہری آئندہ اسمبلی انتخابات میں اپنے حق رائے دہی کا استعمال کریں گے۔ اس لیے کسی بھی شہری کے لیے یہ سمجھ لینا مناسب نہیں کہ اس کا نام ہر حال میں ووٹر لسٹ میں موجود ہوگا۔ ہر اہل شہری کو وقتاً فوقتاً اپنا نام، پتہ، پولنگ اسٹیشن اور ووٹر کی تفصیلات خود بھی چیک کرنی چاہئیں۔ اگر کسی قسم کی غلطی سامنے آئے تو مقررہ قانونی طریقۂ کار کے تحت دعویٰ یا اعتراض درج کرانا چاہیے۔

سیاسی جماعتوں، سماجی تنظیموں اور عوامی نمائندوں کی ذمہ داری بھی یہاں اہم ہوجاتی ہے۔ اگر کسی علاقے میں بڑی تعداد میں اہل شہریوں کے نام ووٹر لسٹ سے غائب ہونے کی شکایات سامنے آتی ہیں تو محض سوشل میڈیا پر شور مچانے کے بجائے ان شکایات کا دستاویزی ریکارڈ تیار کیا جائے، متاثرہ شہریوں کو قانونی طریقۂ کار کی معلومات فراہم کی جائیں اور ضرورت پڑنے پر متعلقہ انتخابی افسران اور مجاز اداروں سے رجوع کیا جائے۔ جمہوریت میں مضبوط احتجاج بھی وہی ہے جو آئینی دائرے میں ہو۔

انتخابی نظام سے وابستہ اہم عہدیداروں کی سلامتی کا معاملہ بھی اسی اصول کے تحت دیکھا جانا چاہیے۔ اگر کسی افسر کے پاس حساس انتخابی ریکارڈ، اہم انتظامی فیصلوں یا تکنیکی نظام سے متعلق معلومات ہیں تو اس کی سلامتی کا فیصلہ حقیقی خطرے کے جائزے اور مقررہ قانونی نظام کے تحت ہونا چاہیے۔ اسی کے ساتھ حساس سرکاری ریکارڈ کا محفوظ بیک اپ اور ادارہ جاتی تحفظ بھی یقینی بنایا جانا چاہیے تاکہ کسی ایک فرد پر انحصار کی وجہ سے اہم شواہد یا دستاویزات غیر محفوظ نہ ہوجائیں۔

وزیر اعظم اور حکومت سے عوام کی توقع بھی ہونی چاہیے کہ انتخابی عمل سے متعلق کسی سنجیدہ شکایت کو محض سیاسی اختلاف نہ سمجھا جائے۔ اگر کسی معاملے میں قابل تحقیق حقائق موجود ہوں تو مناسب آئینی، انتظامی یا عدالتی طریقۂ کار کے تحت غیر جانب دارانہ تحقیقات کا راستہ اختیار کیا جائے۔ اگر کسی خلاف ورزی کا ثبوت ملے تو قانون کے مطابق کارروائی ہو اور اگر الزام ثابت نہ ہو تو یہ حقیقت بھی واضح کی جائے۔ انصاف کا تقاضا صرف قصوروار کو سزا دینا نہیں بلکہ بے قصور کو بے بنیاد الزام سے محفوظ رکھنا بھی ہے۔

2027 کے اترپردیش اسمبلی انتخابات کے پیش نظر ہمیں جذبات کے بجائے معلومات پر اعتماد کرنا چاہیے، افواہوں کے بجائے سرکاری ریکارڈ دیکھنا چاہیے اور سوشل میڈیا کی غیر مصدقہ خبروں کے بجائے الیکشن کمیشن اور دیگر مجاز اداروں سے حاصل شدہ معلومات کو ترجیح دینا چاہیے۔ ہر اہل شہری کو اپنی ووٹر لسٹ میں موجودگی کی خود تصدیق کرنی چاہیے اور اپنے خاندان، محلے اور معاشرے کے دیگر اہل افراد کو بھی اس سلسلے میں بیدار کرنا چاہیے۔

□□□

جہیز کی دوڑ نے بیٹی کی شادی کو بوجھ بنادیا

ڈاکٹر محمد سعید اللہ ندوی

صاحب ثروت خاندان میانہ روی اختیار کریں تو
متوسط طبقے پر معاشرتی دباؤ کم ہوسکتا ہے

مسلم معاشرے میں جہیز کا مسئلہ اب محض ایک خاندانی رسم نہیں رہا، یہ ایک ایسا معاشرتی دباؤ بن چکا ہے جس نے خصوصاً متوسط اور غریب خاندانوں کے لیے بیٹی کی شادی کو مشکل بنادیا ہے۔ کبھی والدین اپنی بیٹی کو رخصت کرتے وقت اپنی استطاعت کے مطابق کچھ ضروری سامان محبت کے طور پر دیا کرتے تھے، لیکن اب جہیز کئی جگہوں پر شادی کی بنیادی ضرورت اور خاندان کی سماجی حیثیت کی علامت بن گیا ہے۔ اس صورت حال کی ایک بڑی وجہ شادی بیاہ میں بڑھتی ہوئی نمود و نمائش بھی ہے۔ مستطیع خاندان اپنی مالی حیثیت کے اظہار کے لیے جب شادیوں میں غیر معمولی اخراجات کرتے ہیں تو رفتہ رفتہ وہی معیار دوسرے خاندانوں کے لیے بھی ایک معاشرتی توقع بن جاتا ہے۔ نتیجتاً متوسط اور غریب والدین اپنی استطاعت سے بڑھ کر خرچ کرنے، قرض لینے اور بعض اوقات ناجائز ذرائع سے رقم حاصل کرنے تک پر مجبور ہوجاتے ہیں۔

جہیز کی اس دوڑ نے رشتوں کے معیار کو بھی متاثر کیا ہے۔ بعض خاندان لڑکی کے دین، اخلاق، کردار اور تربیت کے بجائے اس کے خاندان کی مالی حیثیت اور ممکنہ جہیز کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ اس طرح نکاح جیسے اہم خاندانی رشتے میں انسانی اوصاف کے بجائے مالی وسائل نمایاں ہونے لگتے ہیں۔

جہیز کا سب سے زیادہ بوجھ ان خاندانوں پر پڑتا ہے جو محدود وسائل رکھتے ہیں۔ صاحب حیثیت خاندانوں کے لیے جو اخراجات معمولی ہوسکتے ہیں، وہ غریب والدین کے لیے زندگی بھر کا قرض بن سکتے ہیں۔ معاشرتی طعنوں اور سسرال کے ممکنہ مطالبات کے خوف سے والدین اپنی جمع پونجی ختم کردیتے ہیں، زمین یا جائیداد فروخت کرتے ہیں اور قرض کے بوجھ تلے دب جاتے ہیں۔ یہ مسئلہ صرف مالی نہیں، اس کے اثرات لڑکی کی پوری زندگی پر پڑ سکتے ہیں۔ جب جہیز کو عزت کا معیار بنادیا جائے تو کم سامان کے ساتھ آنے والی لڑکی کو سسرال میں طعنوں اور احساس کمتری کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ اس مسئلے کا بنیادی حل یہ ہے کہ جہیز کی دوڑ کے بجائے بیٹی کے شرعی حق وراثت پر توجہ دی جائے۔

ہمارے معاشرے میں ایک بڑی خرابی یہ ہے کہ بعض والدین بیٹی کی شادی کے وقت تو اپنی استطاعت سے بڑھ کر جہیز دینے کے لیے تیار ہوجاتے ہیں، لیکن جب خاندانی جائیداد میں بیٹی کے حصے کی بات آتی ہے تو اسے یہ کہہ کر نظر انداز کردیا جاتا ہے کہ ”تمہیں تو شادی کے وقت بہت کچھ دے دیا گیا تھا۔“ یہ سوچ درست نہیں۔ جہیز اور وراثت دو الگ حقوق ہیں۔ جہیز کسی بھی صورت بیٹی کے شرعی حق وراثت کا متبادل نہیں ہوسکتا۔ بیٹی کو اس کا مقررہ حصہ دینا والدین یا بھائیوں کا احسان نہیں، بلکہ اس کا حق ہے۔

یہاں ایک اور پہلو بھی قابل غور ہے کہ بعض لڑکیاں خود بھی زیادہ جہیز لے کر رخصت ہونے کی خواہش رکھتی ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ احساس بھی ہوسکتا ہے کہ انہیں بعد میں خاندانی جائیداد میں اپنا حصہ نہیں ملے گا، اس لیے شادی کے وقت زیادہ سے زیادہ سامان مل جائے۔ یہ سوچ دراصل ہمارے معاشرتی رویے کی عکاسی کرتی ہے۔ اگر بیٹی کو یقین ہو کہ اسے اس کا شرعی حق وراثت ملے گا تو جہیز کو مستقبل کے مالی تحفظ کا ذریعہ سمجھنے کی ضرورت کم ہوجائے گی۔ والدین اور خاندانوں کو بھی یہ اعتماد پیدا کرنا چاہیے کہ بیٹی کا حق صرف شادی کے وقت دیے گئے سامان تک محدود نہیں۔

اگر والدین اپنی بیٹی کے لیے بھاری جہیز جمع کرنے کے بجائے اس کے شرعی حق وراثت کی حفاظت کریں اور اسے اس کا حصہ دیں تو اس سے بیٹی کو حقیقی معاشی تحفظ حاصل ہوسکتا ہے۔ وہ اپنی ضرورت کے وقت اس مال سے فائدہ اٹھا سکتی ہے، اپنے بچوں کی بہتر پرورش کرسکتی ہے اور مشکل حالات میں کسی کی محتاجی سے محفوظ رہ سکتی ہے۔ اس کے برعکس جہیز میں لاکھوں روپے خرچ کرکے بیٹی کو وقتی طور پر سامان تو دے دیا جاتا ہے، لیکن وہ سامان استعمال ہوتے ہوتے ختم ہوجاتا ہے؛ جبکہ وراثت میں ملنے والی زمین، جائیداد یا اس کی مالی قدر اس کے لیے مستقل معاشی سہارا بن سکتی ہے۔

جہیز کی رسم کو کم کرنے کے لیے سب سے پہلے صاحب ثروت خاندانوں کو اپنی شادیوں میں سادگی اور میانہ روی اختیار کرنی ہوگی۔ نوجوانوں اور ان کے والدین کو جہیز کے مطالبات سے گریز کرنا ہوگا اور رشتے کا معیار دولت کے بجائے کردار، اخلاق اور دینی و انسانی اوصاف کو بنانا ہوگا۔

اس سلسلے میں مالدار، صاحب حیثیت اور بااثر خاندانوں کے ساتھ ساتھ مختلف منصبوں پر فائز لوگوں کی ذمہ داری بھی زیادہ ہے۔ معاشرے میں شادی بیاہ کے اخراجات اور نمود و نمائش کا معیار بڑی حد تک انہی خاندانوں کے طرز عمل سے بنتا ہے۔ اگر وہ اپنی مالی استطاعت کے باوجود کفایت شعاری، میانہ روی اور مصلحت کو اختیار کریں اور فضول خرچی سے بچیں تو متوسط طبقے پر بھی اس معیار کو برقرار رکھنے کا معاشرتی دباؤ کم ہوگا۔ اس کے برعکس جب صاحب ثروت لوگ غیر معمولی اخراجات اور دکھاوے کو معمول بناتے ہیں تو محدود آمدنی والے خاندان بھی معاشرتی برابری قائم رکھنے کے لیے اپنی استطاعت سے بڑھ کر خرچ کرنے پر مجبور محسوس کرتے ہیں۔

اس لیے ضروری ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت اور معاشرے میں اثر و رسوخ عطا فرمایا ہے، وہ دوسروں سے تبدیلی کی توقع کرنے کے بجائے خود آگے بڑھ کر عملی مثال قائم کریں۔ وہ اپنی اولاد کی شادیوں میں غیر ضروری اخراجات سے گریز کریں، جہیز کی نمائش کو ترک کریں، لڑکی والوں پر کسی قسم کا بوجھ نہ ڈالیں اور سادہ شادیوں کو اپنے گھروں سے رواج دیں۔ ان کی یہ پہل صرف ان کے اپنے خاندان تک محدود نہیں رہے گی بلکہ پورے معاشرے کے لیے ایک عملی نمونہ بن سکتی ہے۔

خاص طور پر وہ خاندان جو اپنی مالی حیثیت اور سماجی مقام کی وجہ سے دوسروں پر اثر رکھتے ہیں، اگر وہ یہ طے کرلیں کہ شادی میں دولت کی نمائش نہیں کی جائے گی اور جہیز کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا تو بہت سے متوسط اور غریب خاندان غیر ضروری اخراجات، قرض اور معاشرتی دباؤ سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ معاشرے میں بڑی تبدیلی اکثر اس وقت آتی ہے جب بااثر اور صاحب حیثیت لوگ خود پہل کرکے ایک نیا قابل عمل معیار قائم کرتے ہیں۔

صاحب حیثیت والدین اپنی بیٹیوں کے لیے بھی یہ سوچ تبدیل کرسکتے ہیں کہ شادی کے وقت زیادہ سے زیادہ سامان دینا ہی ان کی ذمہ داری اور عزت ہے۔ وہ بھاری جہیز جمع کرنے کے بجائے بیٹی کی تعلیم، تربیت، ہنر، مستقبل کے معاشی تحفظ اور اس کے شرعی حق وراثت کی حفاظت پر توجہ دیں۔ اس طرح وہ اپنی بیٹی کو محض سامان نہیں بلکہ ایک مضبوط اور محفوظ مستقبل فراہم کرسکتے ہیں۔ علماء، ائمہ اور سماجی رہنماؤں کو بھی جہیز کے ساتھ ساتھ بیٹیوں کے حق وراثت کے مسئلے کو اپنی اصلاحی گفتگو کا اہم حصہ بنانا چاہیے۔ خاندانوں میں یہ شعور پیدا کرنا ضروری ہے کہ بیٹی کو جہیز دے کر وراثت سے محروم کرنا اس کے حق کا بدل نہیں ہے۔ اسی طرح والدین کو چاہیے کہ بیٹی کی شادی کے لیے غیر ضروری سامان جمع کرنے کے بجائے اس کی تعلیم، تربیت اور مستقبل کے معاشی تحفظ پر توجہ دیں اور اس کے شرعی حق وراثت کو محفوظ بنائیں۔

جہیز کے مسئلے کا پائیدار حل صرف شادی کے اخراجات کم کرنے میں نہیں، بلکہ بیٹی کے بارے میں ہماری پوری معاشرتی سوچ بدلنے میں ہے۔ بیٹی کو بوجھ سمجھنے کے بجائے اس کے حقوق کی حفاظت کی جائے، جہیز کو عزت کا معیار بنانے کے بجائے سادگی کو فروغ دیا جائے اور شادی کے موقع پر سامان کی نمائش کے بجائے بیٹی کو اس کا حق وراثت دیا جائے۔

جب معاشرہ اس فرق کو سمجھ لے گا کہ بیٹی کو صرف جہیز نہیں، اس کا شرعی حق چاہیے، تو نہ صرف غریب والدین پر شادی کا بوجھ کم ہوگا بلکہ بیٹیوں کے معاشی تحفظ کی ایک مضبوط بنیاد بھی قائم ہوسکے گی۔ ہمیں بیٹیوں کے مستقبل کو جہیز کے سامان سے نہیں بلکہ ان کے حقوق، تعلیم، تربیت، کردار اور معاشی تحفظ سے وابستہ کرنا ہوگا۔ صاحب حیثیت خاندان اگر سادگی اور کفایت شعاری کو اختیار کریں، جہیز کے مطالبات اور دکھاوے سے گریز کریں اور بیٹیوں کو ان کا شرعی حق وراثت دیں تو یہ عمل دوسروں کے لیے بھی مثال بن سکتا ہے۔ بیٹی کو رخصت کرتے وقت اسے سامان کا بوجھ دینے کے بجائے اس کے حقوق اور مستقبل کا تحفظ فراہم کرنا ہی حقیقی ذمہ داری ہے۔ اگر ہم ایسا کریں گے تب ہی معاشرے میں مثبت تبدیلی پیدا ہوسکے گی۔ ○

آپ کس سمت سے نکلیں گے بچا کے دامن

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

گزشتہ سے پیوستہ

ایک دوسری رپورٹ بھی ملاحظہ فرمائیں، حیدرآباد میں کو۔لیونگ کی آڑ میں پھیلتی لیوان ریلیشن کی خاموش وبا 750 کروڑ کی منافع بخش مارکیٹ، 400 ہاسٹلس، 70 ہزار نوجوانوں کا داؤ پر لگا اخلاقی مستقبل، صرف روزگار اور جدید لائف اسٹائل کا مرکز سمجھا جانے والا حیدرآباد کا آئی ٹی کوریڈور اب ایک سنگین اخلاقی اور سماجی بحران کی زد میں ہے، ہائی ٹیک سٹی، گچی باؤلی اور کوکٹ پلی جیسے علاقوں میں کارپوریٹ ’کو۔لیونگ‘ (Co-Living) کلچر کی آڑ میں شادی کے بغیر نوجوان مرد و خواتین کا ایک ساتھ رہنا، لیوان ریلیشن شپ ہماری صدیوں پرانی تہذیب، خاندانی روایات اور اخلاقی اقدار پر کاری ضرب لگا رہا ہے، آزادی اور ماڈرن ازم کے نام پر پروان چڑھنے والا یہ رجحان اب محض فیشن نہیں رہا بلکہ یہ نئی نسل کو تباہی، دھوکہ دہی اور سنگین قانونی دلدل کی طرف دھکیل رہا ہے، شہر حیدرآباد میں منظم کو۔لیونگ کاروبار 750 کروڑ روپے کی ایک ایسی منافع بخش مارکیٹ بن چکا ہے، جہاں 400 سے زائد ہاسٹلس میں 70 ہزار سے زائد نوجوان مقیم ہیں، ان میں 60 سے 70 فیصد دوسری ریاستوں اور 30 سے 40 فیصد دونوں تلگو ریاستوں تلنگانہ اور آندھرا پردیش کے نوجوان ہیں، ان ہاسٹلس کی طرف سے فراہم کردہ جم، کچن اور گیمنگ زون جیسی پرتعیش اور آزاد سہولیات دراصل نوجوانوں کو بغیر کسی خاندانی روک ٹوک کے ایک ساتھ رہنے کا کھلا لائسنس فراہم کررہی ہیں، جس کے لیے وہ ماہانہ 12 ہزار سے 25 ہزار روپے تک خوشی سے لٹا رہے ہیں، اس مغربی کلچر کا سب سے بھیانک پہلو یہ ہے کہ نوجوان اپنے والدین کو اندھیرے میں رکھ کر دوہری زندگی جی رہے ہیں، یہ بے باکی اس حد تک بڑھ چکی ہے کہ تمام حدود پار کرنے کے بعد یہ نوجوان شادی جیسے مقدس رشتے اور ذمہ داری سے صاف انکار کر رہے ہیں، جو ہماری مشرقی تہذیب کے منہ پر زوردار طمانچہ ہے، جس لائف اسٹائل کو ذہنی ہم آہنگی کا نام دیا جارہا ہے وہ دراصل اخلاقی گراوٹ، منشیات، شراب نوشی اور بے راہ روی کا گڑھ بن چکا ہے، یہاں تک کہ وہ شادی شدہ افراد بھی جو اپنے خاندان کو پیچھے چھوڑ کر نوکری یا کوچنگ کے لیے یہاں آتے ہیں وہ بھی اس رنگین اور غیر ذمہ دارانہ ماحول کا شکار ہوکر اپنی ہنستی کھیلتی ازدواجی زندگی کو برباد کررہے ہیں، اس کے علاوہ ذاتی تصاویر اور نجی ویڈیوز بنا کر ایک دوسرے کو بلیک میل کرنے کے گھناؤنے واقعات بھی اب انہی بند کمروں سے نکل کر سامنے آرہے ہیں، حیدرآباد کا سماجی تانا بانا اس وقت شدید خطرے میں ہے، اگر والدین نے اپنے بچوں کی اس نام نہاد آزادی پر نظر نہ رکھی اور انتظامیہ نے کارپوریٹ ہاسٹلس کے ان غیر اخلاقی ضابطوں پر لگام نہ لگائی تو وہ دن دور نہیں جب ہمارا خاندانی نظام پوری طرح بکھر جائے گا، جدیدیت کے نام پر اخلاقیات کا جنازہ نکالنے والے اس ٹرینڈ کے خلاف عوامی اور سماجی سطح پر آواز اٹھانا وقت کی اہم ترین ضرورت بن چکا ہے۔

ایک اور تشویش ناک رپورٹ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ ریاست تلنگانہ میں بین مذہبی شادیاں سنگین مسئلہ بنتا جارہا ہے، مسلم لڑکے اور لڑکیوں میں بھی رجحان تشویش ناک ہے، جولائی کے اوائل سے 50 سے زائد مسلم لڑکوں اور 100 سے زائد مسلم لڑکیوں نے غیر مسلم نوجوانوں سے شادی رچائی۔ رپورٹ کے مطابق تلنگانہ میں بین مذہبی شادیاں سنگین مسئلہ بنتا جارہا ہے، اور ہر مہینے زائد از 50 بین مذہبی شادیاں اسپیشل میرج ایکٹ کے تحت انجام پانے لگی ہیں، کئی اضلاع میں بین مذہبی شادیوں کے معاملات میں اضافے کے سلسلے میں تحقیق کے دوران انکشاف ہوا کہ محض غیر مسلم لڑکیاں ہی مسلم لڑکوں سے شادی نہیں کررہی ہیں بلکہ بڑی تعداد میں مسلم لڑکیاں بھی غیر مسلم نوجوانوں سے اسپیشل میرج ایکٹ کے تحت رجسٹرار آف میرج کے پاس شادی کرنے لگی ہیں، شہر کے بیشتر ان علاقوں میں جہاں ملک کی مختلف ریاستوں سے حیدرآباد منتقل ہوکر نوجوان مقیم رہتے ہیں، ان سے تعلق رکھنے والے جوڑوں کی تعداد ان میں زیادہ ہے لیکن اگر اس مسئلے کو یوں ہی نظر انداز کیا جاتا رہا تو بین مذہبی شادیاں عام ہوتی چلی جائیں گی اور اس رجحان پر قابو پانا مشکل ہوتا چلا جائے گا، حیدرآباد وسکندرآباد کے علاوہ کئی اضلاع میں یہ وبا تیزی سے پھیلنے لگی ہے، والدین اور سرپرستوں کو اس بات کا پتہ نہ چلے، اس کے لیے نوجوان خصوصی طور پر سب رجسٹرار کے دفتر کا انتخاب کررہے ہیں تاکہ یہ تفصیلات ان کے والدین تک نہ پہنچ پائے، شہر کی ترقی اور ملٹی نیشنل کمپنیوں میں نوجوانوں کے ساتھ آزادانہ اختلاط، معاشرے میں جہیز کی لعنت، دن بدن پرتعیش شادی کی تقاریب اور لاکھوں کے اخراجات نے امت کے لڑکوں کو غیر مسلمین کے ساتھ شادی کے بندھن بندھنے کی راہ ہموار کی ہے، اس کے علاوہ شمالی ہند میں بھگوا لو ٹریپ کی جو اصطلاح استعمال کی جارہی تھی وہ اب جنوبی ریاستوں میں بھی تیزی سے بڑھتی نظر آرہی ہے، مسلم لڑکوں، لڑکیوں کی بے راہ روی اور نوجوانوں میں بے دینی کو دور کرنے نا کافی اقدامات سے جو نقصان ہورہا ہے اس پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے بلکہ اسپیشل میرج ایکٹ کے تحت شادی کرنے والوں کی خصوصی کونسلنگ کے لیے مراکز قائم کرکے انہیں اسلامی اقدار سے واقف کروایا جانا لازمی ہے، اطلاعات کے مطابق جولائی کے اوائل سے اب تک تلنگانہ میں 50 سے زائد مسلم لڑکیوں نے غیر مسلم لڑکوں سے اسپیشل میرج ایکٹ کے تحت شادی کی ہے، جبکہ 100 سے زائد مسلم لڑکوں نے غیر مسلم نوجوانوں سے شادی کی ہے، اس طرح کی شادیوں میں اضافے پر ذمہ داران ملت، علمائے کرام، زعمائے ملت اور سرکردہ شخصیات کو فوری توجہ دیتے ہوئے مہم چلانے کی ضرورت ہے، ہندوستانی قوانین کے اعتبار سے اسپیشل میرج ایکٹ کے تحت کوئی بھی بالغ لڑکا یا لڑکی اپنی مرضی سے کسی کے ساتھ بھی شادی کرسکتے ہیں، معاشرے میں اس کے تحت شادیوں کی حوصلہ افزائی کے رجحان نے متوسط اور غریب طبقے۔ والوں میں بھی اس لعنت کو بڑھاوا دینا شروع کردیا ہے۔ سیاستدان حضرات جوان قوانین کے تحت شادیوں پر اعتراض سے بھی گریز کررہے ہیں، انہیں کم از کم اپنے علماء وذمہ داروں کو اس معاملے میں سنجیدگی سے اقدامات اور شعور بیداری کے لئے آمادہ کرنا چاہیے، کیونکہ وہ اپنی سیکولر اور مذہبی شناخت کے درمیان سیاسی مجبوری کا شکار ہوسکتے ہیں اور شادیوں پر اعتراض یا اس کی مخالفت نہیں کرسکتے لیکن امت کے نوجوان لڑکے اور لڑکیوں میں شعور اجاگر کرنے مہم تو چلا سکتے ہیں، اس کے لئے علماء وزعمائے امت کے علاوہ ذمہ دارانہ ملت کو ذمہ داری تفویض کرکے ان کے ذریعے معاشرتی بگاڑ کے اسباب کی نشاندہی اور ان کے خاتمے کی تاکید کو یقینی بنا کر شادیوں اور بے جا رسومات کے ساتھ جہیز کی لعنت کے خاتمے پر زور دے سکتے ہیں اور اس طرح سماج کو ایک مثالی سماج بنایا جاسکتا ہے۔

معاشرے کی ان لعنتوں کو ختم کرنے کے لئے محض زبانی جمع خرچ سے کچھ ہونے والا نہیں ہے، اصلاح معاشرہ کے لئے ایک منظم اور باضابطہ مہم چلائی جانے کی ضرورت ہے، سماج کے ذمہ داروں کو سیاسی قائدین کو مذہبی شخصیتوں کو خانقاہوں میں بیٹھے ہوئے مشائخین کو، مدارس میں تعلیم دینے والے علمائے کرام کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنے کی ضرورت ہے، بحیثیت مجموعی سماج سبھی طبقات اور گوشوں پر مشتمل ہوتا ہے، اس لیے برائی کو محض برائی سمجھ کر خاموش بیٹھنا اس کا حل بالکل نہیں ہوسکتا بلکہ ہر طبقے اور ہر گوشے کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے برائیوں کے خاتمے کے لئے آگے آنا چاہیے، سماج میں اور خاص طور پر نوجوانوں میں اصلاح معاشرہ کی مہم چلانے کی ضرورت ہے، جب تک سماج کے تمام گوشے اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہیں کریں گے اور ان برائیوں کے خلاف اپنا کردار ادا کرنے کے لیے آگے نہیں آئیں گے، ہمارا سماج اور معاشرہ اسی طرح کی لعنتوں کا شکار ہوتا رہے گا، ہماری جڑیں کھوکھلی ہوتی رہیں گی اور اس کے لیے ہم سب برابر کے ذمہ دار ہوں گے۔ شہر میں پیش آرہی قتل وغارت گری کی وارداتیں اور مختلف واقعات انتہائی سنگین ہیں، اس کے جو اثرات متاثرہ خاندانوں، پاس پڑوس، بستیوں، محلے اور سارے معاشرے پر مرتب ہوتے ہیں، اس جانب توجہ بہت کم دکھائی دے رہی ہے، ہمیں جاگنے کی ضرورت ہے قبل اس کے کہ تاخیر ہوجائے، اب بھی کافی تاخیر ہوچکی ہے اور حالات قابو سے باہر ہوجانے سے پہلے سماج کے تمام ذمہ دار طبقات کو حرکت میں آنے کی ضرورت ہے، ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ ان واقعات کے سدباب اور اس کی روک تھام، سماج کے ہر ذمہ دار طبقہ اور ہر شہری کی ذمہ داری ہے۔ کیا ہم اپنی ذمہ داریاں پوری کررہے ہیں؟ بقول شاعر

آپ کس سمت سے نکلیں گے بچا کے دامن
حادثے راہ میں ملتے ہیں فقیروں کی طرح

ادھو، راج ٹھاکرے 'غجنی' بن گئے ہیں: فڑنویس

الیکشن کمیشن کے خلاف ممبئی میں مشترکہ احتجاج پر وزیر اعلیٰ کا سخت حملہ، کہا: عوام کی مستردگی کے بعد مایوسی نکالی جارہی ہے

ممبئی: مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے اتوار کو ممبئی میں الیکشن کمیشن کے خلاف ادھو ٹھاکرے اور راج ٹھاکرے کی مشترکہ احتجاجی ریلی پر شدید تنقید کرتے ہوئے دونوں رہنماؤں کو طنزیہ انداز میں ''غجنی'' قرار دیا۔ فڑنویس نے الزام عائد کیا کہ عوام کی جانب سے مسترد کیے جانے کے بعد دونوں رہنما اپنی سیاسی مایوسی الیکشن کمیشن کے خلاف احتجاج کے ذریعے نکال رہے ہیں۔ ناگپور میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے فڑنویس نے کہا کہ احتجاجی مارچ کھوئی ہوئی سیاسی زمین دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش معلوم ہوتا ہے۔ ان کے مطابق اتنی تشہیر کے باوجود ریلی میں حاضری توقع کے مطابق نہیں رہی۔ فڑنویس نے فلم ''غجنی'' کے کردار کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ادھو اور راج ٹھاکرے ''غجنی'' بن گئے ہیں۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار نے 2025ء میں عہدہ سنبھالا، جبکہ مہاراشٹر اسمبلی انتخابات 2024ء میں ہوئے تھے اور خصوصی جامع نظرثانی (SIR) کا عمل 2026ء میں شروع ہوا، تو پھر 2025ء میں مقرر ہونے والے چیف الیکشن کمشنر یا 2026ء کی ایس آئی آر کا 2024ء کے انتخابات پر اثر کیسے ہوسکتا ہے؟ فڑنویس نے اپوزیشن پر انتخابی عمل سے متعلق بے بنیاد دعوے کرنے کا الزام بھی عائد کیا اور کہا کہ ''لوگوں نے انہیں مسترد کردیا ہے، اسی مایوسی کا غصہ وہ الیکشن کمیشن پر نکال رہے ہیں۔''

ادھو نے چیف الیکشن کمشنر کو ہٹانے کا مطالبہ کیا

اس سے قبل ادھو ٹھاکرے اور راج ٹھاکرے نے جنوبی ممبئی میں میٹرو سنیما سے بی ایم سی ہیڈ کوارٹر تک مشترکہ 'گرجنا' احتجاجی مارچ کی قیادت کی۔ مظاہرین نے ایس آئی آر ختم کرنے، ای وی ایم کے بجائے بیلٹ پیپر سے انتخابات کرانے، چیف الیکشن کمشنر کی تقرری کے طریقۂ کار میں تبدیلی اور گیانیش کمار کو عہدے سے ہٹانے کا مطالبہ کیا۔

احتجاج سے خطاب کرتے ہوئے ادھو ٹھاکرے نے الیکشن کمیشن پر سوالات اٹھائے اور دعویٰ کیا کہ SIR کے ذریعے بڑی تعداد میں ووٹروں کے نام انتخابی فہرستوں سے خارج کیے گئے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے یہ بھی پوچھا کہ اگر SIR کا مقصد غیر قانونی بنگلہ دیشی تارکین وطن کو ووٹر لسٹ سے نکالنا ہے تو اب تک کتنے ایسے افراد کی نشاندہی کی گئی ہے۔

راج ٹھاکرے کا ووٹوں کے اضافے پر سوال

راج ٹھاکرے نے 2024ء کے لوک سبھا اور اسمبلی انتخابات کے درمیان مہاراشٹر میں ووٹروں کی تعداد میں مبینہ اضافے پر سوال اٹھایا۔ ان کا کہنا تھا کہ تقریباً چھ ماہ کے دوران ووٹوں میں نمایاں اضافہ ہوا اور اس صورت حال سے انتخابی عمل پر عوام کے اعتماد کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

احتجاجی ریلی میں کانگریس اور این سی پی (شرد پوار) کے متعدد رہنماؤں نے بھی شرکت کی۔ پولیس نے بعد میں مبینہ طور پر اجازت کے بغیر احتجاج منعقد کرنے کے معاملے میں منتظمین کے خلاف مقدمہ درج کیا۔

ڈاکٹروں پر حملہ: شیوسینا کارپوریٹر نے عدالت میں خودسپردگی کی

سپریم کورٹ سے ضمانت منسوخ ہونے کے بعد رمیش مہترے جیل بھیجے گئے

عدالت کا سخت تبصرہ: منتخب نمائندے پولیس، جج یا انتظامیہ کا کردار نہیں نبھا سکتے

تھانے: ڈومبیولی کے شاستری نگر میونسپل اسپتال میں ڈاکٹروں پر مبینہ حملے کے معاملے میں شیوسینا کارپوریٹر رمیش شکریا مہترے اور ان کے تین ساتھیوں نے سپریم کورٹ کی جانب سے ضمانت منسوخ کیے جانے کے بعد تھانے کی عدالت میں خودسپردگی کردی۔ عدالت نے انہیں کلیان کی آدھارواڑی جیل بھیج دیا۔ یہ معاملہ 6 جولائی کو اس وقت پیش آیا تھا جب ایک حاملہ خاتون کے علاج میں مبینہ تاخیر کو لے کر تنازع پیدا ہوا۔ پولیس کے مطابق مہترے اور دیگر ملزمان اسپتال پہنچے اور لیبر وارڈ میں ڈیوٹی پر موجود تین ڈاکٹروں، جن میں ایک خاتون ڈاکٹر بھی شامل تھیں، کے ساتھ مبینہ طور پر مارپیٹ اور بدسلوکی کی۔ واقعے کے بعد ڈاکٹروں کی سلامتی اور سیاسی اثر و رسوخ کے استعمال پر شدید سوالات اٹھے تھے۔

سپریم کورٹ نے ضمانت منسوخ کردی

28 ستمبر کو سپریم کورٹ نے بمبئی ہائی کورٹ کی جانب سے دی گئی ضمانت کو منسوخ کرتے ہوئے مہترے اور ان کے ساتھیوں کو 5 اکتوبر تک ٹرائل کورٹ کے سامنے خودسپردگی کرنے کی ہدایت دی تھی۔ عدالت نے واضح کیا کہ طبی علاج سے متعلق شکایت یا اختلاف کو تشدد، دھمکی یا دباؤ کے ذریعے حل نہیں کیا جاسکتا۔ سپریم کورٹ نے اپنے سخت مشاہدے میں کہا کہ منتخب نمائندے، پولیس، انتظامیہ یا عدالت کا کردار اختیار نہیں کرسکتے۔ عدالت کے مطابق عوامی نمائندگی سے حاصل ہونے والا اختیار قانون کی بالادستی کا متبادل نہیں بن سکتا اور منتخب عہدہ رکھنے والے شخص کی ذمہ داری عام شہری سے زیادہ ہوتی ہے۔

مہترے کے خلاف 18 مقدمات کا حوالہ

سپریم کورٹ نے ضمانت منسوخ کرتے ہوئے مہترے کے مبینہ سابقہ مجرمانہ ریکارڈ کو بھی اہم قرار دیا۔ عدالت میں بتایا گیا کہ ان کے خلاف 18 مقدمات درج ہونے کی بات سامنے آئی ہے، جن میں تعزیراتِ ہند کی دفعہ 302 اور 307 جیسے سنگین جرائم سے متعلق مقدمات بھی شامل بتائے گئے ہیں۔ عدالت نے کہا کہ نچلی عدالتوں نے ضمانت دیتے وقت اس پہلو کو مناسب اہمیت نہیں دی۔

پانچ ملزمان کے خلاف چارج شیٹ داخل

تھانے پولیس پہلے ہی اس معاملے میں رمیش مہترے سمیت پانچ افراد کے خلاف 832,1 صفحات پر مشتمل چارج شیٹ کلیان عدالت میں داخل کرچکی ہے۔ دیگر ملزمان میں رمیش پوار، پرمود عرف پرکاش نکم، اکشے کرندے اور سادھنا کرندے شامل ہیں۔ پولیس کا الزام ہے کہ اسپتال میں علاج میں مبینہ تاخیر پر پیدا ہونے والے تنازع کے بعد ڈاکٹروں پر حملہ کیا گیا۔ معاملے نے طبی عملے کی سلامتی اور اسپتالوں میں سیاسی دباؤ کے خلاف ملک گیر سطح پر تشویش پیدا کی ہے۔

''ڈاکٹر خوف کے سائے میں فیصلہ نہیں کرسکتے''

سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں اس بنیادی اصول پر زور دیا کہ ڈاکٹر اگر جسمانی تشدد، دھمکی یا دباؤ کے خوف میں کام کریں گے تو ان سے آزادانہ اور درست طبی فیصلہ سازی کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ عدالت نے واضح کیا کہ علاج سے متعلق کسی شکایت یا مبینہ طبی غفلت کا قانونی راستہ موجود ہے، لیکن تشدد اور دھمکی اس کا متبادل نہیں ہوسکتے۔ واضح رہے کہ ملزمان پر عائد الزامات کا حتمی فیصلہ ٹرائل کورٹ میں ہونا باقی ہے۔

ملاوٹی شراب فروشوں کی اب خیر نہیں

توکارام منڈھے کا سخت ایکشن کا اعلان

میتھانول اور غیر معیاری شراب کی روک تھام کے لیے ریاست گیر مہم خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف لائسنس منسوخی اور قانونی کارروائی کا انتباہ

ممبئی: مہاراشٹر میں ملاوٹی اور غیر معیاری شراب کے کاروبار کے خلاف اب سخت کارروائی کی تیاری شروع ہوگئی ہے۔ ریاست کے فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (FDA) کے کمشنر توکارام منڈھے نے شراب میں ملاوٹ اور عوام کی صحت سے کھلواڑ کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کا انتباہ دیا ہے۔ ایف ڈی اے کمشنر کے مطابق شراب کی تیاری اور فروخت میں استعمال ہونے والے میتھانول سمیت خطرناک کیمیکل کی غیر قانونی خرید وفروخت پر بھی کڑی نظر رکھی جائے گی۔ میتھانول کی ملاوٹ سے زہریلی شراب کے واقعات میں جانی نقصان کے پیشِ نظر متعلقہ یونٹس اور کمپنیوں کی جانچ کا عمل تیز کیا جارہا ہے۔ منڈھے نے واضح کیا ہے کہ نوجوان نسل کی صحت کو نقصان پہنچانے والی مصنوعات، غذائی سپلیمنٹس اور ملاوٹی شراب کے خلاف خصوصی مہم چلائی جائے گی۔ ان کا کہنا ہے کہ موجودہ قوانین میں جہاں سزاؤں اور جرمانوں کو مزید سخت کرنے کی ضرورت ہے، وہاں ریاستی حکومت کو ضروری اصلاحات کی تجاویز بھی بھیجی جائیں گی۔ فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کی جانب سے حالیہ مہینوں میں ریاست بھر میں کارروائی کا دائرہ بھی وسیع کیا گیا ہے۔ منڈھے کے عہدہ سنبھالنے کے بعد ملاوٹی غذائی اشیا، ممنوعہ تمباکو مصنوعات اور غیر محفوظ کھانے پینے کی اشیا کے خلاف بڑے پیمانے پر چھاپے مارے گئے ہیں، متعدد لائسنس معطل اور منسوخ کیے گئے ہیں جبکہ کئی معاملات میں ایف آئی آر بھی درج ہوئی ہیں۔ ایف ڈی اے کمشنر نے یہ بھی اشارہ دیا ہے کہ صرف شراب فروشوں تک کارروائی محدود نہیں رہے گی بلکہ غیر قانونی سپلائی چین اور خطرناک خام مال فراہم کرنے والے عناصر کو بھی قانون کے دائرے میں لایا جائے گا۔ اس مہم کے نتیجے میں غیر قانونی اور ملاوٹی شراب کے کاروبار سے وابستہ افراد میں تشویش پیدا ہوگئی ہے۔ واضح رہے کہ تیوکارم منڈھے نے 25 مئی 2026 کو مہاراشٹر ایف ڈی اے کمشنر کا عہدہ سنبھالا تھا اور اس کے بعد محکمہ کی جانب سے ریاست بھر میں فوڈ سیفٹی اور ملاوٹ کے خلاف کارروائیوں میں تیزی آئی ہے۔

اورنگ آباد میں ایس ٹی بس اور موٹر سائیکل کی آمنے سامنے ٹکر

ایک ہی خاندان کے 3 افراد ہلاک

ممبئی (یو این آئی) پیٹھن کے قریب ایک تنگ سڑک پر ایس ٹی بس اور موٹر سائیکل کے درمیان آمنے سامنے ہونے والی شدید ٹکر میں موٹر سائیکل پر سوار ایک ہی خاندان سے تعلق رکھنے والے 3 افراد موقع پر ہی ہلاک ہوگئے۔ ہلاک ہونے والوں میں باپ بیٹی بھی شامل ہیں۔ حادثہ اتوار کو ایک خطرناک موڑ پر پیش آیا جبکہ حادثے کی سی سی ٹی وی فوٹیج بھی اب سامنے آئی ہے جس میں ٹکر کا منظر ریکارڈ ہوا ہے۔ پولیس کے مطابق ایس ٹی بس ایک تیز موڑ سے گزر رہی تھی کہ ڈرائیور بس پر قابو برقرار نہ رکھ سکا اور سامنے سے آنے والی موٹر سائیکل سے بس کی آمنے سامنے ٹکر ہوگئی۔ حادثہ اتنا شدید تھا کہ موٹر سائیکل پر سوار تینوں افراد کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ ہلاک ہونے والوں کی شناخت اشوک بھالے راؤ، کرشنا گائیکواڑ اور رتو عرف چھکولی کرشنا گائیکواڑ کے طور پر ہوئی ہے۔ تینوں ایک ہی موٹر سائیکل پر سوار تھے اور ان میں باپ، بیٹی اور ان کا ایک رشتہ دار شامل تھا۔ حادثے کی سی سی ٹی وی فوٹیج سامنے آنے کے بعد ٹکر کے وقت کا منظر بھی واضح ہوا ہے۔ پیٹھن پولیس نے اس سلسلے میں مقدمہ درج کرلیا ہے اور تینوں لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے روانہ کردیا گیا ہے۔

باندرہ ری ڈیولپمنٹ میں 11 کروڑ کی مبینہ وصولی، بلڈر کی ضمانت مسترد

سیشن کورٹ نے بلڈر راج وندر سنگھ کی قبل از گرفتاری ضمانت مسترد کردی

کرائم برانچ کا دعویٰ، 18 کروڑ کی مانگ، 11 کروڑ پر معاملہ طے کرنے کی کوشش

ممبئی: باندرہ میں ایک ری ڈیولپمنٹ پروجیکٹ سے مبینہ طور پر 11 کروڑ روپے کی وصولی کے معاملے میں ممبئی سیشن کورٹ نے راج لکشمی کنسٹرکشنز کے مالک بلڈر راج وندر سنگھ کی قبل از گرفتاری ضمانت کی درخواست مسترد کردی۔ ممبئی کرائم برانچ نے عدالت میں دعویٰ کیا کہ ملزم کی جانب سے مبینہ طور پر 18 کروڑ روپے کا مطالبہ کیا گیا تھا، جو بعد میں 11 کروڑ روپے پر طے کرنے کی کوشش کی گئی۔ پراسیکیوشن کے مطابق معاملہ باندرہ میں ایک قیمتی جائیداد کے ری ڈیولپمنٹ سے متعلق ہے، جہاں کام میں رکاوٹ پیدا کرنے کی دھمکیوں کے ساتھ رقم کا مطالبہ کیے جانے کا الزام ہے۔ پولیس نے اس معاملے میں چھوٹا راجن گینگ سے مبینہ تعلق رکھنے والے افراد کے کردار کی بھی تحقیقات کی ہے۔

10 لاکھ روپے دینے اور افراد کو سائٹ پر بھیجنے کا الزام

پراسیکیوشن نے عدالت کو بتایا کہ راج وندر سنگھ نے مبینہ طور پر 10 لاکھ روپے فراہم کیے اور اس کے بعد ری ڈیولپمنٹ سائٹ پر اپنے افراد بھیجے گئے۔ عدالت میں پولیس نے ملزم کے مبینہ رابطوں کی تائید میں ویڈیو ریکارڈنگ، کال ریکارڈ، موبائل ڈیٹا اور مالی لین دین سے متعلق شواہد پیش کیے۔ ایڈیشنل سیشن جج پی اے سابلے نے شواہد اور استغاثہ کے موقف پر غور کرنے کے بعد راج وندر سنگھ کی قبل از گرفتاری ضمانت کی درخواست مسترد کردی۔

پہلے پانچ افراد گرفتار ہوچکے ہیں

یہ معاملہ گزشتہ ماہ اس وقت سامنے آیا جب ممبئی کرائم برانچ کے اینٹی ایکسٹورشن سیل نے ایک باندرہ پراپرٹی کے سلسلے میں مبینہ طور پر 11 کروڑ روپے کی وصولی کی کوشش کے الزام میں پانچ افراد کو گرفتار کیا تھا۔ پولیس کے مطابق گرفتار افراد میں ایک بھائی بہن بھی شامل تھے۔ پولیس نے الزام عائد کیا تھا کہ ملزمان نے ری ڈیولپمنٹ کا کام روکنے اور سنگین نتائج کی دھمکیاں دے کر رقم کا مطالبہ کیا۔ ایک موقع پر مبینہ طور پر 25 لاکھ روپے کی پہلی قسط وصول کرنے کے لیے آنے والے افراد کو پولیس نے جال بچھا کر گرفتار کیا تھا۔

ملزم کا الزام: جائیداد کے تنازع میں جھوٹا پھنسایا گیا

راج وندر سنگھ نے اپنے اوپر عائد الزامات سے انکار کرتے ہوئے عدالت میں موقف اختیار کیا کہ اسے جائیداد کے تنازع کی وجہ سے جھوٹا پھنسایا گیا ہے۔ دفاع کی جانب سے معاملے میں موجود جائیداد کے تنازع اور سول مقدمہ زیرِ سماعت ہونے کی طرف بھی عدالت کی توجہ مبذول کرائی گئی۔ تاہم عدالت نے اس مرحلے پر قبل از گرفتاری ضمانت دینے سے انکار کردیا۔ پولیس کی مزید تفتیش میں ملزم کے مبینہ روابط، مالی لین دین اور دیگر ملزمان کے ساتھ رابطوں کی جانچ جاری رہے گی۔

آزاد میدان احتجاج سے قبل آدیواسی طلبہ پر پولیس کارروائی کا الزام

مہاراشٹر کانگریس دفتر میں طلبہ کو روکنے اور حراست میں لینے کا دعویٰ، پولیس نے گرفتاری کی تردید کردی

ممبئی: آدیواسی طلبہ کے آزاد میدان میں احتجاج سے قبل ممبئی میں سیاسی کشیدگی پیدا ہوگئی۔ مہاراشٹر کانگریس نے الزام عائد کیا ہے کہ ناسک سے ممبئی پہنچنے والے متعدد آدیواسی طلبہ کو پیر کی علی الصبح پولیس نے روک کر حراست میں لیا اور انہیں احتجاج میں شرکت سے روکنے کے لیے دھمکایا گیا۔ کانگریس کے مطابق یہ طلبہ گزشتہ کئی دنوں سے آدیواسی طلبہ کے اسکالرشپ، آشرم اسکولوں اور ہاسٹلوں میں بنیادی سہولیات سمیت مختلف مطالبات کو لے کر احتجاج کررہے ہیں۔ متعدد طلبہ ناسک سے پیدل اور بس کے ذریعے ممبئی پہنچے تھے اور آزاد میدان میں احتجاج کرنا چاہتے تھے۔ ان کا مطالبہ آدیواسی ترقی کے وزیر اور متعلقہ محکمہ کے کمشنر کے استعفے کا بھی ہے۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ طلبہ کے پاس ممبئی میں قیام کی جگہ نہیں تھی، جس کے باعث انہیں اتوار کی شب دادر واقع مہاراشٹر کانگریس کے دفتر، تلک بھون، میں ٹھہرایا گیا تھا۔ پارٹی صدر ہرش وردھن سپکل نے الزام لگایا کہ رات کے دوران پولیس اہلکار دفتر میں داخل ہوئے اور طلبہ کو حراست میں لینے کی کوشش کی۔ انہوں نے زیر حراست طلبہ کی فوری رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے خبردار کیا کہ ایسا نہ ہونے پر کانگریس کارکن وزیر اعلیٰ کی سرکاری رہائش گاہ ورشا بنگلے کا گھیراؤ کریں گے۔ دوسری جانب پولیس نے کانگریس کے اس الزام کی تردید کی ہے کہ تلک بھون سے کسی طالب علم کو گرفتار کیا گیا۔ ڈی سی پی منیش کالوانیا کے مطابق لوک بھون کی جانب مارچ کرنے کی تیاری کرنے والے مظاہرین کو مختلف مقامات سے حراست میں لیا جارہا تھا اور قانونی کارروائی کی جارہی تھی، تاہم تلک بھون سے کسی گرفتاری کی بات درست نہیں ہے۔ کانگریس رہنما جے رام رمیش نے بھی مبینہ پولیس کارروائی پر مہاراشٹر حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے اسے آدیواسی مخالف قرار دیا۔ اس معاملے نے طلبہ کے احتجاج، پولیس کارروائی اور حکومت کی جانب سے ان کے مطالبات پر توجہ دینے کے سوال کو ایک بار پھر مرکزِ بحث بنا دیا ہے۔ کانگریس کے مطابق راہل گاندھی بھی اس سے قبل آدیواسی طلبہ کے مطالبات کی حمایت کرچکے ہیں اور وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کو خط لکھ کر آدیواسی ہاسٹلوں کی حالت اور طلبہ کے مسائل پر فوری توجہ دینے کا مطالبہ کرچکے ہیں۔

ری ڈیولپمنٹ میں دلالی اور تاخیر ختم کرنے بی ایم سی کا اے آئی پلان

سوسائٹیوں کو ڈیولپر کے انتخاب سے منظوری تک ایک ہی پورٹل پر سہولت، اے آئی بتائے گا پروجیکٹ کی لاگت، خطرات اور ممکنہ مدت

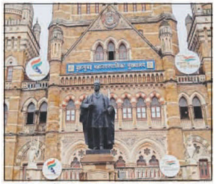

ممبئی: ممبئی میں ری ڈیولپمنٹ کے نام پر برسوں تک چلنے والی کاغذی کارروائی، سرکاری منظوریوں کی تاخیر اور ڈیولپر کے انتخاب میں شفافیت کے فقدان کو کم کرنے کے لیے برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن نے مصنوعی ذہانت (AI) پر مبنی ممبئی ری ڈیولپمنٹ فیسیلیٹیشن پورٹل (MRFP) تیار کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ بی ایم سی کے سرکاری ٹینڈر کے مطابق یہ شہر گیر سنگل ونڈو ڈیجیٹل پلیٹ فارم ہوگا، جس میں GIS، AI/ML، ڈیش بورڈ اور ورک فلو آٹومیشن جیسی سہولتیں شامل ہوں گی۔ مجوزہ پورٹل کا مقصد ری ڈیولپمنٹ کے عمل کو تیز کرنے کے ساتھ اسے زیادہ شفاف بنانا ہے۔ ہاؤسنگ سوسائٹیاں اپنے پروجیکٹ سے متعلق تفصیلات آن لائن درج کرکے ری ڈیولپمنٹ کے مختلف ماڈل، ممکنہ اخراجات، خطرات اور دیگر اہم پہلوؤں کا جائزہ لے سکیں گی۔

نئے نظام میں ڈیولپرز، آرکیٹیکٹس اور دیگر متعلقہ ماہرین کی معلومات کو ایک ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر لانے کی تجویز ہے۔ اس کا مقصد سوسائٹیوں کو ری ڈیولپمنٹ کے لیے مناسب ادارے اور ماہرین کے انتخاب میں زیادہ معلومات فراہم کرنا ہے۔ ری ڈیولپمنٹ کے دوران سب سے بڑا مسئلہ مختلف محکموں کی منظوریوں، این او سی اور دستاویزات کی تکمیل کا ہوتا ہے۔ مجوزہ پورٹل میں مختلف سرکاری نظاموں کو API کے ذریعے مربوط کرکے پروجیکٹ کی پیش رفت اور ضروری کارروائیوں کی نگرانی ایک ہی جگہ سے کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ بی ایم سی کے مطابق پورٹل میں GIS کی سہولت بھی شامل ہوگی، جس کے ذریعے زمین اور پلاٹ سے متعلق جغرافیائی معلومات کو ڈیجیٹل طریقے سے دیکھا جاسکے گا۔ مجوزہ پلیٹ فارم پر ڈیش بورڈ کے ذریعے پروجیکٹ کی پیش رفت، منظوریوں اور مختلف مراحل کی معلومات دستیاب کرانے کا منصوبہ ہے۔ بی ایم سی پہلے ہی تعمیراتی منظوریوں کے عمل میں اے آئی کا استعمال شروع کرچکا ہے۔ CivitTwin نامی اے آئی نظام تعمیراتی منصوبے کی ابتدائی جانچ کرکے نامکمل دستاویزات، ضابطوں کی خلاف ورزی اور دیگر خامیوں کی نشاندہی کرنے کے لیے تیار کیا گیا ہے، تاکہ درخواستوں کی بار بار واپسی اور منظوری میں ہونے والی تاخیر کم ہوسکے۔ نئے ری ڈیولپمنٹ پورٹل کے ذریعے بی ایم سی کا مقصد اسی ٹیکنالوجی پر مبنی نظام کو ری ڈیولپمنٹ کے پورے عمل تک وسیع کرنا ہے۔ اگر منصوبہ توقع کے مطابق نافذ ہوا تو ممبئی کی ہزاروں ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے لیے ری ڈیولپمنٹ کا عمل پہلے کے مقابلے میں زیادہ ڈیجیٹل، قابلِ نگرانی اور شفاف ہوسکتا ہے۔

بیٹنگ مافیا کا نیا کھیل: اے آئی سرمایہ کاری کی آڑ میں 2 ہزار کروڑ بیرونِ ملک منتقل کرنیکا شبہ

ای ڈی کی تحقیقات میں سنسنی خیز انکشاف، فرضی ٹیک کمپنیوں، جعلی ویلیوایشن اور تہہ در تہہ کمپنیوں کے ذریعے 'پروسیڈز آف کرائم' چھپانے کا الزام

ممبئی: غیر قانونی آن لائن بیٹنگ نیٹ ورکس نے مبینہ طور پر اپنی غیر قانونی آمدنی کو بیرونِ ملک منتقل کرنے کے لیے مصنوعی ذہانت (AI) اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں سرمایہ کاری کا نیا راستہ اختیار کیا ہے۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ED) کی تحقیقات کے مطابق بیٹنگ سے حاصل ہونے والی مشتبہ رقم کو بیرونِ ملک ٹیکنالوجی اور اے آئی کمپنیوں میں سرمایہ کاری ظاہر کرکے ملک سے باہر بھیجے جانے کا شبہ ہے اور ایسی منتقلی کی مجموعی رقم 2 ہزار کروڑ روپے سے زائد ہوسکتی ہے۔ ذرائع کے مطابق ای ڈی کی Parimatch سے متعلق منی لانڈرنگ تحقیقات میں اس طریقۂ کار کا سراغ ملا۔ تحقیقات میں دو دہلی کی کمپنیوں سے سنگاپور کی ایسی کمپنیوں کو 200 کروڑ روپے سے زائد کی رقم بیرونِ ملک سرمایہ کاری کے طور پر بھیجے جانے کا پتہ چلا، جن کی حقیقی تجارتی سرگرمیاں انتہائی محدود ہونے کا شبہ ہے۔ ایجنسی اب یہ جاننے کی کوشش کررہی ہے کہ کیا یہی طریقۂ کار دیگر غیر قانونی بیٹنگ پلیٹ فارم بھی استعمال کررہے ہیں۔

فرضی کمپنیاں، جعلی ڈائریکٹر اور تہہ در تہہ لین دین

تحقیقات کے مطابق مبینہ نیٹ ورک میں پہلے ہندوستان میں ایسی کمپنیاں قائم کی جاتی تھیں جن کا کاروباری وجود محدود یا مشکوک تھا۔ اس کے بعد بیرونِ ملک بھی ایسی کمپنیاں بنائی جاتیں، جن میں معمولی کاروباری سرگرمی دکھائی جاتی تھی۔ دونوں جانب بعض کمپنیوں میں ایسے ڈائریکٹروں کے استعمال کا بھی شبہ ہے جن کی حقیقی کاروباری سرگرمی انتہائی کم تھی۔ ای ڈی کے مطابق رقم مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے بیرونِ ملک پہنچتی اور پھر مختلف اداروں کے درمیان منتقل کی جاتی، جس سے اس کے اصل ماخذ اور حتمی استفادہ کنندگان تک پہنچنا مشکل ہوجاتا تھا۔ تحقیقات میں یہ بھی شبہ ظاہر کیا گیا ہے کہ بعض کمپنیاں رقم منتقل ہونے کے بعد غیر فعال یا تقریباً غائب ہوجاتی تھیں۔

اے آئی کے نام پر کمپنیوں کی مصنوعی قیمت بڑھانے کا الزام

تحقیقات کا ایک اہم پہلو مبینہ طور پر اے آئی اور ٹیکنالوجی کمپنیوں کی مصنوعی طور پر بڑھائی گئی ویلیوایشن ہے۔ ذرائع کے مطابق ایسی کمپنیوں میں سرمایہ کاری کو جائز دکھانے کے لیے Discounted Cash Flow جیسے مالیاتی طریقۂ کار کے ذریعے کمپنیوں کی قیمت اس وقت بھی بہت زیادہ ظاہر کی جاتی تھی جب ان کے پاس قابلِ ذکر کاروبار، اثاثے یا آمدنی موجود نہیں تھی۔ ای ڈی کو شبہ ہے کہ اس پیچیدہ مالیاتی عمل کے ذریعے مشتبہ رقم کو بظاہر ایک جائز ٹیکنالوجی سرمایہ کاری کا روپ دیا گیا، جبکہ اصل مقصد رقم کے ماخذ اور اس کے حتمی فائدہ اٹھانے والوں کو چھپانا ہوسکتا ہے۔ بعض کمپنی سکریٹریز کے کردار کی بھی ایجنسی کی جانب سے جانچ کی جارہی ہے۔

Parimatch نے ایک سال میں 3 ہزار کروڑ سے زیادہ جمع کئے؟

ای ڈی کی تحقیقات کے مطابق Parimatch اور اس سے وابستہ نیٹ ورک نے ہندوستانی صارفین سے ایک سال کے دوران 3 ہزار کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم جمع کی۔ ایجنسی کا الزام ہے کہ صارفین کی رقوم کو مختلف بینک کھاتوں، ادائیگی کے درمیانی ذرائع، موجودہ اکاؤنٹس اور دیگر مالیاتی چینلز کے ذریعے گھمایا گیا تاکہ رقم کی اصل نوعیت اور منزل کو چھپایا جاسکے۔ ستمبر میں ای ڈی کے ممبئی زونل دفتر نے اسی معاملے میں مہاراشٹر، دہلی-این سی آر، راجستھان اور گجرات میں 12 مقامات پر چھاپے مارے تھے۔ کارروائی میں ادائیگی کرنے والی کمپنیوں، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس، کمپنی سکریٹریز اور دیگر متعلقہ اداروں کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ ایجنسی نے الزام لگایا تھا کہ بیٹنگ کی رقم کو نقد میں تبدیل کرنے، غیر قانونی حوالہ نما منتقلی اور فرضی بیرون ملک براہ راست سرمایہ کاری کے ذریعے بیرونِ ملک بھیجنے کا انتظام کیا گیا۔

ہنڈی/حوالہ اور ادائیگی کے نیٹ ورک بھی زیرِ تفتیش

ای ڈی کے مطابق مبینہ نیٹ ورک میں بیٹنگ کو رسپانڈنٹ نیٹ ورک، موبائل منی ٹرانسفر ایجنٹ، گراہک سیوا کیندر، سی ایم ایس چینلز اور مقامی ریٹیل آؤٹ لیٹس جیسے ذرائع کا بھی استعمال کیا گیا۔ بعض معاملات میں صارفین کے ڈپازٹ اور ادائیگیوں کو مختلف کھاتوں اور UPI IDs کے ذریعے گھمایا گیا تاکہ رقم کا اصل ذریعہ چھپایا جاسکے۔ ایجنسی کا الزام ہے کہ کچھ رقم نقد میں تبدیل کرکے مبینہ غیر قانونی ذرائع سے بیرونِ ملک منتقل کی گئی اور بعد میں اسے سرمایہ کاری کا روپ دیا گیا۔ ای ڈی کی تحقیقات ابھی جاری ہیں اور جن افراد، کمپنیوں یا اداروں کے کردار کی جانچ ہورہی ہے۔

بانگنگا تالاب میں سیکڑوں مچھلیاں ہلاک

آلودگی نے خطرے کی گھنٹی بجادی

پتر پکش کے دوران تیل، آٹے کے گولوں اور دیگر نذرانوں سے پانی میں آکسیجن کی کمی کا شبہ، بی ایم سی نے پنڈتوں اور مقامی باشندوں کی میٹنگ طلب کرلی

ممبئی: جنوبی ممبئی کے تاریخی واکیشور واقع بانگنگا تالاب میں سیکڑوں مچھلیوں کی اچانک ہلاکت سے آبی آلودگی اور تاریخی آبی ذخیرے کے تحفظ کا مسئلہ ایک بار پھر سنگین ہوگیا ہے۔ مچھلیوں کی ہلاکت کے بعد ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) نے مقامی باشندوں اور مذہبی رسومات انجام دینے والے پنڈتوں کی میٹنگ طلب کی ہے تاکہ تالاب میں آلودگی روکنے کے لیے فوری اقدامات طے کیے جاسکیں۔ بی ایم سی حکام کے مطابق پتر پکش کے دوران تالاب میں بڑی تعداد میں مذہبی رسومات ادا کی جاتی ہیں اور اس دوران آٹے کے گولے، دودھ، تیل، مٹھائیاں، پھول اور دیگر اشیا پانی میں ڈالنے سے آلودگی کا بوجھ بڑھ جاتا ہے۔ حکام کو شبہ ہے کہ خاص طور پر تیل کی تہہ بننے اور نامیاتی اشیا کے جمع ہونے سے پانی میں تحلیل شدہ آکسیجن کی سطح کم ہوئی، جس کے نتیجے میں مچھلیوں کی ہلاکت ہوئی۔ تاہم حتمی وجہ پانی کی لیبارٹری جانچ کے بعد ہی واضح ہوگی۔ بی ایم سی نے تالاب کے پانی کے نمونے جانچ کے لیے لیبارٹری بھیجے ہیں، جبکہ مردہ مچھلیوں اور دیگر نامیاتی فضلے کو نکالنے کا کام جاری ہے۔ شہری انتظامیہ نے پانی میں آکسیجن کی مقدار بڑھانے کے لیے ایریشن پمپ بھی نصب کیا ہے اور تالاب کا پانی نکال کر دوبارہ بھرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ صفائی کے لیے اضافی افرادی قوت بھی تعینات کی جارہی ہے۔ بانگنگا میں مچھلیوں کی بڑے پیمانے پر ہلاکت کا یہ پہلا واقعہ نہیں ہے۔ گزشتہ برس بھی بی ایم سی نے تقریباً 10 ہزار کلوگرام مردہ مچھلیاں، پھولوں کا فضلہ اور دیگر نامیاتی مواد تین دن کی کارروائی کے دوران تالاب سے نکالا تھا۔ اس کے باوجود اس سال ایک مرتبہ پھر یہی صورتحال پیدا ہونے پر تالاب کے تحفظ کے اقدامات پر سوال اٹھنے لگے ہیں۔ واکیشور کے مقامی باشندے اور بانگنگا کے تحفظ کے لیے عدالت سے رجوع کرنے والے سماجی کارکن سنجے شرکے نے انتظامیہ سے مزید مؤثر اقدامات کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ پتر پکش کے دوران ہونے والی رسومات سے پیدا ہونے والی آلودگی کو روکنے کے لیے پہلے سے ہی مستقل انتظامات کیے جانے چاہئیں تھے۔ انہوں نے اس بات پر بھی سوال اٹھایا کہ اگر گنیش اتسو کے دوران آبی آلودگی روکنے کے لیے بیریکیڈنگ اور دیگر اقدامات کیے جاسکتے ہیں تو پتر پکش کے دوران بھی ایسے انتظامات کیوں نہیں کیے گئے۔ بانگنگا تالاب ممبئی کے قدیم اور تاریخی آبی مقامات میں شمار ہوتا ہے اور مذہبی اعتبار سے بھی اسے غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ اس کے باوجود بار بار آبی آلودگی اور آبی حیات کی ہلاکت کے واقعات نے اس تاریخی ورثے کے مؤثر تحفظ پر سنجیدہ سوالات کھڑے کردیئے ہیں۔

یو پی ورکنگ جرنلسٹ یونین کے زیر اہتمام نوجوان صحافیوں میں ایوارڈز کی تقسیم

यू. पी. वर्किंग जर्नलिस्ट्स यूनियन, मण्डल मुरादाबाद

لکھنؤ:(پریس ریلیز) یو پی ورکنگ جرنلسٹ یونین کے زیر اہتمام منڈل لکھنؤ دفتر میں منعقدہ صحافی اعزاز تقریب سے خطاب کرتے ہوئے رکن اسمبلی ٹھاکر رام ویر سنگھ نے کہا کہ وہ صحافیوں کے حقوق اور مسائل کے حل کے لیے ہمیشہ ان کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ صحافیوں کے مفادات سے متعلق معاملات کو اسمبلی میں مؤثر انداز میں اٹھانے سے بھی گریز نہیں کریں گے اور ان کی آواز کو ایوان تک پہنچانے میں اپنا کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو چاہیے کہ محنت کش اور ورکنگ جرنلسٹس کے لیے مناسب تنخواہ، پنشن اور طبی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنائے۔ صحافی معاشرے کو باخبر رکھنے کے ساتھ عوامی مسائل کو اجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، اس لیے ان کے مسائل پر سنجیدگی سے توجہ ضروری ہے۔ سابق راجیہ سبھا رکن ویر سنگھ نے کہا کہ صحافی معاشرے کا آئینہ اور ترجمان ہوتا ہے، جو اپنی تحریر اور رپورٹنگ کے ذریعے معاشرے کی حقیقی تصویر سامنے لاتا ہے۔ نیوسنک کالج کے ڈائریکٹر نفیس الحسن فوزی نے یونین کی اجتماعی سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ صحافیوں کا متحد ہو کر کام کرنا سماج کے محروم اور دبے کچلے طبقات کی آواز مضبوط بنانے میں معاون ثابت ہوگا۔

یونین کے منڈل صدر محمد جان ترکی نے تنظیم کا تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ یو پی ورکنگ جرنلسٹ یونین گزشتہ 82 برس سے صحافیوں کے حقوق اور مفادات کے لیے کام کر رہی ہے اور آئندہ بھی اسی جذبے کے ساتھ اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ انہوں نے صحافیوں کے مسائل کے حل اور ان کی آواز کو مؤثر انداز میں بلند کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ تقریب میں اچھی اور مؤثر صحافتی کوریج کرنے والے صحافیوں کو ینگ جرنلسٹ ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اس موقع پر مرتضیٰ اقبال، پرویز خان، ناصر پاس ایڈووکیٹ، امیش لو، پرمود کمار پاٹھک، نعیم چودھری، رویندر کمار گپتا، محسن صدیقی، ناظم منصوری، محمد دانش، عبدالرحیم، شہزاد انور شمسی، محمد اقبال، محمد ظفر علی، محمد ناصر ترکی، ذاکر علی بیگ، معظم علی، ذاکر حسین، محمد سہیل، نقی احمد، نفیس احمد، آصف وارثی، محمد شازیب انصاری، پرشانت کمار شرما، آصف چودھری، نزاکت علی، فیضان علی، فراست چودھری، ریحان انصاری، ایوب خان، محمد کیف، بی پی اپادھیائے، رضوان علی، راجیش کمار بھاٹیہ، شان عالم، وسیم خان، وسیم اکرم، محمد شاہد، نریش، امردیپ، محمد اظہر، غلام مصطفیٰ، کامران علی، محمد واجد پاشا، اسلم انصاری، شاہ رخ عالم، راجپال سنگھ، موہت کمار، پپو چودھری، محمد ارشد سمیت دیگر افراد موجود تھے۔ تقریب کی نظامت تمیم احمد نے کی۔

مزدوروں کے لئے صحت کیمپ لگانے کی ڈی ایم کی ہدایت

بہرائچ:(نامہ نگار) محکمہ محنت کی جانب سے 06 اکتوبر 2026 کو گیند گھر میدان میں منعقد ہونے والے مزدور اعزاز صحت کیمپ کے کامیاب انعقاد کے لیے کلکٹریٹ کے کانفرنس ہال میں منعقدہ اجلاس کے دوران ضلع مجسٹریٹ راجیش کمار پانڈے نے اسسٹنٹ لیبر کمشنر راج بہادر یادو کو ہدایت دی کہ کیمپ میں زیادہ سے زیادہ مزدوروں کی شرکت یقینی بناتے ہوئے انہیں صحت کی سہولیات کے ساتھ ساتھ محکمہ کی مختلف اسکیموں، مثلاً مزدوروں کی رجسٹریشن، تجدید، اسکیموں کے لیے رجسٹریشن اور درخواست کی سہولت کے علاوہ مستحقین کو فوائد بھی فراہم کیے جائیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے مزدوروں کی صحت کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے مزدوروں کے اڈوں پر بھی وقتاً فوقتاً صحت کیمپ منعقد کرنے کی ہدایت دی۔ اجلاس کے دوران ضلع مجسٹریٹ جناب پانڈے نے میونسپل کونسل بہرائچ کی ایگزیکٹو آفیسر پریتا سنگھ کو ہدایت دی کہ کیمپ کے مقام پر مناسب صفائی کے ساتھ ساتھ پینے کے پانی اور موبائل بیت الخلاء کا انتظام یقینی بنایا جائے، تاکہ کیمپ میں آنے والے مزدوروں اور ان کے اہل خانہ کو کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ضلع مجسٹریٹ نے چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر سنجے کمار کو ہدایت دی کہ صحت کیمپ کے مقام پر ڈاکٹروں اور پیرا میڈیکل اسٹاف کے ساتھ ساتھ ایمبولینس، ادویات وغیرہ کا مناسب انتظام یقینی بنایا جائے۔ ضلع مجسٹریٹ نے اجلاس میں موجود صنعت کاروں اور تاجروں سے توقع ظاہر کی کہ وہ صحت کیمپ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں مزدوروں کی شرکت یقینی بنائیں گے۔ اس سلسلے میں ڈپٹی کمشنر انڈسٹریز کیشو رام ورما کو صنعت کاروں اور تاجروں کے ساتھ تال میل قائم کرنے کی ہدایت دی گئی۔ اس موقع پر ضلع پنچایتی راج افسر چندر بھان سنگھ، صنعت وتجارت منڈل بہرائچ کے صدر ونود اگروال، انڈین انڈسٹریز ایسوسی ایشن، بہرائچ کے صدر امرناتھ اگروال، غلہ تجارتی منڈل بہرائچ کے صدر پرمود ڈالما، سمیت دیگر تاجر اور صنعت کار موجود تھے۔

ایم پی نے کیا ضلع یوتھ اسپورٹس وثقافتی مقابلے کا افتتاح

بہرائچ:(نامہ نگار) شری شنکر انٹر کالج، نانپارہ کے زیر اہتمام اندرا گاندھی اسپورٹس اسٹیڈیم میں منعقدہ 57 ویں ضلعی یوتھ اسپورٹس اور ثقافتی مقابلے کا افتتاح رکن پارلیمنٹ بہرائچ ڈاکٹر آنند کمار گونڈ نے رکن اسمبلی پایاگ پور سبھاش ترپاٹھی کے ہمراہ چراغ روشن کر کے کیا۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر گونڈ نے جونیئر اور سب جونیئر بوائز زمرے کی 100 میٹر دوڑ میں حصہ لینے والے کھلاڑیوں سے تعارف حاصل کر کے ان کی حوصلہ افزائی کی اور ہری جھنڈی دکھا کر دوڑ کا آغاز کیا۔ مقابلے میں ضلع کے مختلف ثانوی اسکولوں کے طلبہ وطالبات کھیلوں اور ثقافتی سرگرمیوں میں اپنی صلاحیتوں اور ہنر کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ مقابلے میں شریک کھلاڑیوں نے رکن پارلیمنٹ جناب گونڈ کو سلامی بھی پیش کی۔ اس کے علاوہ آسمان میں غبارے چھوڑ کر اور ہری جھنڈی دکھا کر پروگرام کا باقاعدہ آغاز کیا گیا۔ مقابلے کے دوران مختلف اسکولوں کے بچوں نے ثقافتی پروگرام بھی پیش کیے۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر گونڈ نے تمام شریک کھلاڑیوں کو دلی مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ کھیل اور ثقافتی سرگرمیوں سے نوجوانوں میں نظم وضبط، خود اعتمادی، قائدانہ صلاحیت اور صحت مند مسابقت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ ڈاکٹر گونڈ نے کہا کہ کھیل کے میدان ہمیں ہار کر جیتنے کا سبق دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کھیلوں کے مقابلے میں جیتنے سے زیادہ اہمیت اچھی کھیل کی روح کے ساتھ حصہ لینے کی ہے۔ رکن پارلیمنٹ نے تمام شرکاء کو کھیل کے جذبے کے ساتھ پروگرام میں شامل ہونے کی تلقین کی۔ رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر گونڈ نے تمام شرکاء کو ”کھیلو، آگے بڑھو اور بہرائچ کا نام روشن کرو“ کا منتر دیتے ہوئے اپنی تقریر کا اختتام کیا۔ اس موقع پر چیف ریونیو آفیسر سوربھ دوبے، سٹی مجسٹریٹ راجیش پرساد، ضلع اسکول انسپکٹر سروادانند، ضلعی اسپورٹس آفیسر آنند کمار شریواستو، منیجر وصدر انتظامی کمیٹی شری شنکر انٹر کالج نانپارہ انوراگ پرکاش شریواستو سمیت دیگر متعلقہ افراد موجود رہے۔

’ٹینسر تھیوری‘ پر اے ایم یو کے پروفیسر کی دو جلدوں پر مشتمل تصنیف کا اجراء

علی گڑھ: (پریس ریلیز) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ طبیعیات کے پروفیسر سیّد سکندر ذوالقرنین اشرف کی ٹینسر نظریے پر دو جلدوں پر مشتمل تصنیف ”ٹینسرز: اے یونیفائیڈ اسٹرکچرل اپروچ“ کا فیکلٹی آف سائنس کے ڈین پروفیسر سیّد نوشاد احمد نے کیا۔ اس کتاب کو این پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز ایل ایل پی، نئی دہلی نے شائع کیا۔ یہ تصنیف ٹینسر نظریے کو ایک متحد فریم ورک کے تحت پیش کرتی ہے، جس میں اس کے الجبری، ہندسی، تحلیلی، طبیعیاتی اور کمپیوٹیشنل پہلوؤں کو یکجا کیا گیا ہے۔ اس میں ملٹی لینیئر الجبرا، ٹینسر فیلڈز، کرسٹوفل سمبلس، کرویچر، ینگ ٹیبلیکس اور ٹینسر ڈی کمپوزیشنس جیسے موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ سہولت کے لئے حل شدہ مثالیں، تصوراتی مباحث، نظرثانی سوالات اور مشقیں بھی کتاب میں شامل کی گئی ہیں۔ ڈین پروفیسر سیّد نوشاد احمد نے پروفیسر اشرف کی علمی کاوش کو سراہتے ہوئے امید ظاہر کی کہ یہ جلدیں ہندوستان اور بیرون ملک طلبہ، محققین اور اساتذہ کے لئے قیمتی علمی سرمایہ ثابت ہوں گی۔ کتاب کی علمی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے شعبہ طبیعیات کے چیئرمین پروفیسر محمد سجاد اطہر نے کہا کہ یہ تصنیف ٹینسر نظریے کو تین بنیادی نقطہ ہائے نظر: ٹرانسفارمیشن لاز، ملٹی لینیئر میپنگس اور ٹینسر پروڈکٹ اسپیسز کے تناظر میں پیش کرتی ہے۔ یہ تصنیف ٹینسر نظریے کو محض ریاضیاتی تکنیکوں کے مجموعے کے طور پر پیش کرنے کے بجائے ایک ایسے مربوط فریم ورک کی صورت میں پیش کرتی ہے جو الجبرا، جیومیٹری، اینالیسز، طبیعیات اور کمپیوٹیشن کو باہم مربوط کرتا ہے۔ اس مربوط طریقہ کے باعث یہ کتاب اعلیٰ سطح کی تدریس، تعلیم وتحقیق کے لئے اہم ہو جاتی ہے۔ شعبہ طبیعیات کے پروفیسر شاہد حسین اور پروفیسر وصی خان نے بھی پروفیسر اشرف کو مبارکباد پیش کی اور ان کی علمی خدمات کو سراہا۔ پروفیسر اشرف کی تدریسی دلچسپیوں میں نظری طبیعیات، ٹینسر اینالیسز اور گروپ تھیوری شامل ہیں۔

نیشنل بک فیئر میں ولایت پبلیکیشنز کی کتابیں دستیاب

لکھنؤ:لکھنؤ نیشنل بک فیئر جو بلرام پور گارڈن، دور درشن کیندر، اشوک مارگ، لکھنو میں جاری ہے، ولایت پبلیکیشنز اور کوثر پبلیکیشنز نئی دہلی کا اسٹال کتب بینی کا ذوق رکھنے والے افراد کے لئے توجہ کا مرکز ہے۔ کتابوں سے عشق رکھنے والوں کے لئے یہ سنہری موقع ہے۔ اسلام، اہلِ بیت، تاریخ، روحانیت، اخلاقیات، معاصر افکار، بچوں کی تعلیم وتربیت اور دیگر اہم موضوعات پر مشتمل کتابیں مناسب رعایت کے ساتھ دستیاب ہیں۔ یہ کتب میلہ 11 اکتوبر تک جاری رہے گا۔ ولایت پبلیکیشنز اور کوثر پبلیکیشنز کے اسٹال کا نمبر 16 A 17A ہے۔ نیشنل بک فیئر صبح 11 بجے سے رات 9:00 بجے تک جاری رہتا ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے رابطہ کریں 8090300179۔

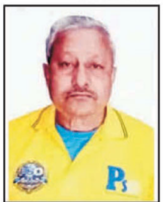

لکھنؤ: چوک اسٹیڈیم میں منعقد ضلع چمپئن پاور لفٹنگ مقابلہ کے ماسٹر زمرہ میں دیپک کمار بلدار نے اول مقام حاصل کیا۔

لیفٹیننٹ کرنل ایم۔اے۔احراری کا انتقال

لکھنؤ: سبکدوش لفٹیننٹ کرنل ایم۔اے۔احراری کا گزشتہ روز طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ مرحوم جناب پرویز چشتی کے خسر تھے۔ وہ ایک ہفتہ قبل چندرا ہسپتال میں داخل ہوئے۔ گزشتہ 22 ستمبر 2026ء کو قریب 12 بجے دوپہر کو علالت کی تاب نہ لاکر رحلت فرما گئے۔ ان کی عمر قریب 92 برس تھی۔ ان کے انتقال کی خبر سنتے ہی پورے خاندان اور متعلقین میں گہرے رنج وغم کی لہر دوڑ گئی اور اندرانگر، لکھنؤ میں ان کے رہائش گاہ پر لوگوں کی ایک کثیر تعداد جمع ہوگئی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ نہایت ہی خوش اخلاق، ملنسار اور برگزیدہ ہستی تھے۔ اپنے خاندان کے سرپرست رہے۔ ان کی رحلت سے خاندان میں جو خلاء پیدا ہوا ہے اس کا پُر ہونا ناممکن ہے۔ ان کی اہلیہ کئی سال قبل ہی اپنے مالک حقیقی سے جاملیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔ خداوند تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے۔ ان کی لحد کو نور سے منور کردے۔ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔ مرحوم کی نماز جنازہ محلے کی مسجد میں بعد نماز عشاء ہوئی اور تدفین امرپالی میں واقع قبرستان میں خاندان کے افراد اور متعلقین کی کثیر تعداد کی موجودگی میں عمل میں آئی۔

سنت کبیر نگر: پڑوسیوں نے دلت خاتون کا راستہ روکا، ڈی ایم سے شکایت

سنت کبیر نگر، (ڈاکٹر عنبر بستوی): مہدوال تھانہ علاقہ کے ساندے خورد گاؤں میں ایک دلت خاتون کا راستہ روکنے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ یہ واقعہ 5 اکتوبر 2026 کو پیش آیا۔ گاؤں کے رہنے والے بھولا کی بیوی مدورا نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو دی گئی شکایت میں کہا کہ اس کے پڑوسیوں نے اس کا مرکزی راستہ روکنے کی سازش کی تھی۔ یہ راستہ اس کے آباؤ اجداد کے زمانے سے استعمال میں آرہا ہے۔ متاثرہ کے مطابق راستہ بند ہونے سے اس کے گھر والوں کو مشکلات کا سامنا ہے۔ اس نے پہلے مہدوال تھانے اور تحصیل میں شکایت کی تھی لیکن مقامی انتظامیہ نے ابھی تک راستہ نہیں کھولا۔ مقامی سطح پر کوئی شنوائی نہ ہونے کے بعد، مدورا نے سنت کبیر نگر کے ضلع مجسٹریٹ سے معاملے کی تحقیقات کرنے اور راستہ دوبارہ کھولنے کی درخواست کی۔ ضلع مجسٹریٹ انوج ملک نے اس معاملے میں مناسب کارروائی کا یقین دلایا ہے۔

لینگویج یونیورسٹی میں روڈ سیفٹی بوٹ کیمپ کا انعقاد، طلبہ میں مفت ہیلمٹ تقسیم

لکھنؤ: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں آواس فنانس لمیٹڈ کی کارپوریٹ سماجی ذمہ داری کی پہل کے تحت ترنگا دی سائنس آف لیونگ کے اشتراک سے "رائڈ وائز، اسٹے سیف، روڈ سیفٹی بوٹ کیمپ" کا انعقاد کیا گیا جس میں یونیورسٹی کے تین سو طلبہ کو مفت ہیلمیٹ تقسیم

کئے گئے۔ بوٹ کیمپ کا بنیادی مقصد طلبہ اور نوجوانوں میں سڑک کے تحفظ سے متعلق بیداری پیدا کرنا، ٹریفک قوانین کی پابندی کی اہمیت کو اجاگر کرنا اور انہیں محفوظ، ذمہ دارانہ اور محتاط ٹریفک رویے اپنانے کے لیے ترغیب دینا تھا۔ اس پروگرام کے دوران طلبہ کو سڑک پر محفوظ سفر کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ کیا گیا۔ ماہرین نے ہیلمٹ کے درست اور لازمی استعمال، سیٹ بیلٹ باندھنے، گاڑی چلاتے وقت موبائل فون کے استعمال سے گریز، مقررہ رفتار کی پابندی، ٹریفک سگنلز اور دیگر ٹریفک قوانین کی پاسداری کی اہمیت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ طلبہ کو بتایا گیا کہ معمولی سی لاپرواہی نہ صرف خود ڈرائیور بلکہ دیگر راہ گیروں اور سڑک استعمال کرنے والوں کی زندگیوں کے لیے بھی خطرہ بن سکتی ہے۔ ترنگا: دی سائنس آف لیونگ کے اشتراک سے کی ٹیم نے طلبہ کی عملی تربیت اور ان کی شمولیت کو یقینی بنانے کے لیے مختلف سرگرمیوں کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر روڈ سیفٹی ورک شاپ، کوئز اور باہمی وعملی سرگرمیوں کے ذریعے طلبہ کو سڑک کے تحفظ کے عملی اور روزمرہ زندگی سے متعلق پہلوؤں سے روشناس کرایا گیا۔ خصوصی طور پر ورچوئل ریئلیٹی کے ذریعے طلبہ کو سڑک پر پیش آنے والے ممکنہ خطرات، حادثات کے اسباب اور محفوظ ڈرائیونگ کے طریقوں کا تجرباتی احساس دلایا گیا جس سے روڈ سیفٹی کے پیغام کو زیادہ مؤثر انداز میں سمجھنے میں مدد ملی۔ اس موقع پر وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے کہا کہ سڑک کا تحفظ محض ٹریفک قوانین کی پابندی کا معاملہ نہیں بلکہ ہر شہری کی ذاتی اور سماجی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی کا مقصد طلبہ کو معیاری تعلیم فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں ذمہ دار، باشعور اور حساس شہری بنانا بھی ہے۔ ایسے بیداری پروگرام نوجوانوں کو نہ صرف سڑک کے تحفظ کی اہمیت سے آگاہ کرتے ہیں بلکہ ان کے روزمرہ رویّوں میں مثبت تبدیلی لانے میں بھی معاون ثابت ہوتے ہیں۔

ورکنگ جرنلسٹ یونین نے صدر جمہوریہ کے نام ضلع مجسٹریٹ کو میمورنڈم سونپا

متھرا۔ صحافیوں کے تحفظ، وقار اور معاشی حقوق سے وابستہ 11 نکاتی مطالبات کو لے کر جمعہ کے روز اتر پردیش شرم جیوی پترکار یونین کے بینر تلے صحافیوں نے آواز بلند کی۔ انڈین جرنلسٹس یونین (آئی جے یو) کی ملک گیر اپیل پر دو اکتوبر کو 'یوم مطالبات' کے طور پر مناتے ہوئے صحافیوں نے صدر جمہوریہ کے نام ایک میمورنڈم سونپا۔ یہ میمورنڈم ضلع مجسٹریٹ کو دیا گیا۔ اتر پردیش شرم جیوی پترکار یونین کی ماتھرا اکائی کے بینر تلے سینکڑوں صحافی سول لائنز پر جمع ہوئے اور وہاں سے جلوس کی شکل میں 'صحافی اتحاد زندہ باد' کے نعرے لگاتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ کے دفتر پہنچے۔ جہاں دفتر میں موجود ضلع مجسٹریٹ چندر پرکاش سنگھ نے باہر آ کر صحافیوں سے میمورنڈم لیا اور اپنے خطاب میں صحافت کو جمہوریت کا چوتھا ستون قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ آپ کے مطالبات کو صدر جمہوریہ تک لازمی طور پر بھیجیں گے اور ان کی طرف سے صحافیوں کے لیے جو بھی ممکنہ مدد ہو سکے گی، وہ کی جائے گی۔ کیا آپ اس خبر کا اردو رسم الخط (اسکرپٹ) تبدیل کر کے اسے ہندی یا رومن اردو میں دیکھنا چاہتے ہیں، یا اس میں کوئی اور تبدیلی کروانی ہے؟ محضر نامے میں صحافیوں کے تحفظ کے لیے قومی سطح پر 'صحافی تحفظ قانون'، میڈیا کمیشن کی تشکیل، تنخواہ سے متعلق تضادات کو دور کرنے کے لیے نئے ویج بورڈ (تنخواہ بورڈ) کی تشکیل، یکساں پنشن اسکیم، صحافیوں کے خلاف بغیر جانچ کے مقدمہ اور فوری گرفتاری پر روک، حادثے میں ہلاک اور زخمی صحافیوں کے اہل خانہ کو ایک طے شدہ معاوضہ کی رقم، نجی اور سرکاری ہسپتالوں میں صحافیوں اور ان کے اہل خانہ کا مفت علاج اور آیوشمان اسکیم کا فائدہ، صحافیوں کو سڑک کے راستے پر ٹول ٹیکس میں چھوٹ، ریلوے میں پہلے کی طرح سفر میں چھوٹ، ضلع میں پریس کلب کی جلد تشکیل، اور صحافیوں کے لیے رعایتی نرخوں پر رہائشی اسکیم فراہم کرنا سب سے اہم رہا۔ اس موقع پر اتر پردیش شرم جیوی پترکار یونین کے ضلعی صدر اور آئی جے یو کے قومی سکریٹری نریندر بھاردواج نے کہا کہ یونین صحافیوں کے مفادات کے لیے 24 گھنٹے تیار ہے۔ صحافیوں کے استحصال کے معاملات میں تنظیم مضبوطی سے آواز اٹھاتی رہی ہے اور آگے بھی جدوجہد جاری رہے گی۔ ضلعی جنرل سکریٹری رمیش چندرا نے کہا کہ صحافت کے مفاد میں جو بھی کام کرنا پڑے گا وہ کریں گے۔

بہرائچ: اسپیشل سکریٹری نے کیا بلاک حضور پور کا دورہ

بہرائچ:(نامہ نگار) خصوصی سکریٹری، ریاستی ٹیکس، اتر پردیش حکومت محترمہ ندھی شریواستو نے ضلع کے دورے کے دوران امنگوں والے بلاک حضور پور کا دورہ کیا۔ انہوں نے بنیادی صحت مرکز رمواپور اور گرام پنچایت سنگھ پور کا موقع پر معائنہ کیا اور اسکول، آنگن واڑی مرکز، پنچایت بھون، پردھان منتری آواس، صاف ستھرے بیت الخلاء، پینے کے پانی کے منصوبے وغیرہ کا جائزہ لیتے ہوئے مختلف انتظامات کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اس کے علاوہ قومی دیہی روزگار مشن کے تحت تشکیل دیے گئے خواتین کے خود امدادی گروپ کی خواتین ارکان سے بات چیت کر کے گروپ کی جانب سے تیار کی جانے والی اشیاء کے بارے میں بھی معلومات حاصل کیں۔ سب سے پہلے بنیادی صحت مرکز رمواپور کا معائنہ کرتے ہوئے خصوصی سکریٹری نے وہاں موجود مریضوں اور ان کے تیمارداروں سے بات چیت کر کے اسپتال کی جانب سے فراہم کی جانے والی صحت خدمات اور سہولیات کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ مریضوں اور تیمارداروں کی جانب سے کوئی منفی بات سامنے نہیں آئی۔ خصوصی سکریٹری نے اسپتال میں دستیاب ادویات کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے ڈرگ لسٹ کے مطابق دستیاب ادویات کا معائنہ کیا۔

فرضی پاسپورٹ پر 10 ملزمان بیرون ملک فرار

سنت کبیر نگر، (ڈاکٹر عنبر بستوی): جعلی پتوں سے پاسپورٹ بنوا کر بیرون ملک فرار ہونے والے دس ملزمان تاحال مفرور ہیں۔ ان ملزمان کی گرفتاری کے لیے 23 مئی 2023 کو ایک لک آؤٹ سرکلر (LOC) جاری کیا گیا تھا۔ جعلی پاسپورٹ کیس میں اب تک 25 ملزمان کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا ہے۔ تحقیقات میں مجموعی طور پر 36 ملزمان کی نشاندہی ہوئی ہے جبکہ ایک ملزم کا نام غلط پایا گیا ہے۔ تحقیقات میں 2020-21 کے دوران کل 101 پاسپورٹوں کی تصدیق میں بے ضابطگیوں کا انکشاف ہوا۔ ان میں سے 96 ایسے لوگوں کے پاسپورٹ کی تصدیق کی گئی جو درج کردہ پتے پر نہیں رہتے تھے یا دوسرے اضلاع کے رہائشی تھے۔ بہت سے لوگوں کے نام اور پتے غلط بتائے گئے تھے۔ کچھ لوگوں نے اپنے پاسپورٹ کی تصدیق فوجداری مقدمات کے لیے بھی کرائی تھی۔ تحقیقات کے مطابق تقریباً 47 افراد نے جعلی ناموں اور پتے سے پاسپورٹ حاصل کیے اور کانگو، دبئی، بنکاک، کویت، عراق، تھائی لینڈ اور سعودی عرب سمیت کئی ممالک کا سفر کیا۔ پاسپورٹ کی تصدیق میں ملوث پولیس افسران اور دلالوں کا کردار بھی سامنے آ گیا۔ پاسپورٹ کی تصدیق میں بے ضابطگیوں کی شکایات کے بعد، اس وقت کے پولیس سپرنٹنڈنٹ، ستیہ جیت گپتا نے اس وقت کے سی او، انشومن مشرا کی طرف سے تحقیقات کا حکم دیا۔ تحقیقات میں بے ضابطگیوں کا انکشاف ہونے کے بعد، مارچ 2023 میں ایس آئی کامیشور مشرا، جو کوتوالی خلیل آباد میں پاسپورٹ سیل کے انچارج تھے، ایل آئی یو برانچ کے دیوان منوج پٹیل، اور درمیانی وریندر یادو کے خلاف جعلسازی، بدعنوانی اور پاسپورٹ ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ جیسے جیسے تفتیش آگے بڑھی، ملزمان کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا، اور اب تک کل 36 ملزمان کی شناخت ہو چکی ہے۔ ان میں سے 25 کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا ہے۔ 23 مئی 2023 کو ایک ایل او سی جاری کیا گیا تھا تاکہ ملزم کو گرفتار کیا جا سکے جنہوں نے جعلی نام اور پتے استعمال کر کے پاسپورٹ حاصل کیے اور بیرون ملک سفر کیا۔ تفتیش کے دوران، وجے سنگھ ولد جئے پرکاش سنگھ، ساکن گاؤں جگدیش پور بھلوان، گگھا تھانہ، گورکھپور کے نام؛ راجو ولد گینڈا ساکن نہرو چوک، تھانہ خلیل آباد، سنت کبیر نگر؛ راگھو کمار ولد رام ادھر ساکن املدیہا، خلیل آباد تھانہ، سنت کبیر نگر؛ اکھلیش ولد سبھاش پرساد ساکن غلام مانجھریا، خلیل آباد تھانہ سنت کبیر نگر؛ اور جئے پرکاش یادو، ولد دنیش یادو، ساکن گاندھی نگر، مخلیس پور روڈ، خلیل آباد۔ پولیس کے مطابق ان ملزمان میں سے کچھ نے فرضی نام اور پتے استعمال کیے تھے۔ راجو کا اصل نام بھولا کمار بتایا جاتا ہے، جو چھپرا گاؤں، گورکھپور کے رہنے والے رنجیت یادو کا بیٹا ہے۔ راگھو کمار کا اصلی نام امر جیت یادو ولد بنی یادو ساکن گاؤں بیلھی بھوپ گڑھ گورکھپور ہونے کا انکشاف ہوا ہے اور اکھلیش کا اصلی نام کملیش یادو ولد سبھاش یادو ساکن گاؤں مانو کیشون پور پوسٹ کھجوری بابو تھانہ گوڑکھ پور بتایا گیا ہے۔ تفتیشی افسر اور سی او صدر پریم راج شیکھر پانڈے نے بتایا کہ فرضی پاسپورٹ کیس میں اب تک 36 ملزمان کو نامزد کیا گیا ہے۔ جن میں سے 25 کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا ہے جبکہ ایک ملزم کے کاغذات نامزدگی جھوٹے پائے گئے۔ 10 نامزد ملزمان کے علاوہ باقی نامعلوم ملزمان کی گرفتاری بھی زیر التوا ہے۔ باقی ملزمان کی گرفتاری کے لیے ایل او سی جاری کر دی گئی ہے، اور ان کی گرفتاری کے لیے کوششیں جاری ہیں۔

سنت کبیر نگر: ممبر اسمبلی نے کی مقامی شہریوں سے ملاقات

سنت کبیر نگر، (ڈاکٹر عنبر بستوی): مینہداول کے ایم ایل اے انیل کمار ترپاٹھی نے سنتھا ڈیولپمنٹ بلاک کے کرما کلا میں اپنی رہائش گاہ پر مکینوں سے ملاقات کی۔ انہوں نے ان کی خیریت دریافت کی اور ان کے مسائل سنے۔ اس دورے کے دوران دیہاتیوں نے سڑکوں، بجلی، پانی، نکاسی اور آمد ورفت جیسی بنیادی سہولیات کے حوالے سے خدشات کا اظہار کیا۔ ایم ایل اے نے فوری طور پر متعلقہ عہدیداروں سے فون پر بات کی اور مسائل کو جلد حل کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ مفاد عامہ کے معاملات میں غفلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ ایم ایل اے ترپاٹھی نے کہا کہ عوام ان کے خاندان کا حصہ ہے اور ان کے مسائل کو حل کرنا ان کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے دیہات کو جوڑنے اور مختلف اسکیموں کے تحت فوائد فراہم کرنے سمیت مینہداول اسمبلی حلقہ کی ترقی کے لئے مسلسل کام کرنے کا عہد کیا۔ انہوں نے علاقہ مکینوں سے اپیل کی کہ وہ ترقیاتی کاموں سے متعلق کسی بھی قسم کی مشکلات سے آگاہ کریں تاکہ انہیں حل کیا جا سکے۔ ایم ایل اے نے کہا، "عوام کا اعتماد میری سب سے بڑی طاقت اور اثاثہ ہے۔ آپ نے مجھ پر جو بھروسہ کیا ہے اس پر پورا اترنے کے لیے میں پرعزم ہوں۔ میں کرما کلا سمیت پورے اسمبلی حلقہ کی ترقی کے لیے پوری وابستگی کے ساتھ کام کرتا رہوں گا۔" اس دوران گاؤں والوں نے بھی ایم ایل اے کے سامنے کھل کر اپنی پریشانیوں کا اظہار کیا۔ رہائشیوں نے ایم ایل اے کی سنجیدگی سے ان کے خدشات کو سننے اور عہدیداروں کو ان کی فوری ہدایت پر اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ مقامی مسائل کے حل سے علاقے میں ترقیاتی کاموں میں مزید تیزی آئے گی۔ رہائشیوں نے ایم ایل اے کے اس اقدام کو براہ راست عوامی رابطے اور مسائل کے حل کی طرف ایک مثبت قدم قرار دیا۔

گومتی کے کنارے پشتے کی تعمیر کیلئے سروے کرانے کی ہدایت

فیض اللہ گنج میں سیلاب کی سنگین صورتحال، وزیراعلیٰ یوگی نے کیا ہوائی و زمینی معائنہ

لکھنؤ: (پی این ایس) لکھنؤ میں گومتی ندی کے بڑھتے پانی کے باعث فیض اللہ گنج سمیت نشیبی علاقوں میں سیلاب کی صورتحال بدستور سنگین بنی ہوئی ہے۔ کئی بستیوں میں گھروں، گلیوں اور سڑکوں تک پانی پہنچ چکا ہے، جبکہ متعدد خاندانوں کو آمدورفت اور روزمرہ ضروریات کے حصول میں دشواری کا سامنا ہے۔ انتظامیہ کی جانب سے کشتیوں کے ذریعے امدادی سامان پہنچانے اور متاثرہ لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے پیر کو فیض اللہ گنج سمیت لکھنؤ کے سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا ہوائی اور زمینی معائنہ کیا۔ انہوں نے متاثرہ علاقوں کا فضائی جائزہ لینے کے بعد متاثرہ لوگوں سے ملاقات کی اور راحتی سامان تقسیم کیا۔ وزیراعلیٰ نے بکشی کا تالاب اور دیگر متاثرہ علاقوں کا بھی جائزہ لیا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ گزشتہ دنوں اتر پردیش کے 50 سے زائد اضلاع میں شدید بارش ہوئی، جس کے نتیجے میں مختلف ندیوں میں پانی کی سطح بڑھی۔ پیلی بھیت، لکھیم پور کھیری، سیتاپور اور نیپال کے علاقوں میں ہونے والی بارش کا پانی چند دن بعد نیچے آنے سے گومتی کی سطح میں بھی اضافہ ہوا۔ سیلاب کی مستقل روک تھام کے لیے وزیراعلیٰ نے فیض اللہ گنج سے نیمیش تک گومتی ندی کے کنارے پشتا تعمیر کرنے کے امکانات کا سروے کرانے کی ہدایت دی ہے۔ آبپاشی محکمہ کے پرنسپل سیکریٹری کو اس سلسلے میں تفصیلی سروے کر کے پشتا تعمیر کرنے کی تجویز تیار کرنے کو کہا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی پشتے کے باہر رہ جانے والے علاقوں میں بارش اور سیلابی پانی کی نکاسی کے لیے پمپنگ اسٹیشن سمیت دیگر انتظامات کا منصوبہ تیار کرنے کی ہدایت بھی دی گئی ہے۔ فیض اللہ گنج کی ماما کالونی، داؤد نگر، ملت نگر، مہندی گھاٹ، گلّا گھاٹ اور حیات نگر سمیت کئی علاقوں میں سیلابی پانی پہنچنے کی اطلاعات ہیں۔ بعض مقامات پر سڑکیں اور گلیاں زیر آب ہیں اور لوگوں کو گھروں سے باہر نکلنے میں دشواری ہو رہی ہے۔ بجلی کے ٹرانسفارمر بھی حفاظتی نقطہ نظر سے بند کیے گئے ہیں۔

ضلع انتظامیہ کی جانب سے حاملہ خواتین، بچوں اور بزرگوں کو ترجیحی بنیاد پر محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ ڈی ایم وشاک جی، جوائنٹ پولیس کمشنر بلو کمار اور میونسپل کمشنر گورو کمار سمیت افسران متاثرہ علاقوں کا جائزہ لے رہے ہیں۔ وزیر آبپاشی سونتنتر دیو سنگھ نے بھی فیض اللہ گنج کی ماما کالونی پہنچ کر سیلابی صورتحال کا جائزہ لیا۔ امدادی ٹیموں کو متاثرہ خاندانوں تک کشتیوں کے ذریعے راشن اور ضروری سامان پہنچانے کے لیے لگایا گیا ہے۔ ریلیف کیمپ اور طبی کیمپ بھی قائم کیے گئے ہیں، جبکہ مویشیوں کے لیے چارے کا انتظام بھی کیا جا رہا ہے۔ فی الحال فیض اللہ گنج میں پانی مکمل طور پر کم نہیں ہوا ہے اور کئی نشیبی علاقوں میں صورتحال تشویشناک ہے۔ آج کی بعض رپورٹس میں اگلے 24 گھنٹوں کے دوران گومتی کی سطح میں مزید اضافے کا امکان بھی ظاہر کیا گیا ہے، جبکہ دوسری جانب حکومت کی جانب سے مستقل نگرانی اور امدادی کارروائیاں جاری ہیں۔ اس لیے فی الحال یہ کہنا قبل از وقت ہوگا کہ پورے فیض اللہ گنج میں پانی کم ہونا شروع ہو گیا ہے۔ وزیراعلیٰ نے واضح کیا ہے کہ مکمل طور پر زیر آب علاقوں میں ہر متاثرہ خاندان تک راشن پہنچایا جائے گا۔

راشن میں آٹا، چاول، آلو، دال، تیل، نمک، مصالحہ جات سمیت دیگر ضروری اشیا شامل ہیں۔ فصلوں کو پہنچنے والے نقصان کا سروے کرانے اور اہل کسانوں کو ضابطے کے مطابق معاوضہ دینے کی بھی بات کہی گئی ہے۔ فیض اللہ گنج، داؤد نگر، ماما کالونی اور اطراف کے علاقوں میں بار بار پیدا ہونے والے سیلابی مسائل کے مستقل حل کیلئے گومتی کے کنارے حفاظتی پشتا بنانے کی تجویز کو اہم قدم کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ وزیراعلیٰ کی ہدایت کے بعد آبپاشی محکمہ سروے کر کے ان مقامات کی نشاندہی کرے گا جہاں سیلاب سے تحفظ کیلئے پشتے کی ضرورت ہے۔ فی الحال فیض اللہ گنج کے لوگوں کیلئے سب سے بڑا چیلنج پانی کا گھروں اور راستوں میں موجود رہنا ہے۔ انتظامیہ کا امدادی و بچاؤ آپریشن جاری ہے، جبکہ گومتی کے پانی کی سطح پر مسلسل نظر رکھی جا رہی ہے۔

لکھنؤ: وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے سیلاب متاثرہ فیض اللہ گنج کا ہوائی معائنہ کیا اور بخشی کا تالاب میں متاثرین میں راحتی اشیاء تقسیم کیں۔

راجیہ سبھا انتخابات: بی جے پی نے آٹھ امیدواروں کے ناموں کا کیا اعلان

لکھنؤ: (پی این ایس) بھارتیہ جنتا پارٹی نے اتر پردیش میں ہونے والے آئندہ راجیہ سبھا انتخابات کے لیے وزیر دھرم پال سنگھ سمیت آٹھ امیدواروں کے ناموں کا پیر کو اعلان کیا۔ بی جے پی کے ایک بیان کے مطابق دیگر سات امیدوار رادھا کانت اوجھا، پرکاش پال، ودیا ساگر سونکر، گوپی کرشن پانڈے، پریانکا سنگھ راوت، رام پرتاپ سنگھ چوہان اور شروتی گنگوار ہیں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ان آٹھوں امیدواروں کے ناموں کو بی جے پی کی مرکزی انتخابی کمیٹی نے منظوری دی ہے۔ مرکزی وزیر ہردیپ سنگھ پوری کا نام اس فہرست میں شامل نہیں ہے۔ وہ بی جے پی کے ان ارکان میں شامل ہیں جن کی راجیہ سبھا کی مدت مکمل ہونے والی ہے۔ بی جے پی کے ذرائع کے مطابق پارٹی نے امیدواروں کے انتخاب میں سماجی، علاقائی اور ذات پات کے توازن کو مدنظر رکھا ہے۔ بی جے پی کے ایک رہنما نے 'پی ٹی آئی-بھاشا' کو بتایا کہ فہرست میں تین امیدوار اعلیٰ ذاتوں سے ہیں، جن میں رادھا کانت اوجھا اور گوپی کرشن پانڈے بھی شامل ہیں اور دونوں برہمن ہیں۔ دو امیدوار خواتین ہیں، تین دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) سے اور دو درج فہرست ذاتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اتر پردیش، اتراکھنڈ اور مغربی بنگال سے راجیہ سبھا کی 12 نشستوں کے لیے 16 اکتوبر کو انتخابات ہوں گے۔ ان میں اتر پردیش کی 10 اور اتراکھنڈ کی ایک نشست شامل ہے، جبکہ مغربی بنگال کی ایک نشست پر ضمنی انتخاب ہوگا۔ اتر پردیش اور اتراکھنڈ کے موجودہ ارکان کی مدت 25 نومبر کو ختم ہو رہی ہے۔ اتر پردیش سے جن راجیہ سبھا ارکان کی مدت ختم ہونے والی ہے، ان میں بی جے پی کے ہردیپ سنگھ پوری، ارون سنگھ، گیتا شکیا، نیرج شیکھر، برج لال، بی ایل ورما اور سیما دویدی کے علاوہ سماج وادی پارٹی کے رہنما رام گوپال یادو اور بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کے رام جی گوتم شامل ہیں۔ اتر پردیش کے سابق نائب وزیراعلیٰ دنیش شرما کی راجیہ سبھا نشست بھی 11 ستمبر سے خالی ہے۔ انہیں انڈمان اور نکوبار جزائر کا لیفٹیننٹ گورنر مقرر کیے جانے کے بعد انہوں نے 11 ستمبر کو راجیہ سبھا کی رکنیت سے استعفیٰ دیا تھا، جو اسی روز نافذ ہو گیا تھا۔

لکھنؤ: مردم شماری میں او بی سی کالم شامل کرنے کے مطالبہ پر راج بھون کا گھیراؤ کرنے جا رہے کانگریس پسماندہ طبقات کے کارکنوں کو پولیس نے حراست میں لے لیا۔

بھنگا حلقے سے ددن خان اے آئی ایم آئی ایم امیدوار نامزد

شراوستی: (پی این ایس) اے آئی ایم آئی ایم کے قومی صدر اور رکنِ پارلیمنٹ اسدالدین اویسی نے اتر پردیش کے شراوستی کا دورہ کر کے سیاسی درجہ حرارت بڑھا دیا ہے۔ اس موقعے پر اویسی نے عوامی جلسے کے دوران بھنگا اسمبلی حلقے سے حاجی ددن خان کو اپنا امیدوار نامزد کرنے کا اعلان کیا۔ ددن خان حال ہی میں بہوجن سماج پارٹی چھوڑ کر اے آئی ایم آئی ایم میں شامل ہوئے ہیں۔ اس دوران اویسی نے بی جے پی حکومت کے ساتھ ساتھ سماجوادی پارٹی پر بھی شدید نکتہ چینی کی۔ اویسی نے کہا کہ بی جے پی حکومت مدرسوں اور قبرستانوں کو لے کر تباہ کن پالیسیاں اپنا رہی ہے۔ اب کسی بھی حال میں بی جے پی حکومت کو روکنا ہے۔ اسی کے ساتھ اویسی نے سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو کو بھی نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ سماجوادی پارٹی اور بی جے پی کے درمیان سیاسی نورا کشتی چل رہی ہے۔ دونوں جماعتیں ایک دوسرے کے خلاف بیان بازی کر کے سیاسی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اویسی نے سماجوادی پارٹی کو 'چائنیز مال' قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایسا مال زیادہ دن نہیں چلتا۔ جب مدرسوں اور مسجدوں کو توڑا جا رہا تھا، تب سماجوادی پارٹی کے لیڈر کہاں تھے؟ تاہم، اویسی نے دعویٰ کیا کہ بی جے پی کو روکنے کے لیے وہ انڈیا اتحاد کے ساتھ ہاتھ ملانے کے لیے تیار ہیں۔ اویسی نے شراوستی میں غربت، بجلی اور ترقی کے مسائل بھی اٹھائے۔ انہوں نے ضلع میں بڑی آبادی کے غریب ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے بجلی کے نظام کو لے کر ریاستی حکومت کو گھیرا۔ اویسی نے کہا کہ اتر پردیش کا اقتدار غلط ہاتھوں میں ہے۔ بھنگا اسمبلی حلقہ نمبر 289 میں سال 2022 کے اسمبلی انتخابات میں سماجوادی پارٹی کی اندرانی دیوی کامیاب ہوئی تھیں۔ اس انتخاب میں سماج وادی امیدوار کو 1,03,66 ووٹ اور بی جے پی امیدوار کو 90,087 ووٹ ملے تھے، جب کہ اے آئی ایم آئی ایم کی امیدوار آسیہ کو صرف 4,073 ووٹ حاصل ہوئے تھے۔ اب حاجی ددن خان کے اے آئی ایم آئی ایم امیدوار نامزد ہونے کے بعد سماج وادی پارٹی، بی جے پی اور دیگر جماعتوں کے سامنے ایک نیا سیاسی چیلنج کھڑا ہونے کی بحث تیز ہو گئی ہے۔

یوپی انتخابات سے پہلے علاقائی پارٹیاں کانگریس کے رابطے میں

لکھنؤ: (پی این ایس) 2027 کے اسمبلی انتخابات کے لیے اتر پردیش میں سیاست تیزی سے بدل رہی ہے۔ کئی علاقائی پارٹیاں جو کبھی سماج وادی پارٹی کے ساتھ مل کر چلتی تھیں، اب کانگریس پارٹی کے قریب ہوتی نظر آ رہی ہیں۔ ریاست میں علاقائی لیڈروں اور علاقائی پارٹیوں کا جھکاؤ اب کانگریس کی طرف بڑھ رہا ہے جس سے سیاسی حلقوں میں چرچے تیز ہو گئے ہیں۔ حالیہ دنوں میں کئی اہم شخصیات اور علاقائی پارٹیوں کے لیڈران کانگریس پارٹی ہائی کمان سے ملے ہیں۔ سوامی پرساد موریہ نے ابھی دو دن پہلے راہل گاندھی سے ملاقات کی تھی۔ او بی سی چوہان برادری کے لیے پارٹی چلانے والے سنجے چوہان نے بھی راہل گاندھی سے ملاقات کی۔ اب اپنا دل (کامرواڑی) لیڈر پلوی پٹیل کے شوہر اور پارٹی کے ایک سینئر لیڈر پنکج نرنجن نے بھی راہل گاندھی سے ملاقات کی ہے۔ سیاسی ماہرین کا ماننا ہے کہ کانگریس پارٹی اس بار اتر پردیش میں سیٹوں کے لیے اہم مطالبات کر رہی ہے۔ علاقائی پارٹیوں کا خیال ہے کہ اگر کانگریس بڑی تعداد میں سیٹیں حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے تو وہ بھی آسانی سے کافی سیٹیں حاصل کر سکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ پارٹیاں اب کانگریس پارٹی کے لیے سرگرم لابنگ کر رہی ہیں۔ اس بار سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے ان علاقائی پارٹیوں سے دوری برقرار رکھی ہے۔ اس کا فائدہ اٹھانے کے لیے کانگریس پارٹی ان سب کو اپنے حصار میں لانے کی کوشش کر رہی ہے۔

آکاش آنند کی پھر بی ایس پی میں واپسی

مایاوتی نے دوبارہ بنایا قومی کنوینر

لکھنؤ: بی ایس پی سپریمو مایاوتی نے اپنے بڑے بھتیجے آکاش آنند کو پارٹی میں بحال کر دیا ہے۔ انہوں نے انہیں بی ایس پی کے قومی کوآرڈینیٹر کے طور پر دوبارہ مقرر کیا ہے۔ مایاوتی نے کہا کہ کافی غور و خوض کے بعد پارٹی اور تحریک کے بہترین مفاد میں آکاش آنند کو یہ ذمہ داری دوبارہ سونپی جا رہی ہے۔ مایاوتی نے امید ظاہر کی کہ پارٹی میں اب سب کچھ آسانی سے چلے گا کیونکہ آکاش کے خسر اشوک سدھارتھ نے سیاست سے ریٹائرمنٹ لے لی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے پارٹی کی تنظیم میں بار بار تبدیلیوں کی ضرورت ختم ہو جائے گی۔ مایاوتی نے کہا، بہت کچھ آکاش پر منحصر: مایاوتی نے کہا کہ مستقبل میں پارٹی کے کام کاج کا زیادہ تر انحصار آکاش آنند پر ہوگا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ وہ اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھائیں گے۔ بی ایس پی سپریمو کے مطابق ایشان آنند اور دیگر لیڈروں نے آکاش آنند کی پارٹی میں واپسی پر رضامندی دے دی تھی۔ جس کے بعد انہیں دوبارہ پارٹی میں کام کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔ مایاوتی نے کی آکاش کے روشن مستقبل کی خواہش: مایاوتی نے کہا کہ وہ آکاش آنند کے روشن سیاسی مستقبل کی خواہش کرتی ہیں۔ آنند کی دوبارہ تقرری ایک ایسے وقت میں ہوئی ہے جب بی ایس پی تنظیم کے اندر تبدیلیوں اور پارٹی کی مستقبل کی سیاسی حکمت عملی کے بارے میں بحث جاری ہے۔

ہیروئن بنانے کی فیکٹری پکڑی گئی، 4 گرفتار

50 کروڑ روپے مالیت کی 7 کلو سے زائد ہیروئن برآمد

لکھنؤ: (پی این ایس) لکھنؤ کے جانکی پورم میں چل رہی مبینہ ہیروئن بنانے کی فیکٹری کا دہلی پولیس نے پردہ فاش کیا ہے۔ روہنی ضلع اسپیشل اسٹاف کی ایک ٹیم نے 4 اکتوبر کو سیتا کالونی میں چھاپہ مارا۔ پولیس نے 6.275 کلو گرام تیار ہیروئن، کیمیکل اور منشیات کی تیاری میں استعمال ہونے والا مواد برآمد کیا۔ اس معاملے میں چار ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق، پورے نیٹ ورک سے کل 7.076 کلوگرام ہیروئن برآمد کی گئی، جس کی بین الاقوامی مارکیٹ میں قیمت تقریباً 50 کروڑ روپے بتائی جاتی ہے۔ فیکٹری سے 2.504 کلو سوڈیم، 787 گرام ایسٹک اینہائیڈرائیڈ، ایک مکسر گرائنڈر، ایک گیس سلنڈر، ایک وزنی مشین اور دیگر برتن بھی برآمد ہوئے۔ پولیس نے بہلو (35) کو جائے وقوعہ سے گرفتار کر لیا۔ دہلی سے شروع ہوئی جانچ، بریلی تک پہنچی: پولیس کے مطابق یہ آپریشن 16 ستمبر کو دہلی کے بیگم پور میں شروع ہوا تھا۔ اسپیشل اسٹاف نے لکشمن ہڈا (58) کو گرفتار کیا، جو گرینڈ وٹارا کار میں منشیات پہنچا رہا تھا۔ ان سے 300 گرام ہیروئن اور 3 لاکھ روپے نقد برآمد ہوئے۔ لکشمن سے پوچھ گچھ کے بعد انیل عرف بھولا (51) کو 17 ستمبر کو سونی پت میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کے پاس سے ایک مہندرا XUV-700 اور 501 گرام ہیروئن برآمد ہوئی۔

بیوی سے جھگڑے کے بعد ڈاکٹر کی خودکشی

کانپور: (پی این ایس) کانپور میں بیوی سے جھگڑے کے بعد کانپور دیہات میں تعینات ایک سرکاری ڈاکٹر نے اپنے لائسنس یافتہ ریوالور سے خود کو گولی مار لی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور فرانزک ٹیم کے ہمراہ شواہد اکٹھے کیے۔ پولیس نے ریوالور قبضے میں لے کر لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دی۔ مرنے والے کی شناخت 38 سالہ ڈاکٹر سندیپ سنگھ ولد راج بہادر سنگھ ساکن پردیوان پوروا، لال بنگلہ کے طور پر کی گئی ہے۔ سندیپ کانپور دیہات میں تعینات تھے۔ وہ اپنی بیوی کنچن اور چھ ماہ کے بیٹے کے ساتھ نرالا نگر کے بلسم اپارٹمنٹس میں رہتا تھا۔ تقریباً پانچ سال قبل سندیپ نے اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے دی تھی۔ اس کے بعد اس نے کاس گنج کی رہنے والی کنچن سے شادی کی اور اس کی پہلی بیوی سے ایک پانچ سال کی بیٹی ہے۔ سندیپ کے والد راج بہادر کے مطابق جوڑے کی شادی کے کچھ عرصہ بعد سے ہی معمولی باتوں پر جھگڑا چل رہا تھا۔ بتایا گیا ہے کہ اتوار کی رات دیر گئے دونوں میں جھگڑا ہوا۔

اے ایم یو اسٹوڈنٹس یونین انتخابات پر سیاست تیز

سمیہ رانا کی دھرنا دے رہے طلبہ سے ملاقات

علی گڑھ: (پی این ایس) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (AMU) میں اسٹوڈنٹس یونین (طلبا یونین) کے انتخابات کرانے کے مطالبے کو لے کر جاری تحریک میں اب سیاسی حمایت بھی کھل کر سامنے آنے لگی ہے۔ اتوار کی رات سماجوادی پارٹی (SP) کی رہنما سمیہ رانا اے ایم یو کیمپس پہنچیں اور دھرنے پر بیٹھے طلبہ سے ملاقات کر کے ان کی حمایت کا اعلان کیا۔ واضح رہے کہ اے ایم یو میں اسٹوڈنٹس یونین انتخابات کے مطالبے کو لے کر 21 ستمبر سے دھرنا اور غیر معینہ مدت کے لیے بھوک ہڑتال جاری ہے۔ سمیہ رانا نے دھرنا گاہ پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ سماجوادی پارٹی 'جین-زی' (Z-Gen) کے ساتھ ہے۔ ملک اور ریاست کے نوجوانوں کے ساتھ پارٹی مضبوطی سے کھڑی ہے اور طلبہ کے حقوق و مفادات کو لے کر پارٹی پوری طرح ان کے ساتھ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جس طرح طلبہ کے مسائل کو نظر انداز کیا جا رہا ہے، اسے دیکھتے ہوئے سماجوادی پارٹی طلبہ کی حمایت کے لیے ایک ٹھوس حکمتِ عملی تیار کر رہی ہے۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ دھرنے پر بیٹھے اور بھوک ہڑتال کر رہے طلبہ کی حالت کا جائزہ لینا بے حد ضروری ہے۔ ان طلبہ کی سکیورٹی اور صحت کے لیے فوری اور ضروری انتظامات کیے جانے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ جب وہ لکھنؤ سے ان طلبہ کی خیر خیریت جاننے کے لیے اے ایم یو پہنچ سکتی ہیں، تو کیمپس کے ذمہ دار عہدیداروں کو بھی طلبہ کے بیچ آ کر ان سے بات چیت کرنی چاہیے۔ سمیہ رانا نے الزام لگایا کہ انہیں اس معاملے میں اے ایم یو انتظامیہ اور حکومت کے درمیان ملی بھگت نظر آ رہی ہے۔ سماجوادی رہنما نے کہا کہ اسٹوڈنٹس یونین کے انتخابات نہ ہونے کی وجہ سے طلبہ کی نمائندگی (Representation) کا ایک بڑا سوال کھڑا ہو گیا ہے۔ ان کے مطابق، اے ایم یو میں گزشتہ تقریباً آٹھ سالوں سے اسٹوڈنٹس یونین کے انتخابات نہیں ہوئے ہیں۔ اب انتظامیہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ سے بامقصد بات چیت کر کے اس مسئلے کا کوئی حل نکالے۔ اے ایم یو میں یونین کی بحالی اور انتخابات کی تاریخ کا اعلان کرنے کے مطالبے کو لے کر طلبہ مسلسل تحریک چلا رہے ہیں۔ سمیہ رانا نے کہا کہ طلبہ اور نوجوانوں کو روزگار دینے کے بجائے ان کے حقوق کی آواز کو دبانے کا کام کیا جا رہا ہے۔

سوامی پرساد موریہ کی اعظم خاں کے اہل خانہ سے ملاقات

رامپور: (پی این ایس) اپنی جنتا پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر سوامی پرساد موریہ سماجوادی پارٹی (SP) کے سینئر رہنما اعظم خان کی رہائش گاہ پہنچے۔ یہاں انہوں نے اعظم خان کی اہلیہ ڈاکٹر تزئین فاطمہ اور ان کے بیٹے ادیب اعظم خان سے ملاقات کی۔ خاندان سے ہونے والی اس ملاقات کے بعد سوامی پرساد موریہ نے یوگی حکومت پر شدید تنقید کی اور دعویٰ کیا کہ 2027 کے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی (BJP) کا مکمل صفایا ہو جائے گا۔ اعظم خان کے خاندان کے ساتھ ان کی کافی دیر تک بات چیت ہوئی، لیکن اس ملاقات میں کن کن امور پر تبادلہ خیال ہوا، اس کی تفصیلات باضابطہ طور پر سامنے نہیں آئی ہیں۔ تاہم، سیاسی نقطہ نظر سے اس ملاقات کو انتہائی اہم مانا جا رہا ہے۔ اعظم خان ان دنوں جیل میں ہیں، ایسے میں سوامی پرساد موریہ کا ان کے گھر پہنچ کر اہل خانہ سے ملاقات کرنا سیاسی حلقوں میں بحث کا موضوع بن گیا ہے۔ حال ہی میں موریہ نے کانگریس لیڈر راہل گاندھی سے بھی ملاقات کی تھی۔ ملاقات کے بعد سوامی پرساد موریہ نے کہا کہ یوگی حکومت انتقامی جذبے کے تحت کام کر رہی ہے اور سماجوادی پارٹی کے رہنما اعظم خان کے ساتھ دشمنی نکال رہی ہے، جس کی جمہوریت (لوک تانترک نظام) میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ سیاست میں انتقامی کارروائی کرنا بی جے پی کے اصل چہرے کو بے نقاب کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آنے والے انتخابات میں عوام بی جے پی کو کرارا جواب دیں گے اور 2027 میں بی جے پی کا سپڑا صاف ہو جائے گا۔ سوامی پرساد موریہ کے اس بیان کو یوپی کی سیاست میں 2027 کے انتخابات کی تیاریوں سے جوڑ کر دیکھا جا رہا ہے۔ موریہ کی اعظم خان کے خاندان سے یہ ملاقات آنے والے دنوں میں کسی بڑے سیاسی اتحاد یا نئے تانے بانے کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ فی الحال اس کی تصویر پوری طرح واضح نہیں ہے، لیکن اس ملاقات اور بی جے پی کے خلاف دیے گئے سخت بیان نے سیاسی راہداریوں میں ہلچل ضرور مچا دی ہے۔

گیانیش کمار و ایس آئی آر کے خلاف زبردست مظاہرہ

سماجوادی کارکنوں کا گاندھی پارک سے کچہری تک مارچ، پتلا نذر آتش

ایودھیا: (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے کارکنوں نے پیر کو ایودھیا میں زبردست احتجاج کیا، چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا اور ووٹر لسٹ اور انتخابی عمل میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف احتجاج کیا۔ ایس پی کارکنوں کی بڑی تعداد نے گاندھی پارک سے کچہری تک مارچ نکالا۔ گاندھی کے مجسمہ پر پھول چڑھانے کے بعد ایم پی اودھیش پرساد نے ضلع اور میٹروپولیٹن کے ذریعہ منعقدہ مارچ کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ احتجاج کے دوران کارکنوں نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف نعرے لگائے اور ان کا پتلا نذر آتش کیا۔ ایس پی لیڈران نے الزام لگایا کہ ووٹر لسٹ پر نظر ثانی کے نام پر ووٹروں کے حقوق کو متاثر کیا جا رہا ہے۔ پارٹی نے انتخابی عمل میں شفافیت اور ووٹر لسٹ سے متعلق معاملات کا غیر جانبدارانہ جائزہ لینے کا مطالبہ کیا۔ اس کے بعد ایس پی کارکنوں نے کلکٹریٹ گیٹ پر سٹی مجسٹریٹ کے توسط سے صدر جمہوریہ کے نام منسو بمیمورنڈم سونپا۔ اس موقع پر ایم پی اودھیش پرساد نے چیف الیکشن کمشنر پر سنگین الزامات لگاتے ہوئے کہا کہ جس طرح رام مندر کے لیے چندہ کو لے کر سوالات اٹھ رہے ہیں، اسی طرح ووٹ چوری کا معاملہ بھی سامنے آ رہا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ چیف الیکشن کمشنر ووٹ چوری کرنے کے لیے بی جے پی کے ساتھ ملی بھگت کر رہے ہیں۔ اودھیش پرساد نے چیف الیکشن کمشنر کو ان کے عہدے سے ہٹانے یا خود مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا۔ سابق وزیر تیج نارائن پانڈے (پون پانڈے) نے کہا کہ ووٹر لسٹ جمہوری نظام کی بنیاد ہے۔ اگر کسی اہل شہری کا نام ووٹر لسٹ سے نکال دیا جائے تو اس کا ووٹ کا حق براہ راست متاثر ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کمیشن انتخابی عمل اور ووٹر لسٹ کے حوالے سے اٹھائے گئے سوالات کے واضح جوابات فراہم کرے اور پورا عمل شفاف ہونا چاہیے۔ سابق وزیر آنند سین یادو نے کہا کہ جمہوریت میں ہر ووٹر کا ووٹ یکساں اہمیت رکھتا ہے۔ ووٹر لسٹ میں کسی بھی ترمیم میں شفافیت اور انصاف کو یقینی بنایا جائے، تاکہ کسی بھی اہل شہری کے ووٹ کا حق متاثر نہ ہو۔ سابق ایم ایل اے عباس علی زیدی "رشدی میاں" نے کہا کہ انتخابات کے منصفانہ ہونے پر عوام کا اعتماد جمہوری نظام میں سب سے اہم ہے۔

تین افسران کی غیر حاضری پر ڈی ایم برہم

متعدی بیماریوں پر قابو پانے کی مہم کے سلسلے میں کلکٹریٹ کے آڈیٹوریم میں میٹنگ منعقد

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) یکم اکتوبر سے 31 اکتوبر 2026 تک چلائی جانے والی متعدی بیماریوں پر قابو پانے کی مہم کے سلسلے میں کلکٹریٹ کے آڈیٹوریم میں ایک جائزہ میٹنگ منعقد کی گئی، جس کی صدارت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ڈی ایم) انونے جھا نے کی۔

ڈی ایم نے میٹنگ کے دوران ڈسٹرکٹ بیسک ایجوکیشن آفیسر، ڈسٹرکٹ ڈس ایبلٹی ایمپاورمنٹ آفیسر، اور ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر کی غیر حاضری پر برہمی کا اظہار کیا اور متعلقہ عہدیداروں کو وضاحت کے نوٹس جاری کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے محکمہ زراعت کے افسران کو ہدایت دی کہ وہ دیہی علاقوں میں چوہوں اور چھچھوندر سے پھیلنے والی متعدی بیماریوں کے خلاف احتیاطی تدابیر اور ضروری احتیاطی تدابیر کے حوالے سے ایک جامع آگاہی مہم شروع کریں۔ انہوں نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ صفائی ستھرائی، غذائی اجناس کی محفوظ ذخیرہ اندوزی اور چوہے اور چھچھوندر کی روک تھام کے موثر اقدامات سے آگاہ کریں۔

انہوں نے محکمہ اینمل ہسبنڈری کے افسران کو ہدایت کی کہ وہ مویشیوں کے مالکان کو وبائی امراض کے پھیلاؤ کے دوران اپنے جانوروں کی حفاظت کے لیے اقدامات کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کریں اور اپنے جانوروں کی باقاعدہ نگرانی کو یقینی بنائیں۔ محکمہ آبپاشی کے عہدیداروں کو ہدایت دیتے ہوئے، ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ نہروں میں اور اس کے آس پاس جھاڑیوں اور ناپسندیدہ پودوں کی مناسب صفائی کی جانی چاہئے تاکہ مچھروں اور دیگر متعدی بیماری پھیلانے والے جانداروں کے امکانات کو کم کیا جاسکے۔ میٹنگ میں ڈی ایم نے دستک مہم جو کہ 12 اکتوبر سے 31 اکتوبر 2026 تک چلائی جارہی ہے کے موثر انعقاد کی بھی ہدایت کی۔ انہوں نے کہا کہ مہم کے دوران بچوں کو آئرن اور کیلشیم سپلیمنٹس فراہم کی جائیں اور پچھلی مہموں میں رہ جانے والے بچوں کی بھی نشاندہی کی جائے اور انہیں البینڈازول اور ایچ پی وی ویکسین کے ساتھ کور کیا جائے۔ مہم کے موثر اور نتیجہ خیز ہونے کو یقینی بنانے کے لیے تمام متعلقہ محکموں کو ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ وبائی امراض سے بچاؤ کے لیے عوامی آگاہی، صفائی ستھرائی اور بروقت صحت کی خدمات پر خصوصی توجہ دی جائے۔ چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر کلدیپ سنگھ کے علاوہ محکمہ صحت اور متعلقہ محکموں کے افسران میٹنگ میں موجود رہے۔

ایس پی نے نکالا 'ووٹ بچاؤ، ملک بچاؤ' پیدل مارچ

زوردار نعرے بازی کے درمیان چیف الیکشن کمشنر کا پتلا نذر آتش

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) سماج وادی پارٹی کے لوک تنتر بچاؤ ہفتہ کے تحت سول لائنز میں ضلع سماج وادی پارٹی کے دفتر سے "ووٹ بچاؤ، ملک بچاؤ" پیدل مارچ کا انعقاد کیا گیا۔ اتوار کو سینکڑوں لیڈران اور کارکنان امبیڈکر پارک پہنچے، جنہوں نے پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے جن پر لکھا تھا "ووٹ چوری بند کرو،" "آئین بچاؤ، ملک بچاؤ"، "سی ای سی ہوش میں آؤ،" اور "ووٹ چور، گدی چھوڑو" ۔سینٹ پال اسکول کے قریب چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کا پتلا جلایا گیا۔ اس کے بعد امبیڈکر پارک میں ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسمے کے سامنے آئین کی دفعہ 326 کی تلاوت کی گئی اور قومی ترانہ بجایا گیا۔ پارک کے گیٹ پر چیف الیکشن کمشنر کا پتلا بھی جلایا گیا۔ احتجاج کے دوران پولیس اور کارکنوں کے درمیان معمولی جھڑپ بھی ہوئی۔

ضلع صدر جیویر سنگھ یادو نے کہا کہ مرادآباد کے عوام ووٹ چوری کو برداشت نہیں کریں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار بی جے پی کے کہنے پر کام کررہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ سماج وادی پارٹی ہر ووٹ کی حفاظت کرے گی اور بابا صاحب کے آئین کو کسی بھی قیمت پر تباہ نہیں ہونے دے گی۔ اس موقع پر سابق ایم پی ڈاکٹر ایس ٹی حسن، ایم ایل اے نواب جان خان، حاجی ناصر قریشی، سابق ایم ایل اے حاجی یوسف انصاری، ضلعی جنرل سکریٹری فرقان علی، شہر صدر اقبال انصاری، اطہر حسین انصاری، مجاہد علی، محمود سیفی، ضلعی ترجمان دھرمیندر یادو، وید پرکاش سینی، حاجی قیصر علی قدوسی، راجکمار پرجاپتی، سینتا سنگھ، درگا شرما، راکیش راٹھی، گیتا یادو، سریندر شرما، قاسم الحق، شنکر لال سینی، وکاس چودھری، اکشے بھٹناگر، اسلم چودھری، عبدالقادر، تشار رستوگی، اور لقمان خان سمیت کثیر تعداد میں عہدیدار اور کارکنان شامل ہوئے۔

''ساری دنیا سے اچھا ہے اپنا وطن، اسے چھوڑ کر اب ہم کدھر جائیں گے''

ناگرک جن کلیان سمیتی کے زیر اہتمام شعری نشست کا انعقاد

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) ناگرک جن کلیان سمیتی کے زیر اہتمام ایک شعری نشست منعقد کی گئی، جس کی سرپرستی حکیم عتیق احمد کامل اور صدارت انجینئر انور کیفی نے کی۔ نظامت کے فرائض سمیتی کے صدر فیروز خان نے انجام دیے۔ جبکہ مہمانانِ خصوصی میں شرر حسنپوری، مرزا ارشد بیگ، منصور الرحمٰن، جابر خان اور سید زبیر علی شامل رہے۔ اس محفلِ سخن کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک اور نعتیہ کلام پیش کرکے کیا گیا۔ بعد ازاں شعرائے کرام نے اپنا کلام پیش کرکے سامعین کو محظوظ فرمایا اور داد وتحسین حاصل کی۔ آخر میں سینئر وسماجوادی لیڈر بابر خان کی صحت یابی کے لیے دعا کی گئی۔ جن شعراء نے اپنا کلام پیش کیا، ان کے ایک ایک شعر بطورِ نمونہ پیش ہیں: حکیم تحقیق احمد کامل نے فرمایا ساری دنیا سے اچھا ہے اپنا وطن، اسے چھوڑ کر اب ہم کدھر جائیں گے'' انور کیفی نے کہا کہ فقط پنچر نہیں، پڑھ لکھ کر مستقبل بناتے ہیں، بہت دشوار راہوں میں بھی منزل بناتے ہیں'' کامل سنبھلی نے کہا کہ ہزاروں تیر ستمگر چلائے بیٹھا ہے، میرا خدا ہے جو مجھ کو بچائے بیٹھا ہے'' ذاکر نعمانی نے کچھ اس طرح کہا کہ ''بزدلی سب نے چھپا لی مصلحت کی آڑ میں، دعویٰ تو سب کا تھا، وار پر کوئی نہیں'' خیال دادآبادی نے فرمایا کہ ''جن کو ناجائز وجائز کی کوئی فکر نہیں، مال و دولت نے رکھ دیا انہیں اندھا کر کے'' نثار مرادآبادی نے کہا کہ ''ہم پر یہ الزام بہت ہے، ساتھ میں تیرا نام بہت ہے'' شرر حسنپوری نے فرمایا کہ ''دولت پہ نظر ہے، کہیں کرسی پہ نظر ہے، افلاس کے ماروں پر کسی کی نظر ہے'' احمد مرادآبادی نے کہا کہ ''اے میری قوم، تجھے ہوش میں آنا ہوگا، دیکھنا، تیری مٹھی میں زمانہ ہوگا'' نسیم وارثی نے فرمایا کہ ''اپنے کردار کی عظمت کو گنوانے والے، تجھ کو دیکھیں گے حقارت سے زمانے والے''، فرید عالم نے کہا کہ ''لاکھوں سلام اُس کی سماعت کو میں کروں، جس نے سنی ہے آپ کی آواز، یا نبی''

ایم ایل اے نے صحافیوں کو ینگ جرنلسٹ ایوارڈ سے نوازا

یوپی ورکنگ جرنلسٹس یونین نے کیا اعزازی تقریب کا انعقاد

यू. पी. वर्किंग जर्नलिस्ट्स यूनियन, मण्डल मुरादाबाद
सम्बद्ध - इण्डियन फेडरेशन ऑफ वर्किंग जर्नलिस्ट्स
आपका हार्दिक स्वागत करता है।
मार गुप्ता
अहमद
मौ. जान तुर्की
मण्डल अध्यक्ष

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) یوپی ورکنگ جرنلسٹس یونین کے ڈویژنل دفتر میں صحافیوں کی اعزازی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ بہترین کوریج دینے والے صحافیوں کو ینگ جرنلسٹ ایوارڈ سے نوازا گیا۔

مہمان خصوصی کندرکی ایم ایل اے ٹھاکر رامویر سنگھ نے کہا کہ وہ صحافیوں کے مفادات کے لیے ہمیشہ ان کے ساتھ ہیں۔ صحافیوں سے متعلق کوئی بھی مسئلہ ضروری ہوا تو وہ اسمبلی میں اٹھائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ورکنگ صحافیوں کو حکومت سے تنخواہ، پنشن اور صحت کے مراعات ملنی چاہئیں۔ راجیہ سبھا کے سابق رکن پارلیمنٹ ویر سنگھ نے کہا کہ صحافی سماج کا آئینہ ہوتے ہیں اور سماج کو آئینہ دکھانے کا کام کرتے ہیں۔

نیوسینک لاء کالج کے ڈائریکٹر نفیس الحسن فوجی نے کہا کہ یونین کے اتحاد سے مظلوموں کی آواز بلند کرنے میں مدد ملے گی۔ یوپی ورکنگ جرنلسٹ یونین کے ڈویژنل صدر محمد جان ترکی نے یونین کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ یوپی ورکنگ جرنلسٹ یونین 82 سالوں سے ملک میں صحافیوں کے مفادات کے لیے کام کررہی ہے۔ اس موقع پر مرتضٰی اقبال،،، شہزاد انور شمسی، راجیش بھاٹیہ، ذاکر علی بیگ معظم علی، پرویز خان، ناصر پاشا ایڈووکیٹ، امیش لو، پرمود کمار پاٹھک، نعیم چودھری، رویندر کمار گپتا، محمد روشان ترکی، بھورے علی، محسن، ناظم منصوری، شاہد حسین، ڈاکٹر فصیح الرحمان بیگ، محمد اقبال، محمد ظفر علی، محمد ناصر ترکی، محمد سہیل نقی، احمد نفیس، احمد آصف وارثی، محمد شازیب انصاری، پرشانت کمار شرما، آصف چودھری، سرمین خان، نزاکت علی، فیضان علی، فراست چودھری، ریحان انصاری ،ایوب خان، محمد ارشد وغیرہ موجود رہے۔ نظامت کے فرائض تمیم احمد نسیمی نے انجام دئے۔

برمنگھم میں معروف ادیب محسن خان کے اعزاز میں تقریب، ادباء اور شعراء کی شرکت

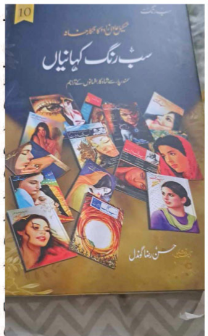

برمنگھم (نمائندہ صحافت) معروف ادیب اور مصنف جناب محسن خان کے اعزاز میں ایک وقار ادبی تقریب کا اہتمام روزنامہ ''صحافت'' کے چیف ایڈیٹر جناب امیر مہدی کی رہائش گاہ (پیری بار، برمنگھم) میں کیا گیا۔ اس تقریب میں برمنگھم اور گردونواح سے بڑی تعداد میں مقامی ادیبوں، شاعروں اور ادبی شخصیات نے شرکت کی۔

تقریب کے دوران جناب محسن خان نے اپنے انعام یافتہ معروف ناول ''اللہ میاں کا کارخانہ'' کے بعض منتخب اقتباسات پیش کیے، جنہیں حاضری نے بے حد سراہا۔ اس موقع پر محفلِ شعر و سخن کا اہتمام بھی کیا گیا جس میں موجود شعراء نے اپنا خوبصورت کلام پیش کر کے تقریب کو دوبالا کر دیا۔ تقریب کے اختتام پر جناب حسن رضا گوندل نے محسن خان کو اپنی مرتب کردہ کتاب ''سب رنگ کہانیاں'' کی دسویں جلد (والیم 10) بطور تحفہ پیش کی۔

ٹرک کی زد میں آکر کسان کی جائے وقوع پر ہی موت

پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج کر ٹرک ڈرائیور کی تلاش شروع کردی: کوتوالی انچارج

دیوبند (عارف عثمانی)

دیوبند اسٹیٹ ہائی وے پر میپلس اکیڈمی کے قریب ایک تیز رفتار اور بے قابو ٹرک نے کھیت سے واپس آنے والے بائک سوار کسان کو اپنی زد میں لے کر بری طرح کچل دیا ۔جس کی وجہ سے کسان کی موقعہ پر ہی دردناک موت واقع ہوگئی۔ حادثہ کے بعد ٹرک نے فرار ہونے کی کوشش لیکن راہگیروں نے اس کا پیچھا کرکے دیوبند سب جیل کے قریب اس کو پکڑلیا ۔لیکن اسی درمیان ٹرک ڈرائیور ٹرک سے کود کر فرار ہوگیا۔ تفصیل کے مطابق جڑودہ گاؤں کا باشندہ کسان 32 سالہ بابی شام کے وقت گھلولی گاؤں میں واقع اپنے کھیت سے کام کرکے گھر واپس آرہا تھا لیکن ابھی وہ ہائی وے پر واقع میپلس اکیڈمی کے قریب ہی پہنچا تھا کہ مظفرنگر کی جانب سے آنے والے ایک تیز رفتار اور بے قابو ٹرک نے بابی کی بائک میں پیچھے سے زبردست ٹکر ماردی جس کے نتیجہ میں بابی گر کر ٹرک کی زد میں آگیا۔ نتیجتاً بابی کی موقعہ پر ہی دردناک موت واقع ہوگئی۔ اس حادثہ کے بعد ٹرک ڈرائیور بڑی تیزی کے ساتھ اپنا ٹرک لے کر بھاگ نکلا لیکن راہگیروں نے اس کا پیچھا کیا اور دیوبند سب جیل کے قریب اس کو پکڑلیا لیکن ٹرک ڈرائیور ٹرک سے کود کر کھیتوں کے راستہ فرار ہوگیا۔ اس حادثہ کی اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچ گئی اور اس نے ٹرک کو اپنے قبضہ میں لے لیا، بعد ازاں مرنے والے کسان کا پنچنامہ کرکے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے ضلع اسپتال بھیج دیا۔ کوتوالی انچارج سندیپ بالیان نے بتایا کہ ٹرک سے برآمد کاغذات کی بنیاد پر ٹرک ڈرائیور کی پہچان کرکے اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی ۔وہیں دوسری جانب بابی کے حادثہ میں فوت ہوجانے کی خبر ملنے کے بعد اس کے گھر میں ماتم پھیل گیا۔ گاؤں کے لوگوں نے بتایا کہ مرنے والے کسان بابی کے دو معصوم بچے، چھ سالہ بیٹی اور دو سالہ بیٹا ہے۔

تالاب میں گرنے سے معصوم بچہ کی موت

اہل خانہ نے گرام پردھان پر غفلت برتنے کا الزام عائد کیا

دیوبند (عارف عثمانی)

نکوڑ کے تحت آنے والے گاؤں صالحہ پور میں گھر کے باہر واقع ایک تالاب میں گر جانے کی وجہ سے تقریباً تین سال کے ایک بچہ کی ڈوب جانے سے موت واقع ہوگئی۔ کافی دیر تلاش کرنے کے بعد بچہ کے لاش کو تالاب سے برآمد کیا گیا۔ اس حادثہ کے بعد متاثرہ خاندان میں کہرام برپا ہوگیا۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ بچہ اپنے گھر کے باہر کھیل رہا تھا کہ اچانک تالاب میں جاگرا اس کے اہل خانہ کو جیسے ہی اس کی اطلاع ملی انہوں نے تالاب میں بچہ کی تلاش شروع کردی۔ کافی دیر تک مشقت کے بعد بچہ کی لاش تالاب سے برآمد ہوگئی۔ بچہ کے اہل خانہ نے الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ گھر کے باہر واقع تالاب کی چہار دیواری نہ ہونے کی وجہ سے یہ حادثہ پیش آیا، ان کا کہنا ہے کہ تالاب کی حفاظت کی غرض سے اس کی چہار دیواری کرانے کے لئے گاؤں کے پردھان سے کئی مرتبہ مطالبہ کیا گیا؛ لیکن اس کے باوجود اس سلسلہ میں کوئی کارروائی نہیں کی گئی، گاؤں کے لوگوں کا کہنا ہے کہ اگر تالاب کے چاروں طرف رکاوٹیں تعمیر کردی جاتیں تو اس حادثہ کو ٹالا جاسکتا تھا۔ متاثرہ خاندان نے اس سلسلہ میں کسی بھی طرح کی کوئی قانونی کارروائی کرنے سے انکار کردیا ہے۔

بلڈوزر کی چابی چھین کر ٹریکٹر کے ذریعہ بھائی چارہ کی نئی عبارت لکھی جائے گی: جگنو تیاگی

دیوبند (عارف عثمانی)

آئندہ 11/اکتوبر کو دیوبند میں مجوزہ تیاگی برہمن بھومیہار مہاکنبھ سے متعلق سماجی خدمتگار اور تنظیم کے رہنما جگنو تیاگی نے بڑا دعویٰ کیا ہے۔ انہوں نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ 11/اکتوبر کو دیوبند کی سرزمین سے انقلاب اور زندہ باد کی ایسی آواز گونجے گی جس سے تیاگی برہمن سماج اپنے اتحاد اور طاقت کا احساس کرائے گا۔ جگنو تیاگی نے کہا کہ تیاگی برہمن اور بھومیہار سماج طویل عرصہ سے متحد ہوکر کام کر رہا ہے اور اب وقت آگیا ہے کہ سماج اپنے اتحاد کو مضبوطی کے ساتھ پیش کرے ۔انہوں نے دعویٰ کیا کہ 11/اکتوبر کو ہونے والے پروگرام میں مغربی اترپردیش ہی نہیں بلکہ پورے صوبہ کی سیاست کے لئے ایک نیا پیغام ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اب بلڈوزر نہیں بلکہ ٹریکٹر ایکتا کا نشان بنے گا ۔جگنو تیاگی نے بلڈوزر کی کارروائی سے متعلق بھی ایک تلخ بیان دیتے ہوئے کہا کہ صوبہ کی عوام اس مرتبہ بلڈوزر کی چابی چھین کر ٹریکٹر کو آگے بڑھانے کا پیغام دے گا ۔کیونکہ ٹریکٹر کسان کی پہچان ہے اور سب کی روزی روٹی سے اس کا تعلق ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپسی بھائی چارہ اور اتحاد کو مضبوط بنانے کے لئے ٹریکٹر کو ہی پہچان کا نشان بنایا جائے گا۔ جگنو تیاگی نے گورو تیاگی اور چراغ تیاگی کے قتل کا ذکر کرتے ہوئے الزام عائد کیا کہ ملزمان کے گھروں پر ابھی تک بلڈوزر کارروائی نہیں کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسی طرح کی کارروائی کو لے کر عوام میں سوالات جنم لے رہے ہیں۔ اس لئے ان تمام مسائل کو 11/اکتوبر کے پروگرام میں خصوصی طور پر اٹھایا جائے گا۔ جگنو تیاگی نے نوجوان سے متحد رہنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ نوجوان اپنے آپ کو تنہا نہ سمجھیں، انہوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص تنظیم یا کوئی بااثر گروپ اپنے تکبر وغرور کے باعث استحصال کے بارے میں سوچتا ہے یا ایسا کرتا ہے تو جمہوری طریقہ سے اس کا جواب دیا جائے گا۔ انہوں نے ایک مرتبہ پھر دعویٰ کیا کہ 11/اکتوبر کی مہاسبھا تاریخی سماج کے اتحاد اور سیاست سے متعلق ایک بڑا پیغام ہوگی۔

اسکول کے پرنسپل کے خلاف کارروائی کے احکامات

اچانک معائنہ کے دوران خلاف ورزی پائے جانے پر سخت کارروائی ہوگی: بی ایس اے

دیوبند (عارف عثمانی) سرکاری پرائمری اسکول وجونیئر ہائی اسکول کے حاضری رجسٹر اگر خالی پائے گئے تو راست طور پر ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل کے خلاف محکمہ جاتی سخت کارروائی کی جائے گی ۔اس سلسلہ میں محکمہ تعلیم کی جانب سے جاری ایک نوٹیفکیش میں کہا گیا ہے کہ سرکاری پرائمری وجونیئر ہائی اسکولوں میں تاخیر سے آنے اور بعد میں حاضری رجسٹر میں اپنی حاضری درج کرنے والوں کے خلاف اب سخت محکمہ جاتی کارروائی کی جائے گی۔ نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ اب اسکول کھلنے کے 15/منٹ بعد تک متعلقہ اساتذہ یا شکشا متر اسکول نہیں آتے ہیں تو فوری طور پر ان کی غیر حاصری درج کی جائے گی۔ دراصل آپسی ملی بھگت سے رجسٹر میں ابھی تک وقت پر اندراج نہیں ہو پاتے ہیں بلکہ اکثر غیر حاضری کے باوجود حاضری درج کردی جاتی ہے ۔تعلیم کے محکمہ کے ذمہ داران وافسران نے سخت وارننگ دیتے ہوئے کہا کہ اگر معائنہ کے دوران کسی بھی غیر حاضر ٹیچر یا شکشا متر کا کالم خالی پایا گیا تو اسکول کے ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل کے خلاف راست طور پر محکمہ جاتی سزا کی کارروائی کی جائے گی ۔اس سلسلہ میں بیسک شکشا ادھیکاری کی جانب سے سخت احکامات جاری کئے گئے ۔جاری حکمنامہ میں کہا گیا ہے کہ اسکولوں کے اچانک معائنے کئے جائیں گے ۔معائنہ کے دوران اگر احکامات کی خلاف ورزی پائی گئی تو قصوروار ملازمین، ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل کے خلاف سخت کارروائی ہوگی ۔ان احکامات کے بعد سرکاری پرائمری وجونیئر ہائی اسکولوں میں اضطرابی کیفیت پیدا ہوگئی ہے۔

چھ شہادتیں چوبیس گھنٹوں کے دوران، غزہ میں شہداء کی تعداد بڑھ کر 74,243 ہوگئی

غزہ: غزہ کی میں وزارتِ صحت نے پیر کے روز بتایا کہ گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران غزہ کے ہسپتالوں میں چھ شہداء اور چھبیس زخمی لائے گئے۔ وزارت نے اپنی روزانہ کی شماریاتی رپورٹ میں واضح کیا کہ نئے شہداء کی تعداد میں تین شہداء کے علاوہ وہ دو شہداء بھی شامل ہیں جو اپنے پرانے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گئے، جبکہ ایک شہید کی لاش کو ملبے سے نکالا گیا ہے۔ رپورٹ میں ذکر کیا گیا کہ گیارہ اکتوبر سنہ 2025ء کو جنگ بندی کا فیصلہ نافذ العمل ہونے کے بعد سے اب تک شہداء کی تعداد بڑھ کر 460,1 ہوگئی ہے، جبکہ زخمیوں کی تعداد 116,5 تک پہنچ گئی ہے، اس کے علاوہ 836 شہداء کی لاشیں نکالی گئی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق جنگ کے آغاز سے لے کر اب تک غزہ پر قابض اسرائیلی جارحیت کی مجموعی تعداد بڑھ کر 243,74 شہداء اور 232,175 زخمیوں تک پہنچ گئی ہے۔

عباس ملیشیا نے طولکرم سے ایک فلسطینی صحافی کی گرفتار کر لیا

غزہ: مقبوضہ مغربی کنارے میں اتھارٹی کی سکیورٹی ایجنسیاں صحافیوں اور رائے عامہ کے حامیوں کے خلاف کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں، ایسے میں طولکرم شہر میں صحافی اور فوٹوگرافر حمزہ حمدان کی گرفتاری نے وسیع پیمانے پر تنقید کو جنم دیا ہے، ان کی فوری رہائی اور میڈیا کی آزادیوں پر پابندیوں کی پالیسی کو بند کرنے کے مطالبات کیے جا رہے ہیں۔ مقبوضہ مغربی کنارے میں سیاسی قیدیوں کے اہل خانہ کی کمیٹی نے پیر کے روز اتھارٹی کی سکیورٹی فورسز کی طرف سے صحافی حمدان کی گرفتاری کی شدید مذمت کی اور ان کی اور اتھارٹی کے عقوبت خانوں میں قید تمام سیاسی قیدیوں کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا۔ کمیٹی نے بتایا کہ اتھارٹی کی انٹیلی جنس ایجنسیوں نے صحافی حمزہ حمدان کو طلب کیا تھا، بعد میں اس طلبی کو گرفتاری میں تبدیل کر دیا۔ سب کچھ کسی قانونی وارنٹ کے بغیر انجام پایا۔ حمدان طولکرم شہر اور اس کے کیمپ میں پیش آنے والے واقعات کی میدانی کوریج کے لیے جانے جاتے ہیں، جس کی وجہ سے کمیٹی کے مطابق ان کی گرفتاری ان صحافیوں پر دباؤ کی وسیع تر لہر کا حصہ ہے جو مقبوضہ مغربی کنارے میں زمینی حالات اور واقعات کی خبریں آگے پہنچاتے ہیں۔ کمیٹی نے مؤقف اختیار کیا کہ ان کی گرفتاری ایک ایسے نئے سلسلے کی کڑی ہے جسے انہوں نے ایک منظم کریک ڈاؤن قرار دیا ہے، جو صحافیوں اور رائے عامہ کے حامیوں کو نشانہ بناتا ہے اور ان کی اس صلاحیت کو محدود کرتا ہے کہ وہ اپنا کام انجام دے سکیں اور زمین پر رونما ہونے والے حالات کو منتقل کر سکیں۔ کمیٹی نے مزید کہا کہ سکیورٹی کارروائیاں اب سیاسی کارکنوں تک محدود نہیں رہی ہیں، بلکہ اس کا دائرہ کار دیگر طبقوں تک بھی پھیل چکا ہے، جن میں صحافی، بلاگرز اور طلباء شامل ہیں۔ انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ان طریقوں کا تسلسل اظہارِ رائے کی اس آزادی کی صریح خلاف ورزی ہے جس کی ضمانت فلسطینی بنیادی قانون دیتا ہے، یہ مغربی کنارے میں عمومی آزادیوں پر عائد پابندیوں میں اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔ حمدان کی یہ گرفتاری ان مسلسل تنقیدوں کے دوران سامنے آئی ہے جو صحافیوں اور کارکنوں کو ان کی میڈیا سرگرمیوں یا ان کے خیالات و مواقف کی بنیاد پر نشانہ بنانے والی طلب طلبی اور حراست کی پالیسیوں پر کی جا رہی ہیں۔ سیاسی قیدیوں کے اہل خانہ کی کمیٹی نے صحافی حمزہ حمدان اور اتھارٹی کے عقوبت خانوں میں موجود تمام سیاسی قیدیوں کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا، صحافیوں، کارکنوں اور رائے عامہ کے علمبرداروں کے خلاف دباؤ اور پیچھا کرنے کی پالیسیوں کو بند کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے اس بات کی تاکید کی کہ پریس کی آزادی اور اظہارِ رائے کے حق کی حفاظت کے لیے ان اقدامات کا روکا جانا ضروری ہے جو میڈیا کے شعبے میں کام کرنے والوں کو نشانہ بناتے ہیں، اور اس بات کو یقینی بنانا لازمی ہے کہ وہ بغیر کسی خوف یا حراست کے اپنی صحافتی سرگرمیاں انجام دے سکیں۔ حمدان کی گرفتاری نے مغربی کنارے میں پریس کی آزادیوں کے معاملے کو ایک بار پھر سامنے لا کھڑا کیا ہے، ایسے میں صحافیوں کے تعاقب کو ختم کرنے اور انہیں خبریں پہنچانے اور عوام کے لیے میدانی پیش رفت کی کوریج کرنے کے اپنے کردار کو نبھانے کے قابل بنانے کے پرزور مطالبات کیے جا رہے ہیں۔

غزہ میں 235 ماہی گیر شہید، 1810 کشتیاں تباہ، قابض دشمن غزہ میں ماہی گیری کے شعبے پر ٹوٹ پڑا

قابض اسرائیل غزہ میں ماہی گیری کے شعبے کو مسلسل نشانہ بنا رہا ہے، جو فلسطینیوں کے روزگار کے ذرائع کو منظم طریقے سے نشانہ بنانے کی ایک اور شکل ہے۔ اس نے سمندر کو تعاقب اور فائرنگ کا میدان بنا دیا ہے اور ماہی گیری کے پیشے سے جڑی سینکڑوں کشتیوں اور تنصیبات کو تباہ کر دیا ہے، تا کہ اس اہم ترین شعبے کو گھٹن کا شکار بنایا جا سکے جس پر پٹی کے ہزاروں خاندان انحصار کرتے ہیں۔

'تحفظ برائے انسانی حقوق' سینٹر نے "آگ کے نیچے کشتیاں" کے عنوان سے جاری کردہ اپنی ایک نئی حقوقی رپورٹ میں غزہ میں ماہی گیروں اور سمندری شعبے کو درپیش خلاف ورزیوں کے ہولناک اعداد و شمار سے پردہ اٹھایا ہے، جو سات اکتوبر سنہ 2023ء سے لے کر اکتوبر سنہ 2026ء تک کے عرصے پر محیط ہیں۔ سینٹر نے اس بات پر زور دیا کہ اس دوران ماہی گیری کے شعبے کو قتل، زخمی کرنے اور گرفتاریوں کے ساتھ ساتھ کشتیوں، تنصیبات اور سمندری سہولیات کی وسیع پیمانے پر تباہی کی صورت میں منظم اور براہ راست نشانے کا سامنا کرنا پڑا ہے، ایسے وقت میں جب ہزاروں فلسطینی خاندان اس پیشے کو روزگار کا بنیادی ذریعہ مانتے ہیں۔

235 ماہی گیر شہید

رپورٹ کے مطابق سینٹر نے 235 فلسطینی ماہی گیروں کی شہادت اور 143 کے زخمی ہونے کی دستاویز بندی کی ہے، جن میں 16 شدید زخمی شامل ہیں، جبکہ ماہی گیروں کے پیشہ ورانہ فرائض انجام دینے کی کوشش کے دوران 130 گرفتاری کے کیسز بھی درج کیے گئے۔

رپورٹ میں ماہی گیری کی 1810 کشتیوں کی توڑ پھوڑ اور تباہی کا بھی اندراج کیا گیا، جن میں موٹر والی چھوٹی کشتیاں، پتوار والی کشتیاں اور بڑے سمندری لانچ شامل ہیں، جس نے ماہی گیروں کی سمندر تک رسائی اور اپنا کام جاری رکھنے کی صلاحیت کاری ضرب لگائی ہے۔

تباہی صرف کشتیوں تک محدود نہیں رہی، کیونکہ سینٹر نے اس بات کی تصدیق کی کہ غزہ کی پٹی کے ساحلی پٹی پر موجود 310 میں سے 270 ماہی گیر اسٹیشنوں کو تباہ کر دیا گیا ہے، اس کے علاوہ پانی کو میٹھا کرنے والا ایک پلانٹ، برف کا ایک کارخانہ اور ماہی گیروں کی خدمت کے لیے مخصوص ایک کچن بھی تباہ کر دیا گیا ہے۔

سمندر.. "صفر میل"

تحفظ سینٹر نے واضح کیا کہ اسرائیلی افواج نے جنگ کے پورے دورانیے میں اجازت یافتہ ماہی گیری کے رقبے کو گھٹا کر "صفر سمندری میل" کر دیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ غزہ کے پورے ساحل پر براہ راست اور روزانہ کی بنیاد پر فائرنگ کا سلسلہ جاری رکھا ہے تا کہ ماہی گیروں کو سمندر تک پہنچنے اور اپنا پیشہ اپنانے سے روکا جا سکے۔ یہ سب پٹی پر جاری سمندری محاصرے کے تناظر میں ہو رہا ہے، جس نے ماہی گیروں، ان کی کشتیوں، آلات اور روزگار کے ذرائع کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے، اور ماہی گیری کے پیشے کو اس میں کام کرنے والوں کی زندگیوں کے لیے ایک خطرناک جوکھم بنا دیا ہے۔

رپورٹ میں اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ ماہی گیروں کو براہ راست نشانہ بنانے کے نتیجے میں وہ اور ان کے اہل خانہ اپنے رہائشی علاقوں سے بے گھر ہو گئے، اس کے علاوہ ان کے آمدنی کے ذرائع کا مکمل خاتمہ بھی ہوا، جس نے غزہ کی پٹی میں مشکل معاشی اور انسانی حالات کو مزید ابتر کر دیا اور خوراک کے تحفظ کے بحران کو گہرا کر دیا۔

سینٹر نے اس بات پر زور دیا کہ ماہی گیری کے شعبے کی تباہی صرف افراد اور کشتیوں کو نشانہ نہیں بناتی، بلکہ یہ ایک مکمل معاشی اور معاشرتی نظام پر ضرب لگاتی ہے جس سے ہزاروں فلسطینی خاندان جڑے ہوئے ہیں، ایسے میں جب محاصرہ جاری ہے اور بنیادی وسائل تک رسائی محدود ہے۔

قابض کے محاسبے کا مطالبہ

اپنی رپورٹ کے آخر میں تحفظ برائے انسانی حقوق سینٹر نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری اور عاجلانہ مداخلت کرے تا کہ ماہی گیروں اور شہریوں کے تحفظ کو یقینی بنایا جا سکے اور ان کے باعزت طریقے سے کام کرنے اور روزگار کمانے کے حق کو محفوظ بنایا جا سکے۔

سینٹر نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ زخمیوں اور مریضوں کے بیرونِ ملک علاج کے سفر کو یقینی بنانے کے لیے راہداریوں کو کھولا جائے، غزہ کی پٹی میں خوراک کی امداد، ادویات اور بنیادی رسد داخل کی جائے، اور بین الاقوامی قانون کے اصولوں کے مطابق بین الاقوامی انصاف کے آلات کے سامنے ان خلاف ورزیوں کے ذمہ داروں کا کٹہرے میں کھڑا کرنے اور ان کے محاسبے کو یقینی بنانے کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں۔

مسجد اقصیٰ میں نئی حقیقت مسلط کرنے کے لیے دھاووں اور تلمودی عبادات کا سلسلہ جاری

غزہ: مبارک مسجد اقصیٰ پر قابض اسرائیلی عناصر کے دھاووں کا سلسلہ تیز رفتار کے ساتھ جاری ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس کے صحنوں کے اندر کھلم کھلا تلمودی رسومات کی ادائیگی کو ایک معمول کا منظر بنایا جا رہا ہے، جس کا مقصد مسجد میں نئی حقائق مسلط کرنا اور اس کی تاریخی و قانونی حیثیت کو تبدیل کرنا ہے۔ پیر کے روز 145 یہودی آباد کاروں نے قابض اسرائیلی پولیس کی فولاد سکیورٹی میں باب المغاربہ کے راستے مسجد اقصیٰ کے صحنوں پر دھاوا بول دیا، جبکہ مسجد کے گرد و نواح اور پرانے شہر میں سخت فوجی انتظامات نافذ کیے گئے تھے۔

ان دھاووں کے دوران مسجد کے صحنوں میں اشتعال انگیز چکر لگائے گئے جو مسجد کے مشرقی حصے میں تلمودی عبادات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ انجام پائے، اور یہ ان تمام کارروائیوں کا تسلسل ہے جو حالیہ یہودی تہواروں کے دوران شدت اختیار کر گئی تھیں۔ تہواروں کے اس سیزن کے دوران مسجد کے صحنوں نے علانیہ تلمودی دعاؤں اور رسومات کا ایک طویل سلسلہ دیکھا تھا، جس میں اجتماعی عبادات، سجدہ ریزیاں، رقص و سرود اور بگل پھونکنے کے عمل کے ساتھ ساتھ قابض پولیس کی سرپرستی میں مسجد کے اندر مذہبی اشیاء اور نباتی قربانیاں لانا بھی شامل تھا۔ القدس گورنری نے اطلاع دی ہے کہ عبرانی سال نو کے آغاز سے لے کر یم اکتوبر تک جاری رہنے والے یہودی تہواروں کے سیزن کے دوران 409,11 یہودی آباد کاروں نے مسجد اقصیٰ پر دھاوے بولے، جبکہ سال کے آغاز سے لے کر اب تک دھاوا بولنے والے کل آباد کاروں کی تعداد بڑھ کر 277,52 تک پہنچ گئی ہے۔

ان علانیہ رسومات کا بار بار دہرایا جانا، اس سکیورٹی تحفظ کے ساتھ جو قابض افواج دھاوا بولنے والوں کو فراہم کرتی ہیں، یہ ظاہر کرتا ہے کہ اب دھاوے محض مسجد کے صحنوں میں داخل ہونے تک محدود نہیں رہے بلکہ اس کے اندر یہودی مذہبی روایات کو پختہ کرنے کی کوششوں کی شکل اختیار کر چکے ہیں، جو اس کی فطرت اور موجودہ تاریخی و قانونی حقیقت کے مطابق اس کے مذہبی فریضے کو تبدیل کرنے کا خطرہ پیدا کرتی ہیں۔ فلسطینی اور اردنی حلقے اس بات سے خبردار کرتے ہیں کہ ان طریقوں کا تسلسل مسجد اقصیٰ میں زمانی اور مکانی تقسیم مسلط کرنے کی راہ ہموار کرتا ہے، جو علانیہ رسومات اور عبادات کو ایک بار بار دہرائے جانے والے زمینی واقعے میں بدل کر رکھ دیتی ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا ہے کہ مسجد کا پورا 144 ایکڑ (دونم) رقبہ مسلمانوں کے لیے خالص عبادت گاہ ہے۔ دھاوا بولنے والوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اور مسجد کے صحنوں کے اندر انجام پانے والی رسومات کے دائرہ کار میں وسعت کے ساتھ ہی، اب نظریں اس بات پر لگی ہوئی ہیں کہ یہ طریق کار القدس کے نمایاں ترین مذہبی مقامات میں سے ایک پر کیا نئی حقیقتیں مسلط کر سکتا ہے، اس تنبیہ کے سائے میں کہ ان مناظر کا عادت بن جانا مسجد کی موجودہ حیثیت میں بتدریج تبدیلی لانے کا آلہ کار بن سکتا ہے۔

پانچ سو سابق یورپی عہدیداروں کا اسرائیل کے خلاف ٹھوس اقدامات اور یہودی آبادکاروں کو سزا دینے کا مطالبہ

پیرس: پانچ سو سابق یورپی سفارت کاروں، وزراء اور اعلیٰ عہدیداروں نے یورپی یونین سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ وہ قابض اسرائیل کے یہودی آبادکاری پر اپنے روایتی اعتراض کو معاشی اور تجارتی نوعیت کے ٹھوس عملی اقدامات میں تبدیل کرے۔ انہوں نے انتباہ جاری کیا ہے کہ مقبوضہ بیت المقدس کے قریب نام نہاد ای ون (E1) منصوبے کو عملی جامہ پہنانے سے اس شہر کا فلسطینی ماحول سے رابطہ مزید کٹ جائے گا اور جغرافیائی طور پر جڑی ہوئی ایک آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کے امکانات ہمیشہ کے لیے پٹڑی سے اتر جائیں گے۔ فرانسیسی روزنامے 'لیبراسیون' میں شائع ہونے والے ایک تحریری مضمون میں تمام دستخط کنندگان نے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ اس تعمیراتی منصوبے اور بستیوں کی پشت پناہی کرنے والے مالیاتی اور خدماتی اداروں پر سخت پابندیاں عائد کی جائیں، یہودی بستیوں کے ساتھ یورپی تجارت کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے اور یورپی یونین اور قابض ریاست کے درمیان طے پانے والے شراکت داری معاہدے کے تجارتی احکام کو فی الفور معطل کیا جائے۔ یہ اہم مطالبہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب قابض حکومت اس منصوبے کے پہلے مرحلے کے لیے ٹھیکے دینے کی تیاریوں میں مصروف ہے، جس میں ایک ہزار دو سو سے زائد یہودی آبادکاری یونٹس کی تعمیر شامل ہے۔ اس پیش رفت نے یورپی مؤقف کو ایک کڑے امتحان میں لا کھڑا کیا ہے کہ آیا وہ یہودی بستیوں کے مضر اثرات پر محض زبانی جمع خرچ اور انتباہات تک محدود رہتا ہے یا اسے روکنے کے لیے عملی اور جرات مندانہ اقدامات اٹھاتا ہے۔ دستخط کنندگان کی اس اہم فہرست میں فرانس کے دو سابق وزرائے اعظم دومینی※ دو فیلبان اور آلن جوپے، اٹلی کے سابق وزیر اعظم ماسیمو دالیما، بیلجیم کے ای لو تیرم، سویڈن کے اسٹیفان لوفین کے علاوہ یورپی پارلیمنٹ کے دو سابق صدور جوزیب بوریل اور انري※ ي باروں▯ ریسبو بھی شامل ہیں۔

سابق یورپی عہدیداروں نے اس بات پر شدید تنبیہ کی ہے کہ آئی ون منصوبے کی تکمیل سے مقبوضہ بیت المقدس باقی ماندہ مقبوضہ مغربی کنارے سے مزید کٹ جائے گا، اور جغرافیائی طور پر متصل فلسطینی ریاست کے قیام کے راستے میں ناقابلِ تسخیر رکاوٹیں کھڑی ہو جائیں گی۔ اس منصوبے کا خطرہ براہ راست اس کے محل وقوع، فلسطینی علاقوں کے باہمی ارتباط پر پڑنے والے منفی اثرات، اس میں شامل آبادکاری یونٹس کی ہولناک تعداد سے جڑا ہوا ہے۔ قابض حکومت نے اس منصوبے کو کئی دہائیوں تک سرد خانے میں رکھنے کے بعد گذشتہ برس باقاعدہ منظور کر لیا تھا، جبکہ اسرائیلی عدالت نے ستائیس ستمبر کو اس ٹینڈر کے عمل کو ایک ماہ کے لیے مؤخر کرنے کا حکم صادر کیا، تا کہ اس متنازعہ فائل کا اثر رواں ماہ اکتوبر کے آخر میں ہونے والے پارلیمانی انتخابات پر نہ پڑے۔ اس تاخیر کا سیدھا سا مطلب یہ ہے کہ یہ تباہ کن منصوبہ اب بھی عملی نفاذ کے لیے میز پر موجود ہے، جس کے سدباب کے لیے دستخط کنندگان یورپی سطح پر ایسے مؤثر اقدامات کا نفاذ چاہتے ہیں جو اس منصوبے کے جملہ شراکت داروں اور یہودی بستیوں کے تجارتی مفادات کو براہِ راست نشانہ بنائیں۔ دستخط کنندگان نے یورپی یونین کی سست روی اور کارکردگی پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ یونین نے اس منصوبے کو زمین پر اترنے سے روکنے کے لیے اب تک کوئی ٹھوس اقدام نہیں کیا، بین الاقوامی قانون کی مبینہ خلاف ورزیوں کے حوالے سے اپنے وعدوں کو پورا کرنے میں ناکام رہی ہے۔ انہوں نے بعض یورپی ممالک کی طرف سے یہودی بستیوں کے خلاف اٹھائے جانے والے انفرادی اقدامات کی تعریف کی، تاہم دوسری طرف انہوں نے جرمنی اور اٹلی سمیت چند دیگر ممالک کو کڑے ہاتھوں لیتے ہوئے الزام عائد کیا کہ وہ یورپی یونین کی سطح پر مشترکہ اور متفقہ اقدامات کو اپنانے کی راہ میں جان بوجھ کر رکاوٹیں حائل کر رہے ہیں۔ انہوں نے یورپی کمیشن سے پرزور مطالبہ کیا کہ وہ ایسے قانونی اور قانون سازی کے مسودات پیش کرے جو آئی ون منصوبے اور یہودی بستیوں کی تعمیر و ترویج میں ملوث مالیاتی اداروں اور سروس پرووائیڈرز پر کڑی پابندیوں کا راستہ ہموار کریں، تا کہ ان تمام عناصر کو اس کے دائرے میں لایا جا سکے جو اس خونی تعمیرات کی مالی معاونت کرتے ہیں اور اس کے تسلسل کو یقینی بناتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یورپی یونین کو فوری طور پر یہودی بستیوں کے ساتھ ہر قسم کی تجارتی لین دین پر پابندی عائد کر دینی چاہیے اور قابض ریاست کے ساتھ اپنے شراکت داری معاہدے کے تجارتی باب کو معطل کرنا چاہیے، تا کہ یورپی معاشی تعلقات کو توسیع پسندانہ آبادکاری کے خلاف عملی مؤقف کے ساتھ منتھی کیا جا سکے۔

دستخط کنندگان نے بارہ اکتوبر کو ہونے والے یورپی یونین کے وزرائے خارجہ کے آئندہ اجلاس کو ان فیصلوں اور اقدامات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے آخری تاریخ کے طور پر مقرر کیا ہے۔

استاد کے عالمی دن پر 'حماس' کا فلسطینی تعلیمی نظام کے تحفظ اور قابض دشمن کے محاسبے کا مطالبہ

اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے غزہ کی پٹی، مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں تعلیمی نظام کے تحفظ، تعلیم کے تسلسل کے لیے ساز و سامان کی فراہمی، اساتذہ اور تعلیمی اداروں کے خلاف قابض اسرائیل کی خلاف ورزیوں پر اس کا محاسبہ کرنے کے لیے بین الاقوامی اقدام کا مطالبہ کیا ہے۔

حماس نے عالمی یوم معلم کے موقع پر جو ہر سال پانچ اکتوبر کو منایا جاتا ہے، جاری کردہ ایک بیان میں کہا ہے کہ قابض دشمن نے غزہ کی پٹی میں اسکولوں اور یونیورسٹیوں کے نوے فیصد سے زیادہ بنیادی ڈھانچے کو تباہ کر دیا ہے، ایک ہزار پچاس سے زائد مرد و زن اساتذہ کی شہادت کا سبب بنا ہے۔

بیان میں واضح کیا گیا کہ تعلیم کو نشانہ بنانے کا یہ سلسلہ مغربی کنارے اور بیت المقدس تک پھیلا ہوا ہے، جہاں اساتذہ کو گرفتاری، تعاقب، تنگ کرنے اور قتل کا سامنا ہے۔ تحریک نے ان حملوں کو فلسطینیوں کے حقِ تعلیم کی صریح خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ تحریک نے عالمی برادری اور متعلقہ اداروں کو ان خلاف ورزیوں کو روکنے، انہیں جرم قرار دینے، تعلیمی شعبے کی پشت پناہی کرنے اور تعلیمی عمل کے جاری رہنے کے لیے ضروری ذرائع فراہم کرنے کی ذمہ داری سونپی ہے۔ اس نے عرب اور اسلامی ممالک سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ غزہ، مغربی کنارے اور القدس میں تعلیمی نظام کی حمایت کریں، انسانی، مادی اور محفوظ ماحول کے حالات پیدا کریں، اور طلبا کو اپنی تعلیم جاری رکھنے کے قابل بنانے کے لیے ضروری متبادل فراہم کریں۔

حماس نے فلسطینی مرد وزن اساتذہ کے کردار کو سراہا جو جنگ کے اثرات اور وسائل کی کمی کے باوجود اپنا فریضہ ادا کرتے رہے ہیں، اور ان حالات کا مقابلہ کرنے میں ان کی حمایت کی اہمیت پر زور دیا جو ان کے کام کے تسلسل کے لیے خطرہ بنے ہوئے ہیں۔

مقبوضہ بیت المقدس کے حوالے سے تحریک نے تعلیم اور اس کے نصاب کو یہودائز کرنے اور اس کے اداروں کو نشانہ بنانے کی کوششوں کو مسترد کیا، اس بات پر زور دیا کہ یہ اقدامات شہر کی عرب اور اسلامی شناخت کو مٹا نہیں سکتے اور نہ ہی اس کے ساتھ مقدسی نسلوں کے وابستگی کے جذبے کو کمزور کر سکتے ہیں۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب غزہ میں تعلیمی شعبے کے نقصانات رہائش کے بحران، نقل مکانی اور بنیادی خدمات کے انہدام کے ساتھ گڈمڈ ہو رہے ہیں۔ فلسطینی مرکزی بیورو برائے شماریات کی طرف سے عالمی یومِ رہائش کے موقع پر جاری کردہ ایک بیان سے ظاہر ہوا ہے کہ گذشتہ 16 جون تک پٹی کی تقریباً 82 فیصد عمارتیں تباہ ہو چکی ہیں اور زیادہ تر آبادی کی مسلسل نقل مکانی جاری ہے، جو طلبا اور اساتذہ کے تعلیمی عمل میں باقاعدگی سے شرکت کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دوچار کر رہی ہے۔ اس حقیقت کے پیشِ نظر، تعلیم کی بحالی کا تعلق سیکھنے کے لیے محفوظ مقامات کی فراہمی، تعلیمی عملے کی حمایت، اور بے گھر خاندانوں کو استحکام اور بنیادی خدمات تک رسائی کے قابل بنانے سے ہے، جو تباہ شدہ اسکولوں اور اداروں کی بحالی کے متوازی ہے۔

عالمی یوم رہائش، قابض دشمن نے غزہ کی 82 فیصد عمارتیں تباہ کردیں، مغربی کنارے میں گھیرا تنگ

غزہ: ایک ایسے وقت میں جب دنیا 'سب کے لیے مناسب رہائش' کے نعرے کے تحت عالمی یومِ رہائش منا رہی ہے، فلسطینی اس کے بالکل برعکس حقیقت میں زندگی گزار رہے ہیں۔ قابض اسرائیل نے غزہ کی پٹی کو وسیع کھنڈر میں تبدیل کر دیا ہے اور سیکڑوں ہزاروں خاندانوں کو نقل مکانی پر مجبور کر دیا ہے، جبکہ اس کے ساتھ ساتھ مقبوضہ بیت المقدس سمیت مغربی کنارے میں گھروں کی مسماری، زمینوں پر قبضے اور جبری نقل مکانی میں تیزی لائی گئی ہے۔

فلسطینی مرکزی بیورو برائے شماریات کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے لے کر 16 جون سنہ 2026ء تک جاری رہنے والی قابض دشمن کی مسلسل جارحیت کی وجہ سے غزہ کی پٹی میں تقریباً 201290 عمارتیں متاثر ہوئیں، جو پٹی کی کل عمارتوں کا تقریباً 82 فیصد بنتی ہیں۔ ان میں 134422 عمارتیں مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہیں، جبکہ تقریباً 328627 رہائشی یونٹ متاثر ہوئے ہیں۔

نقل مکانی کے بحران اور زندگی کے بنیادی لوازمات کی تباہی کے جاری رہنے کے ساتھ ان اعداد و شمار کی اہمیت مزید شدید ہو جاتی ہے، کیونکہ نقصانات صرف گھروں تک محدود نہیں ہیں، بلکہ پانی اور نکاسی آب کے نیٹ ورک، بنیادی ڈھانچے اور بنیادی خدمات تک پھیلے ہوئے ہیں، جس نے رہائشی بحران کو مزید گہرا کر دیا ہے اور سیکڑوں ہزاروں فلسطینیوں کے لیے محفوظ پناہ گاہ کا حصول روزانہ کی ایک معمہ بنا دیا ہے۔

غزہ.. تباہ شدہ مسکن اور مسلسل نقل مکانی

فلسطینی شماریات کے مطابق تباہی کا حجم غزہ کی پٹی کے بیشتر عمرانی تانے بانے تک پھیل گیا ہے، ایسے میں جب وسیع پیمانے پر عسکری کارروائیوں کے اثرات جاری ہیں جنہوں نے پٹی کے مکینوں کی اکثریت کو، جن کی تعداد تقریباً 21 لاکھ ہے، بار بار نقل مکانی پر مجبور کر دیا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق وسیع علاقوں تک رسائی پر عائد پابندیوں کے نتیجے میں آبادی پٹی کے 40 فیصد سے بھی کم رقبے تک محدود ہو کر رہ گئی ہے، جس کی وجہ سے شدید ازدحام اور ان علاقوں پر بڑھتا ہوا دباؤ پیدا ہوا ہے جہاں بے گھر لوگ پناہ لے رہے ہیں۔ؤ

رہائشی بحران صرف گھروں کے نقصان پر ختم نہیں ہوتا، بلکہ سنہ 2026ء کے پہلے نصف تک غزہ کی پٹی میں پانی اور نکاسی آب کے بنیادی ڈھانچے کا تقریباً 90 فیصد حصہ نقصان یا تباہی کا شکار ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ پٹی کے 82 فیصد خاندان پانی کے عدم تحفظ کا شکار ہیں، جبکہ 70 فیصد تک خاندانوں کو فی کس روزانہ صرف تقریباً 6 لیٹر پانی ملتا ہے، جو عالمی ادارہ صحت کی طرف سے تخمینہ لگائی گئی فی کس روزانہ تقریباً 15 لیٹر کی کم از کم حد سے نمایاں طور پر کم ہے۔

مغربی کنارہ.. مسماری، نقل مکانی اور فلسطینی وجود کو نشانہ بنانا

رہائشی المیہ صرف غزہ کی پٹی تک محدود نہیں ہے، بلکہ مقبوضہ بیت المقدس سمیت مغربی کنارے میں سنہ 2026ء کے دوران فلسطینی گھروں اور تنصیبات کی مسماری کے عمل میں تیزی آئی ہے، جو زمینوں پر قبضے اور یہودی آباد کاروں کے حملوں کے پھیلاؤ کے موازی ہے۔ وال اینڈ سیٹلمنٹ ریزسٹنس کمیشن کے اعداد و شمار کے مطابق قابض حکام نے سال کے پہلے نصف کے دوران تقریباً 341 مسماری کی کارروائیاں کیں، جن کے نتیجے میں 740 فلسطینی تنصیبات مسمار ہوئیں، جن میں آباد اور غیر آباد مسکن، زرعی تنصیبات، روزگار کے ذرائع اور دیگر شامل ہیں۔ اسی طرح قابض حکام نے بغیر لائسنس کے بہانے مسماری کے 254 نوٹس جاری کیے، جو خاص طور پر الخلیل میں 102 نوٹس، بیت لحم میں 70 نوٹس اور القدس میں 34 نوٹس کی صورت میں مرکوز تھے۔ اس کے ساتھ یہودی آباد کاروں کے حملوں میں اضافہ دیکھا گیا، جن کی تعداد سنہ 2026ء کے پہلے نصف کے دوران 3488 حملوں تک پہنچ گئی، جنہوں نے فلسطینی اجتماعات، ان کی املاک، زمینوں اور روزگار کے ذرائع کو نشانہ بنایا۔

اقوام متحدہ کے دفتر برائے رابطہ انسانی امور کے اعداد و شمار کے مطابق سال کے آغاز سے لے کر ستمبر تک مغربی کنارے میں 4 ہزار سے زائد فلسطینیوں کی جبری نقل مکانی کا سبب مسماری، انخلا، یہودی آباد کاروں کے حملے اور اس سے جڑی پابندیاں بنی ہیں۔

شمالی کیمپ.. جارحیت کی زد میں رہائش

مغربی کنارے کے شمالی کیمپوں میں تباہی کے اعداد و شمار رہائش اور عمرانی ڈھانچے کو نشانہ بنائے جانے کے حجم کو بے نقاب کرتے ہیں۔ جنین کیمپ میں 680 عمارتیں متاثر ہوئیں، جو کیمپ کی کل عمارتوں کا تقریباً 53 فیصد بنتی ہیں، جبکہ نور شمس کیمپ میں 434 عمارتیں یعنی اس کی عمارتوں کا تقریباً 55 فیصد متاثر ہوئیں، جبکہ طولکرم کیمپ میں فروری سنہ 2026ء تک متاثرہ عمارتوں کی تعداد 407 عمارتیں تھیں، جو کل عمارتوں کا تقریباً 37 فیصد بنتی ہیں۔ یہ سب اسرائیلی عسکری کارروائیوں کے پس منظر میں ہو رہا ہے جنہوں نے دسیوں ہزار فلسطینیوں کو مغربی کنارے کے شمالی کیمپوں سے نقل مکانی کرنے پر مجبور کیا، اور اس میں رہائش اور بنیادی خدمات کے بحران کو مزید گہرا کیا۔

ازدھام اور غیر روایتی مسکن

اعداد و شمار ان دباؤ کو بھی ظاہر کرتے ہیں جن کا سامنا مغربی کنارے کے فلسطینی خاندانوں کو ہے، کیونکہ سنہ 2025ء میں فی کمرہ تین یا اس سے زیادہ افراد کی اوسط والے پُر ازدحام مسکنوں میں رہنے والے خاندانوں کا تناسب تقریباً 4.3 فیصد تھا۔ یہ تناسب پناہ گزین کیمپوں میں نمایاں طور پر زیادہ ہے، جو کہ شہری علاقوں میں 3 فیصد اور دیہی علاقوں میں 8.3 فیصد کے مقابلے میں 9.8 فیصد تک پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح "دیگر" کی درجہ بندی والے رہائشی عمارات میں رہنے والے خاندانوں کا تناسب سنہ 2024ء کے 4.0 فیصد سے بڑھ کر سنہ 2025ء میں 6.1 فیصد ہو گیا، جبکہ کیمپوں میں یہ تناسب 1.20 فیصد تک پہنچ گیا، جو کیمپوں کو درپیش رہائشی بحران کی خصوصیت کی عکاسی کرتا ہے، بالخصوص جنین اور طولکرم میں۔

دیواروں سے آگے نکلتا رہائشی بحران

یہ حقائق اس بات کو بے نقاب کرتے ہیں کہ فلسطینیوں کا رہائشی بحران اب صرف ایک گھر کی فراہمی تک محدود نہیں رہا، بلکہ یہ اپنی زمین پر باقی رہنے، پانی اور بنیادی خدمات تک رسائی حاصل کرنے اور اپنے روزگار کے ذرائع کو برقرار رکھنے کے فلسطینی کے حق سے جڑ گیا ہے۔ چنانچہ غزہ میں زیادہ تر عمارتیں تباہ یا متاثر ہو چکی ہیں، اور وسیع محلے کھنڈر بن چکے ہیں، جبکہ بے گھر لوگ پناہ گاہ، پانی اور خدمات کی شدید قلت کے درمیان زندگی گزار رہے ہیں۔ اور مغربی کنارے میں مسکن کو نشانہ بنانا مسماری، انخلا، زمینوں پر قبضے اور یہودی آباد کاروں کے حملوں کی شکل میں ایک اور رخ اختیار کرتا ہے، جو بتدریج فلسطینی موجودگی کی جگہ کو تنگ کرتا ہے اور مزید خاندانوں کو جبری نقل مکانی کی طرف دھکیلتا ہے۔ اس کے برعکس، سنہ 2026ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران فلسطین میں عمارات کے لائسنس کے اعداد و شمار میں پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں 1 فیصد کی کمی درج کی گئی، کیونکہ جاری ہونے والے لائسنسوں کی تعداد 1814 لائسنس تھی، جن میں نئی عمارات کے لیے 1199 لائسنس شامل تھے، جبکہ لائسنس یافتہ رہائشی یونٹوں کی تعداد 4105 یونٹ تھی، جن میں 3554 نئے یونٹ شامل تھے۔ یوں رواں سال کا عالمی یومِ رہائش ایک ایسے وقت میں آیا ہے جب فلسطینی اپنی جدید تاریخ کے سب سے گہرے رہائشی بحرانوں میں سے ایک کا سامنا کر رہے ہیں۔ ایک طرف وہ غزہ کی پٹی ہے جس کی اکثریت عمارتیں تباہ ہو چکی ہیں، اور دوسری طرف وہ مغربی کنارہ ہے جہاں گھروں اور تنصیبات کو مسماری اور نقل مکانی کا سامنا ہے، تا کہ رہائش کی یہ جنگ فلسطینی سرزمین پر بقا اور استقامت کی جنگ کا براہ راست حصہ بن جائے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔ کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی-42 آئی آر جی یو۔ کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔ میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔